



السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

کاش ہم جدا نہ ہوتے

(ناول)

سنوبر حبیب

ہاسپٹل کا بڑا ساحطہ اسفند اور علی نے تقریباً دوڑتے ہوئے کراس کیا تھا۔ ہانپتے ہوئے ریسپشن پر پہنچ کر انہوں نے تھوڑی دیر پہلے آئے ایکسیڈنٹ کے کیس کے بارے میں معلوم کیا۔

جی سر۔۔۔ ان میں سے ایک کی ڈیٹھ ہو چکی ہے ان کی ڈیڈ باڈی سامنے روم میں ہے ان دونوں نے حیرت اور صدمے کی ملی جلی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھا۔ اور ایک پشینٹ کی حالت انتہائی کریٹیکل ہے۔ وہ آئی سی یو میں ہیں۔ ریسپشن پر موجود لڑکی نے مکمل معلومات فراہم کر دی تھی۔

وہ دونوں بو جھل قدموں کے ساتھ آگے کی جانب بڑھے علی کی نظر سیٹنگ ایریا میں موجود شخص پر پڑی جو صوفے پر سر جھکائے غم سے نڈھال بیٹھے ہوئے تھے اور دو افراد ان کا کاندھا تھپک کر انہیں تسلیاں دے رہے تھے وہ ان کی جانب بڑھا جبکہ اسفند نے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اس کمرے کے دروازے کا ناب گمایا۔ جہاں

سامنے اسٹریچر پر پڑی لاش سفید چادر سے ڈھکی ہوئی تھی اس نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ چہرے سے چادر ہٹائی اور جھٹکے سے دو قدم پیچھے ہٹا حیرت اور بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے اس نے اپنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کیا

اسلام و علیکم خاہ جان کیسی ہیں آپ نہانے اپنی خالہ کا نمبر دیکھ کر کال ریسروکی

و علیکم اسلام کیسی ہونیہاں بیٹا انہوں نے بڑی اپنائیت سے جواب دیا

نہا بیٹا امی کہاں ہیں آپ کی

جی خالہ جان میں امی کو فون دیتی ہوں

السلام علیکم آپا کیسی ہیں آپ سمیہ بہن سے حال احوال دریافت کرنے لگیں

www.kitabnagri.com

سمیہ آج میں اور عرفان صاحب تمہارے گھر آرہے ہیں

اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے وہ خوش ہوئیں

سمیہ آج ہم ایک خاص مقصد کے لئے آرہے ہیں

خاص مقصد وہ تھوڑا پریشان ہوئیں

ہاں خاص مقصد وہ ہنسیں

بھول گئی تم میری ایک امانت تمہارے پاس ہے بس اب وقت آگیا ہے کہ تم ہماری امانت ہمیں دے دو

اوہ اچھا اچھا لیکن آپاؤں اچانک ان کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے

ارے میری بہن آج تو صرف ہم بات کرنے آرہے ہیں

لینے تو پوری بارات کے ساتھ آئی گے وہ ہنستے ہوئے بولیں

جی بلکل آپا وہ بھی جو اب انہیں ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے اس موقع پر انہیں اپنے مرحوم

شوہر کی یاد شدت سے آئی

سجاد دیکھیں آج آپ کی گڑیا اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ اس کے رشتے کی بات ہو رہی ہے انہوں نے اپنے شوہر کی

تصویر سے بات کرتے ہوئے اپنے آنسو پونچھے۔

www.kitabnagri.com

موتیا اور گلاب کے ہار اور کنگن پہنے وہ اپنے کمرے میں اداس سی بیٹھی تھی جو ابھی کچھ دیر پہلے خالہ جان نے

اسے اپنے ہاتھوں سے پہنائے تھے اور اس کا منہ میٹھا کرانے کے بعد اسے خود سے لگا کے پیار کیا تھا اور خوب

دعائیں بھی دی تھیں

بس راشده آپا اب ہم بہت جلد اپنی بیٹی کو اپنے گھر لے جانا چاہتے ہیں عرفان صاحب نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

جی بھائی صاحب دریہ تو آپ کی امانت ہی ہے ہمارے پاس بس ہمیں تھوڑا ٹائم تو دیں کیوں کہ شادی کی تیاری میں ٹائم تو لگتا ہے انہوں نے پریشانی سے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ان کا ارادہ اگلے ماہ کے کسی بھی تاریخ کا تھا

بھابی جان بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں سمعیہ نے بھی جیٹھانی کی بات سے اتفاق کیا

بڑے جب باتوں میں مصروف تھے تو وہ جو اچانک کی پیش آ

جانے والی سچویشن سے پریشان بیٹھی تھی خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گئی

ایسا کیوں ہوا میرے ساتھ۔۔ میرا رشتہ بچپن سے طے تھا اور مجھے معلوم تک نہ تھا۔ میں نے تو کبھی کا شان بھائی کے بارے میں اس طرح نہیں سوچا۔ ٹھیک ہے وہ بہت ڈیسنٹ اور گڈ لکنگ انسان ہیں۔ لیکن۔۔ لیکن میں ان سے شادی؟ نہیں۔۔ نہیں میں ان سے شادی نہیں کر سکتی میں تو۔۔ میں تو اسفند کو پسند کرتی ہوں میں کا شان بھائی سے شادی کیسے کر سکتی ہوں؟؟؟

اور یہ۔۔ یہ اسفند ہے کہاں؟ اس نے بے چینی سے موبائل اٹھایا اور اس کا نمبر ملایا لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔ گھبراہٹ اور پریشانی کی وجہ سے وہ کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہلنے لگی جبھی اسے یہاں آکر بتایا کہ خالہ اور

خالو بڑی مشکل سے تین ماہ بعد کی ڈیٹ پر راضی ہوئے ہیں ورنہ ان کا ارادہ تو اگلے ماہ ہی اسے بیاہ کر لے جانے کا تھا اس کی بات سن کر دریہ کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اف اللہ کتنا مزہ آئے گا دریہ تمہاری شادی میں۔۔ میں تو خوب انجوائے کروں گی۔ کاشان بھائی کتنے گڈ لکنگ ہیں۔ ان کی پر سنیلٹی بھی کسی زبردست ہے میرے تو ہمیشہ سے فیورٹ ہیں تم دونوں کتنے اچھے لگو گے ایک ساتھ۔ وہ بہت خوش تھی دریہ حیرت اور صدمے کی ملی جلی کیفیت میں تھی اس کا سر زور سے چکرایا اور وہ وہیں زمین پر گر کر بے ہوش ہو گئی تھی۔

دریہ۔۔۔۔۔ دریہ کیا ہوا تمہیں؟؟؟؟

امی۔۔۔۔۔ امی دیکھیں دریہ کو کیا ہو گیا ہے نہ ہا زور سے چلائی تو سب اس کے کمرے میں آ گئے۔

دریہ۔۔۔۔۔ میری بچی میری جان

سمعیہ گھبراہٹ اور پریشانی سے اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی۔

کچھ نہیں ہوا چچی جان اسے پریشان نہ ہوں علی جو اس کمرے میں ہی موجود تھا اس نے سامنے ٹیبل پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں نکال کر چند چھینٹے اس کے چہرے پر مارے تو وہ ہوش میں آئی راشدہ بیگم نے اس کے ہونٹوں سے پانی کا گلاس لگایا۔ اس نے چند گھونٹ بھرے۔

امی۔۔۔۔۔ تائی امی وہ دونوں سے باری باری لپٹ کر رونے لگی جبکہ راشدہ بیگم اور سمعیہ بھی خوب روئیں تو پاس کھڑی نہا اور کرن کی آنکھیں بھی بھگنے لگیں۔

ارے آپ لوگ تو ایسے رورہے ہیں جیسے آج ہی دریا کی رخصتی ہو رہی ہو۔ علی نے ہنستے ہوئے ماحول کو بدلنے کی کوشش کی پر خواتین کا مزید رونے دھونے کا پروگرام دیکھ کر وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت سمجھی۔

السلام علیکم اماں اسفند رات کافی دیر سے گھر آیا تھا اور سیدھا راشدہ بیگم کے کمرے میں آیا تھا۔

وعلیکم السلام آگیا میرا بیٹا وہ نماز سے فارغ ہو کر تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں اسے دیکھ کر مسکرائیں۔ اور قریب آنے پر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا وہ وہیں ان کے پاس بیڈ پر لیٹ گیا اور اپنا دایاں بازو اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔

تھک گیا ہے میرا بچہ؟؟؟؟ انہوں نے پیار سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔

جی بہت زیادہ۔۔ وہ اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے بغیر ہی بولا

کرن سے بولتی ہوں تمہارے لیے کھانا گرم کر کے لے آئے۔ وہ اٹھنے لگیں

نہیں اماں میں نے حمزہ کے ساتھ کھانا کھالیا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے لیٹو تو صحیح طرح سے کس طرح لیٹ گئے ہو پیر نیچے لٹکا کر ایسے کیا سکون ملے گا ان کے ڈانٹنے پر وہ تھوڑا اوپر ہوا اور تکیہ سر کے نیچے لگا کر لیٹ گیا اور وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اس سے باتیں کرنے لگیں پھر انھیں یاد آیا تو انہوں نے بتایا۔

تمہیں پتہ ہے آج در یہ کی شادی کی تاریخ طے ہو گئی ہے وہ خوشی خوشی اسے بتانے لگے کیا؟؟؟؟؟؟ اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ حیرت اور بے یقینی سے اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔

ہاں آج ثریا اور عرفان آئے تھے اور تین مہینے بعد کی تاریخ طے کر کے گئے ہیں۔

ثریا آنٹی اور عرفان انکل یعنی۔۔۔ یعنی کے کا شان۔۔۔ کا شان کے ساتھ در یہ کی شادی؟؟؟؟؟؟ لیکن یہ کیسے ممکن ہے یہ خبر اس کے لیے موت سے کم تو نہ تھی۔

کیوں۔۔۔ کیوں ممکن نہیں ہے انہوں نے نا سمجھی سے پوچھا

اماں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟؟؟

کیا مطلب؟؟ وہ اس کے رویے اور باتوں سے تھوڑا پریشان ہوئیں۔

اس کی شادی کا شان کے ساتھ کیسے ہو سکتی ہے؟؟ آپ لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔

بیٹا وہ بچپن سے کا شان کے ساتھ منسوب ہے۔۔

یہ ظلم ہے بچپن میں رشتہ کون طے کرتا ہے وہ نہیں رہ سکے گی میرے بغیر میں بھی مر جاؤں گا۔۔۔ اسکی بات پر ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار واضح ہوئے۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو بیٹا۔

میں بچپن سے اسے پسند کرتا ہوں وہ بھی مجھے پسند کرتی ہے آپ لوگ کیسے کر سکتے ہیں ہمارے ساتھ ایسا؟؟ میں یہ کبھی ہونے نہیں دوں گا انکار کر دیں منع کر دیں صاف منع کر دیں۔ اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔ اس کی حالت پر راشدہ بیگم کا دل کٹ کر رہ گیا تھا

اچھا میں کیا کہوں ان سے کہ میرے بیٹے کو در یہ پسند ہے اس لیے ہماری طرف سے انکار ہے۔ وہ غصے سے بولیں۔ وہ کوئی کھلونا نہیں ہے جو کاشان سے چھین کر میں تمہیں دے دوں۔ بھول جاؤ اسے۔۔۔ انہوں نے اسے سختی سے تنبیہ کی۔ جس پر اسفند نے انہیں تڑپ کر دیکھا۔ میں کاشان کو سب کچھ بتا دوں گا وہ غصے سے اٹھتا ہوا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسفند میری بات کان کھول کر سن لو اگر تم نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو میرا برا ہوا منہ دیکھو گے اتنا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں کہ اس عمر میں اپنے بیٹے کی حرکتوں پر رسوائی برداشت کروں۔ تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ تم در یہ کا خیال اپنے دل سے نکال دو۔ انہوں نے بہت غصے سے کہا تو وہ دکھ سے اپنی ماں کو دیکھے گیا۔

اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہیں آپ؟؟؟ اسفند اپنی ماں کو بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔

جو بھی سمجھو لیکن میں اتنی خود غرض نہیں ہو سکتی کہ اپنے بیٹے کی خوشی کی خاطر دوسروں کی خوشیاں برباد کروں کتنے خوش تھے ثریا اور عرفان اور سمعیہ اس کے چہرے پر آج میں نے کتنے عرصے بعد اطمینان دیکھا ہے۔ خبردار جو تم نے گھر کے ماحول کو خراب کرنے کی کوشش بھی کی تو۔ در یہ کی شادی کا شان سے ہو گی بس۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے اس کے بعد میں کوئی اور بات نہیں سنوں گی۔ سن لیا تم نے انہوں نے بہت سختی سے تنبیہ کی۔ اماں آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں۔ اس نے دوبارہ ان کے پاس بیٹھتے ہوئے التجا کی۔ اسفند تم کیوں نہیں سمجھ رہے۔ وہ کا شان کے ساتھ بچپن سے منسوب تھی بیٹا۔ تمہارے سجاد چچا کی وفات کے بعد یہ رشتہ ہم بڑوں کی مرضی سے طے ہوا تھا۔ نہوں نے بھی نرم پڑھتے ہوئے جواب دیا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے میں لیا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی بیٹے کی اس حالت پر راشدہ بیگم کا دل کٹ کر رہ گیا لیکن وہ مجبور تھیں۔ مجھ سے ایک وعدہ کرو تم کوئی ایسا کام نہیں کرو گے۔ جو در یہ کی زندگی میں مشکلات پیدا کرے بیٹا جس سے محبت کرتے ہیں ناں اس کی خوشی کی خاطر بہت کچھ برداشت بھی کرتے ہیں۔

خوشی؟؟ وہ پھکی سی ہنسی ہنسا آپ شاید بھول رہی ہیں اس کی خوشی کا شان کے ساتھ نہیں جڑی۔ وہ اس کے ساتھ خوش نہیں رہ پائے گی۔

تم دیکھنا وہ اس کے ساتھ بہت خوش رہے گی کا شان بہت خوش رکھے گا اسے۔ انہوں نے یقین سے کہا۔ تم سے زیادہ خوبیاں ہیں اس میں۔

حیرت ہے آپ ماں میری ہیں اور آپ کو خوبیاں دوسرے کے بیٹے میں نظر آرہی ہیں۔ اس کے شکوے پر وہ مسکرائیں اور اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔

دریہ کی شادی ہو جائے پھر کرتی ہوں تمہارا بھی کچھ بندوبست۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں

آپ میری ایک بات سن لیں اگر میری شادی دریہ سے نہ ہوئی تو پھر مجھ سے کبھی بھی اس ٹاپک پر بات مت کرے گا۔ وہ ان کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بولا اور غصے سے پیر پٹختا ہوا چلا گیا۔

اپنے کمرے میں آنے کے بعد وہ بیڈ پر ڈھے گیا۔ اور کافی دیر تک چھت کو تکتا رہا پھر اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا اس کے دل کو کسی پل سکون نہیں آ رہا تھا اس نے سگریٹ نکال کر اپنے ہونٹوں میں دبائی اور پھر کمرے میں ٹہلتے ہوئے ایک کے بعد ایک سگریٹ سے سلگاتا رہا۔ پتہ نہیں وہ کس حال میں ہو گی اس پر بھی یہ خبر کسی قیامت سے کم تو نہ گزری ہو گی وہ کیسے خوش رہ پائے گی؟ کیسے کاشان کے ساتھ زندگی گزارے گی جب کہ وہ مجھے پسند کرتی ہے۔ یہ سفر ہم نے ساتھ طے کیا ہے بچپن سے لے کر آج تک ہم دونوں نے دکھ سکھ اکٹھے شیئر کئے ایک دوسرے کے آنسو پونچھے وہ بچپن ہی سے دریہ کے معاملے میں بہت پوزیسیو تھا۔ اسے کاشان ہمیشہ ہی سے زہر لگتا تھا وہ جب ان کے گھر آتا وہ دریہ کو اس کے ساتھ کھیلنے تک نہ دیتا تھا اور جب بڑے ہوئے تو اس کا دل چاہتا کہ وہ دریہ کو کہیں چھپالے تاکہ کاشان کی نظریں اسے دیکھ نہ پائیں کیونکہ اس کی نظروں میں بھی دریہ کے لئے کچھ خاص تھا جو اسے محسوس ہوتا تھا اسے اس شخص سے یہی ڈر تھا کہ کہیں وہ دریہ کو اس سے چھین نہ لے اور آج اس کا یہ ڈر سچ ثابت ہو گیا تھا اماں نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا اور وہ خالی ہاتھ رہ گیا تھا۔

<http://www.kitabnagri.com/>

راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو جا۔۔۔۔۔ اس کے آنسو اس کے چہرے کو بھگور رہے تھے۔ اگر ایسا لکھا جا چکا ہے تو اسکے دل سے میری محبت کو نکال دے۔ یا اللہ میں تو مرد ہوں برداشت کر لوں گا مگر وہ نازک سی لڑکی اس درد کو کیسے سہہ پائے گی۔ یارب اس کے دل سے میری محبت نکال دے تاکہ وہ کاشان کا ساتھ دل سے قبول کرے۔۔۔۔۔ آمین اس نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے تو اس کی کیفیت جو پچھلے کئی گھنٹوں سے تھی اس کے مقابلے میں اب تھوڑا پر سکون محسوس کر رہا تھا۔

صبح اس کی آنکھ کافی دیر سے کھلی تھی وہ سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آیا تو سب سے پہلی نظر دریہ پر ہی پڑی وہ ڈائننگ ٹیبل پر دونوں کہنیاں ٹکائے اداس سی بیٹی تھی سمعیہ اسے سیب کاٹ کر زبردستی پکڑانے کی کوشش میں مصروف تھیں اس نے ایک نظر اپنی بکھری ہوئی زندگی کو دیکھا اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔ لیکن وہ اپنے مضبوط اعصاب کے ساتھ کچن میں کھڑی کرن کو ناشتے کا کہہ کر خود بھی ڈائننگ ٹیبل کے پاس آیا اور ایک کرسی کھینچ کر وہیں بیٹھ گیا

السلام علیکم چچی جان پلیٹ سے سیب کا ایک ٹکڑا اٹھا کر منہ میں رکھتے ہوئے وہ خود کو مکمل طور پر نارمل ظاہر کر رہا تھا۔ دریہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

وعلیکم اسلام۔ بھی کہاں غائب رہتے ہو؟؟؟

بس چچی جان جاب اسٹڈیز سب ساتھ ساتھ چل رہی ہیں اور لاسٹ سیمسٹر ہونے والے ہیں اسی لئے کچھ زیادہ ہی مصروف ہو گیا ہوں۔ اپنی وے رات اماں نے مجھے بتایا کہ دریہ کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے مبارک ہو آپ کو۔ اس کے اتنے اطمینان اور پرسکون انداز پر دریہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ تو کیا اسے معلوم ہو چکا تھا اس کے نارمل رویے سے وہ تو ابھی تک یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ اس بات سے بے خبر ہے۔

خیر مبارک بیٹا انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

کانگریٹس دریہ۔ اب اس نے اس کی جانب دیکھ کر اپنے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائی جبکہ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی اور اس کے کہنے پر اس کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنا شروع ہو گئے اس کے بعد وہ ایک منٹ بھی وہاں نہیں رکی ایک جھٹکے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

لو پھر سے رونا شروع ہو گئی اف میرے خدایا کل سے رورو کر ہلکان ہو گئی ہے سمعیہ نے سر پکڑ لیا

ٹھیک ہو جائے گی چچی جان آپ پریشان نہ ہوں دراصل اچانک سب کچھ ہوا ہے وہ اس کے لئے مینٹلی طور پر تیار نہیں ہو گی۔ اس کا ناشتہ آچکا تھا اس نے منہ میں نوالا رکھتے ہوئے اطمینان سے کہا پیچھے کھڑی راشدہ بیگم اپنے بیٹے کی بات سن کر مطمئن سی ہو گئیں۔۔۔ ہاں یہ تو ہے چلو میں اس کو دیکھتی ہوں وہ اٹھتے ہوئے

بولیں۔ اسفند شام میں جلدی گھر آ جانا سمیہ کے جانے کے بعد راشدہ بیگم کرسی پر آ کر بیٹھیں۔ ثریا اور عرفان ہمیں انوائٹ کر کے گئے ہیں تم چلو گے؟؟ اس نے ناشتہ کرتے ہوئے ایک ناراض سی نظر اپنی ماں پر ڈالی۔ مجھے

پتہ ہے تم نہیں جاؤ گے کرن اور در یہ گھر پر اکیلی ہوں گی اسی لیے کہہ رہی ہوں جلدی آجانا ہمیں پتہ نہیں کتنی دیر لگ جائے علی تو ہمارے ساتھ ہی جائے گا۔ اس نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے اپنا ناشتہ ختم کیا وہ جانتی تھی کہ وہ ان سے ناراض ہے لیکن انہیں یہ یقین تھا کہ وہ ان کی بات کبھی نہیں ٹالے گا۔ ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا اور پھر بیگ اٹھائے ہوئے نیچے آیا اور بغیر کچھ کہے بانیٹ نکال کر باہر نکل گیا۔

راشدہ بیگم نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔۔۔ اللہ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے بیٹا

وہ حمزہ کے گھر کمبائن اسٹڈی کے لئے جاتا تھا حمزہ اور اس کی بہن دعا ٹوٹنر تھے اور دونوں اسفند کے کلاس فیلو تھے وہ تینوں کالج لائف سے ہی ایک ساتھ پڑھ رہے تھے تینوں نے ساتھ ایم بی اے میں ایڈمیشن لیا تھا اور ان کا شمار کالج کے ٹاپ اسٹوڈنٹس میں ہوتا تھا آج بھی وہ ادھر ہی آیا ہوا تھا مگر وہ اسٹڈی پر پوری طرح کنسنٹرٹ نہیں کر رہا تھا بار بار در یہ کا اداس چہرہ اس کی نظروں کے سامنے آ رہا تھا وہ مسلسل غائب دماغی کا شکار تھا۔

اسفندیار کیا بات ہے؟؟؟ آج تم جب سے آئے ہو اچھے ہوئے لگ رہے ہو۔ حمزہ اسکی کنڈیشن کو کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا

حمزہ کے پوچھنے پر دعانے بھی اس کی جانب دیکھا وہ بھی اس بات کو نوٹ کر چکی تھی مگر اسے پوچھنا اچھا نہیں لگا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس تھوڑی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی اس نے حمزہ کی پوچھنے پر چونک کر اسے دیکھا اور بہانہ بنانا۔

دعا جاؤ ہمارے لئے چائے بنا کر لاؤ۔ اس نے دعا کو مخاطب کر کے کہا تو وہ اپنا سامان سے سمیٹتے ہوئے اٹھ گئی۔ اسفند تو ٹھیک کہ رہا ہے نا؟؟ پتا نہیں کیوں وہ اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہوا تھا تو دعا کے جانے کے بعد دوبارہ پوچھنے لگا

ہاں یار اور کوئی بات نہیں ہے۔۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے آنکھوں کو رگڑا تھا رات ٹھیک طرح سے سو نہیں پایا تھا اسی وجہ سے طبیعت تھوڑی ڈل ہو رہی ہے۔ اب پلیز یہ مت پوچھ لینا کہ رات کیوں نہیں سویا تھا۔ اس نے اس کے مزید سوالات سے بچنے کے لئے کہا۔ اور حمزہ جو اس سے یہی سوال پوچھنے والا تھا اس کے کہنے پر چپ ہی رہا پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے اتنے میں دعا چائے کی ٹرالی کھینچتے ہوئے کمرے میں آئی اور چائے کے ساتھ دیگر لوازمات بھی سرو کئے۔

شام میں وہ جلدی گھر آگیا تھا راشدہ بیگم نے اسے دیکھ کر سکون کا سانس لیا نہیہا کو بھیج کر کھانے کا پتہ کروایا تو اس نے منع کر دیا

وہ اپنے بیڈ پر سونے کے ارادے سے لیٹ گیا مگر اس دشمن جاں کا چہرہ آنکھوں کے سامنے بار بار آ رہا تھا کروٹ بدل بدل کر بالآخر نیند کی دیوی کو اس پر ترس آ ہی گیا۔ وہ سو کر اٹھا تو مغرب کی اذانیں ہو رہی تھیں وضو کر کے اسنے نماز پڑھی پھر نیچے چلا آیا۔ گھر میں سناٹا مچا ہوا تھا دریہ اور کرن کچن میں تھیں وہ بھی وہیں چلا آیا۔

کیا بنا رہی ہیں بھابھی بڑی اچھی خوشبو آرہی ہے۔ کرن جو چاولوں کو دم لگانے کے بعد چیک کر رہی تھی۔ مڑ کر اسے دیکھا اور مسکرائی۔

مڑ پلاؤ اور چکن کری بنائی ہے تمہارے لئے نکال دیتی ہوں۔ وہ چو لھا بند کرتے ہوئے بولی نہیں ابھی صرف ایک کپ چائے بنا دیں پلیز۔

اچھا بنا دیتی ہوں اس کے لئے چائے چڑھا کر وہ کیبنٹ سے کپ نکالنے لگی۔ اس نے دریہ کو دیکھا جو پیچھے منہ کئے سیلڈ بنا رہی تھی اور دل ہی دل میں اسفند کے رویئے سے کڑ رہی تھی اسفند کی جانب اس کی پشت تھی وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا اسنے اپنے الجھے بالوں کو فولڈ کر کے کیچر سے جھکڑا ہوا تھا۔

بھابھی عبد اللہ سو رہا ہے کیا؟ اسنے کرن کو مخاطب کر کے پوچھا۔

نہیں وہ بھی سب کے ساتھ گیا ہوا ہے۔ کرن نے مگ میں چائے نکالتے ہوئے بتایا تو اسنے سر ہلایا۔

یہ لو تمہاری چائے۔۔ اب میں جا رہی ہوں آرام کرنے تم دونوں کھانا کھا لینا میں بعد میں آرام سے کھائوں گی کرن ان دنوں جس کنڈیشن میں تھی اسے آرام کی زیادہ ضرورت تھی اس کے گھر دوسرے بے بی کی آمد

ہونے والی تھی۔ اسکی اور علی کی شادی کو پانچ سال ہو رہے تھے اور انکا پہلا بیٹا عبد اللہ تقریباً چار سال کا ہو چکا تھا۔

اسفند دریہ کی پشت کو دیکھتے ہوئے چائے کے سپ لے رہا تھا اور کچھ سوچ رہا تھا جب دریہ کے کراہنے سے وہ چونکا۔

آہ۔۔۔ ہ چھری چھوڑ کر وہ اپنا بایاں ہاتھ پکڑے آنسو بہا رہی تھی اپنا کپ سلیپ پر رکھ کر اسفند اس کی جانب لپکا۔

کیا ہوا؟؟؟؟ اس نے پوچھا لیکن جواب اس کے سامنے تھا اس کی بایں ہاتھ کی انگلی سے کافی تیز خون بہہ رہا تھا اس نے دریہ کے ہاتھ کو پکڑ کر زخم کو قریب سے دیکھا۔

کافی گہرا کٹ لگ گیا ہے۔۔۔ دریہ موتیوں کی لڑیوں طرح آنسو بہاتے اس کے چہرے کو ہی دیکھے جا رہی تھی اسفند نے نظریں چرائیں۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے تک لایا اور اسے بٹھا کر دوڑ کر فرسٹ ایڈ باکس لایا اور اس کی بینڈج کرنے لگا

اسفند نے بینڈج کر دی تھی مگر دریہ کا ہاتھ ابھی بھی اس کے ہاتھوں میں ہی تھا اسفند نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا جہاں کئی سوال اور شکوے تھے۔

در کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟ کیوں آپ سیٹ ہو؟؟ اپنے اندر ہمت مجتمع کر کے اس نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں نرمی سے دباتے ہوئے پوچھا۔ مگر وہ کچھ نہ بولی تو اسکا دل کٹ کر رہ گیا۔

بات کرو مجھ سے بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ اس سے پہلے بھی تو وہ اپنا ہر مسئلہ اسی سے ڈسکس کیا کرتی تھی۔

دریہ میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟؟ اب کی بار اسکا لہجہ تھوڑا سخت تھا مجھے کاشان بھائی سے شادی نہیں کرنی۔ وہ اسکی جانب دیکھ کر پھر سر جھکا کر آہستگی سے بولی۔ اسفند کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا۔

کیوں؟؟؟ اسنے خود کو انجان ظاہر کرنے کی بھرپور ایکٹنگ کی۔ جس پر دریہ نے اسے سراٹھا کر دیکھا ایسا کیسے ہو سکتا ہے اسفند میری آنکھیں دھوکا کیسے کھا سکتی ہیں وہ حیرت اور بے یقینی کے سمندر میں غوطہ زن اسے دیکھ کر سوچے گئی۔

بتاؤ کیوں نہیں کرنی کاشان سے شادی؟؟؟ اسفند نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا

تمہیں نہیں معلوم اسفند؟ بہت آہستگی سے کہتے ہوئے دریہ نے اسکی آنکھوں میں بے یقینی سے دیکھا

یار تم کچھ بتاؤ گی تو معلوم ہو گا ناں اب مجھے کیا معلوم کہ تمہیں کاشان۔۔۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟

۔ وہ اپنے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے بول رہا تھا پر در یہ نے اسکی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔

میرا دل اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے تم اتنے بے خبر کیسے رہ سکتے ہو؟ وہ ایک بار پھر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی اس کی پلکوں پر اُمڈ آنے والے آنسو ایک بار پھر بہنے کو بے تاب ہوئے۔ اسکی حالت پر اسفند نے دکھ سے اسے دیکھا۔

در یہ پہیلیاں کیوں بکھواری ہو؟ صاف اور سیدھی بات کرو۔

صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔ مجھے تم سے محبت ہے۔ غصے سے اس کی جانب دیکھ کر دانت پیستے ہوئے کہہ کر وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ آج اسفند کے ضبط کا امتحان تھا اور اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ ہار ہی نہ جائے۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو در یہ ہمارے درمیان ایسی کوئی بات نہیں ہے کچھ توقف کے بعد وہ بولا

شاید تم اپنے بارے میں میری ریسپونسیبلیٹیز اور کیئر کو محبت سمجھ بیٹھی ہو ورنہ میرے دل میں کوئی ایسی بات نہیں ہے میں نے کبھی اس طرح سے نہیں سوچا۔ اسفند نے اپنے اعصاب کو مضبوط کر کے کہا

لیکن میں نے سوچا ہے ہر لمحہ ہر گھڑی ہر دن میں نے صرف تمہیں سوچا ہے تمہارے علاوہ کسی دوسرے شخص کا تصور بھی نہیں کیا وہ ہچکیاں لیکر روتے ہوئے بولی۔

دریہ کاشان بہت اچھا ہے تم اس کے ساتھ بہت خوش رہو گی اس کے جیسے ساتھی کے لئے تو لڑکیاں خواب دیکھتی ہیں اسکے ساتھ تم ایک لگژری لائف گزارنے والی ہو۔ بھلا مجھ جیسا انسان تمہیں کیا دے پائے گا میں تو اپنی جاب سے اپنی اسٹڈیز کے علاوہ تھوڑی بہت اپنی ضروریات پوری کر لیتا ہوں۔ ان کے اور ہمارے اسٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق ہے کاشان آئے دن چائنا ملائیشیا دو بئی اور پتہ نہیں کہاں کہاں وزٹ کرتا رہتا ہے۔ تمہیں ایک سچی بات بتاؤں آج سے پہلے تک میں کاشان سے بہت جیسلس ہوا کرتا تھا مگر اب جب کہ وہ تمہاری زندگی میں شامل ہونے جا رہا ہے پتہ نہیں کیوں مجھے اس سے جلن نہیں ہو رہی۔ وہ اسے نرمی سے قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسفند مجھے ان مادی چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہے مجھے بس تمہارا ساتھ چاہیے۔

دریہ دیکھو میری بات سنو میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تم میری سب سے اچھی دوست ہو اور ہمیشہ رہو گی مگر میرے ذہن میں جو ایک لائف پارٹنر کے لئے میچ ہے وہ تم سے بالکل بھی میچ نہیں کرتا۔ میں نے کبھی تمہیں اس نظر سے نہیں دیکھا نہ کبھی تم سے محبت کی اور نہ شاید کبھی کر سکوں کیونکہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔

لک۔۔۔۔۔ کون ہے وہ؟؟ اس کے کہنے پر دریہ نے اسے پھٹی ہوئی آنکھوں سے دیکھا آج وہ اسے حیران کر رہا تھا بمشکل اس کے ہونٹوں سے یہ الفاظ ادا ہو پائے تھے اس کے پوچھنے پر اسفند گڑبڑا گیا۔

دریہ دیکھو میری بات سنو میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تم میری سب سے اچھی دوست ہو اور ہمیشہ رہو گی مگر میرے ذہن میں جو ایک لائف پارٹنر کے لئے میج ہے وہ تم سے بالکل بھی میج نہیں کرتا۔ میں نے کبھی تمہیں اس نظر سے نہیں دیکھا نہ کبھی تم سے محبت کی اور نہ شاید کبھی کر سکوں کیونکہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔

کک۔۔۔۔۔ کون ہے وہ؟؟ اس کے کہنے پر دریہ نے اسے پھٹی ہوئی آنکھوں سے دیکھا آج وہ اسے حیران کر رہا تھا بمشکل اس کے ہونٹوں سے یہ الفاظ ادا ہو پائے تھے اس کے پوچھنے پر اسفند گڑبڑا گیا۔

د۔۔۔۔۔ دعا تھوڑا سا رک کر اسفند نے جھٹ سے بات بنائی

دعا۔۔۔ وہ زیر لب بڑبڑائی اس نے دعا کو اس کے ساتھ گروپ فوٹو میں کئی بار دیکھا تھا وہ اسفند کے دوست حمزہ کی بہن تھی اور اسفند کی کلاس فیلو بھی تھی کالج کے پروگرامز کی بہت سی تصویریں اسفند کے اسمارٹ فون میں سیو تھی۔ ہر تصویر میں سر پر ہجاب سجائے وہ بڑی پرکشش سی لگتی تھی۔ دریہ کے پاس کہنے کو کچھ نہیں رہ گیا تھا وہ بو جھل قدموں کے ساتھ اپنے کمرے میں آگئی اور اپنی تکیہ میں منہ چھپا کر کافی دیر تک روتی رہی۔ اسفند اسکے کمرے کے پاس سے گزرا تو اسے اسکی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔ کاش کے میں اتنا مجبور نہ ہوتا تم مجھے معاف کر دینا در آج تمہارا اسفند تقدیر کے ہاتھوں بے بس ہے اپنے کمرے میں آنے کے بعد وہ کافی دیر تک اسی کے بارے میں سوچتا رہا۔

وہاب احمد (اسفند کے والد) صوفے پر بیٹھے ٹی وی پر نیوز دیکھ رہے تھے جبکہ دریہ ان کے سامنے ٹیبل پر اپنی بکس پھیلائے نوٹس بنانے میں مصروف تھی اسفند اسوقت اپنے انسٹیٹیوٹ سے واپس آیا تھا اور اپنا بیگ سائیڈ پر رکھتے ہوئے وہ سنگل سیٹر صوفے پر ڈھے جانے والے انداز میں بیٹھ گیا۔

دریہ بہت بھوک لگی ہے جلدی سے کھانا لگا دو میرے لئے۔ اس نے دریہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا مگر وہ ویسے ہی بیٹھی اپنا کام کرتی رہی جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو۔

تم نے سنا نہیں کھانا لگاؤ میرے لئے۔ اسفند نے اس کی کمر پر لٹکتی لمبی سی چوٹی کو ہلکے سے کھینچ کر کہا تو وہ رخ موڑ کر خفگی سے اسے گھورنے لگی۔

باباجان اس سے کہہ دیں کہ مجھ سے بات نہ کرے۔ مجھے اس کا کوئی کام نہیں کرنا۔ وہ وہاب احمد کی طرف دیکھ کر کہتے ہوئے دوبارہ اپنے نوٹس بنانے لگی۔

بابا اس سے کہیں کہ شرافت سے مجھے کھانا لا دے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

اسفند نے بھی اب انہیں مخاطب کر کے کہا۔

تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں ویسے۔۔۔۔ دریہ نے اپنا کام کرتے ہوئے اسے مزید تپایا۔ وہاب احمد نے اپنی عینک سے جھانکتے ہوئے دونوں کو باری باری دیکھا۔

ارے بھی کوئی مجھے بتائے گا کہ مسئلہ کیا ہے آخر؟؟؟؟ وہاب احمد جو ان دونوں کی جھک جھک سن رہے تھے اپنے لہجے میں سختی سموتے ہوئے بولے ان دونوں کے مسئلے ہمیشہ انہی کی عدالت میں پہنچتے تھے۔

میں بتاتی ہوں باباجان۔۔ در یہ اپنا کام چھوڑ کر ان کے برابر میں آ کر بیٹھ گئی اور وہاب احمد ٹی وی کا والیوم کم کر کے اپنا رخ اسکی طرف کرتے ہوئے پوری طرح متوجہ ہوئے

آپ کو پتہ ہے اس نے آج مجھے کالج کے باہر اتنے سارے لوگوں کے سامنے ڈانٹا۔ اس کا پھولا ہوا منہ مزید گول گپے کی طرح پھول گیا۔ جس پر وہاب احمد نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔ انہوں نے اس کے کاندھے کے گرد پیار سے بازو پھیلا کر اسے خود سے لگالیا۔

کیوں اسفند تم نے میری بیٹی کو کیوں ڈانٹا وہ بھی اتنے سارے لوگوں کے سامنے؟؟؟ انہوں نے مصنوعی خفگی اپنے لہجے اور آنکھوں میں سمائی۔ اسفند نے اپنی دبی دبی مسکراہٹ کے ساتھ کان کھجایا وہ بھی آپ اپنی چہیتی سے ہی پوچھ لیں اب میں پاگل تو ہوں نہیں جو بلا وجہ ڈانٹوں۔

بابا مجھے تھوڑی سی دیر ہو گئی تھی کالج کے گیٹ سے باہر نکلنے میں در یہ معصوم بن کر بولی۔

تھوڑی سی۔۔۔ اسفند نے جھوٹ موٹ بے ہوشی کی ایکٹنگ کی۔

ہاہاہا۔۔۔ ویسے بابا جان کتنا اچھا لگے گا یہ اس عمر میں مرغا بن کر۔۔۔ دریہ نے شرارت سے کہا

مت ستایا کرو یا رمیری بیٹی کو۔۔ وہاب احمد نے ہنستے ہوئے دوبارہ ریموٹ سے ٹی وی کا والیوم بڑھایا۔

میں کہاں ستاتا ہوں آپ دیکھ نہیں رہے وہی ستارہی ہے مجھے

اور آپ ہمیشہ سب جانتے بوجھتے اسی کا فیور کرتے ہیں۔۔۔ اسفند نے منہ بنایا

ارے کچھ عرصے کی مہمان ہے پھر سسرال کی ہو کر رہ جائے گی۔ بیٹیاں تو ویسے بھی پرانی ہوتی ہیں۔

اس نے کہاں جانا ہے اس گھر کو چھوڑ کر۔۔۔ اسفند آہستگی سے بڑبڑایا جسے وہاب احمد ٹی وی میں منہمک ہونے کی وجہ سے سن ناپائے۔۔۔۔۔۔

اسفند اسے سوچتے سوچتے ماضی کے دھند لکوں میں کھوسا گیا تھا۔ اور اس کی سوچوں کا تسلسل فون پر آنے والی کال نے توڑا۔

فون پر نبیل کی ویڈیو کال آرہی تھی نبیل اسفند کی اکلوتی پھوپھو زارا کی اکلوتی اولاد تھا جو اسلام آباد میں رہتی تھی اسنے کال رسیو کی تو اسکرین پر نبیل کا چہرہ نمودار ہوا اسفند یار کہاں تھا پہلے بھی کئی بار کال کی مگر تو نے رسیو نہیں کی۔

جانا کہاں ہے یار یہیں گھر پر ہی تھا۔۔۔۔ اسفند نے ایک ہاتھ سے اپنی کنپٹی کو دباتے ہوئے کہا۔
پریشان لگ رہا ہے۔۔۔ ظاہر ہے پریشانی کی بات تو ہے اسفند کے ہم عمر ہونے کی وجہ سے وہ اس سے بہت زیادہ کلوز تھا اور اسفند کی پسند جانتا تھا۔

پھر کیا سوچا تو نے؟؟؟ نبیل کے پوچھنے پر اسفند نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے اسے دیکھا۔
کس بارے میں؟؟؟ وہ غائب دماغی کا شکار تھا اس لئے فوری اس کی بات سمجھ نہ سکا

ابے اوگھاڑ تو کیا سمجھ رہا ہے یہاں ہم بے خبر بیٹھے ہیں۔ جب سے ممانے کا شان اور دریہ کی شادی کے بارے میں بتایا ہے۔ تیری فکر لگی ہوئی ہے مجھے۔ چل اب بتا جلدی سے کیا سوچا تو نے؟؟ نبیل کی بات پر اسفند نے گہری سانس خارج کی۔

سوچنے کے لیے کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔ اسنے اپنی کمر کے پیچھے تکیہ رکھتے ہوئے بیڈ کے بیک کرائون سے ٹیک لگایا

کیوں نہیں ہے گھر میں کسی کو اعتماد میں لے کر اس سے بات کر۔۔

کی تھی بات۔۔۔ اماں سے بات کی تھی مگر۔ اس مگر کے آگے وہ کچھ بول نہ سکا

کیا کہا پھر مامی نے بتا مجھے؟

بس یوں سمجھ سزائے موت سنادی ہے۔ وہ مایوسی سے بولا

یار تو فکر نہ کر میں کل کی سیٹ کنفرم کروا کر کراچی آتا ہوں۔ پھر مل کر اس مسئلے کا کچھ حل تلاش کرتے ہیں۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے تجھے کراچی آنے کی۔۔ اسفند نے سختی سے کہا

دوست ہے تو میرا تجھے اس حال میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا

www.kitabnagri.com

میں ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔ اسنے اسے مطمئن کرنا چاہا۔

ہاں وہ مجھے نظر آرہا ہے نبیل نے طنزیہ کہا دیکھ اپنا نہیں تو اس کا ہی کچھ خیال کر لے

اسی کا تو خیال کر رہا ہوں میں

کل سے صرف اسی کے بارے میں سوچ رہا ہوں اپنے بارے میں ایک بار بھی نہیں سوچا میں نے۔۔ اور مجھے لگتا ہے جو کچھ ہو رہا ہے وہی ٹھیک ہے۔۔۔

تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے میں کل کی سیٹ کنفرم کروا رہا ہوں بس۔۔ وہ حتمی لہجے میں بولا

خبردار جو تو یہاں آیا ٹانگیں توڑ دوں گا تیری۔۔ اسفند نے غصے سے کہا تو وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

دیکھ ایک بار پھر سوچ لے ابھی بھی وقت ہے۔

تجھے پتہ ہے میں ہر کام سوچ سمجھ کر ہی کرتا ہوں۔۔ اسفند نے اسے جتاتے ہوئے کہا

تو پچھتائے گا۔۔۔۔۔ نبیل تپ کر بولا

مجھے پتا ہے۔۔۔ تجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہاب احمد اور سجاد احمد دو بھائیوں کی فیملیز پر مشتمل یہ ایک چھوٹا سا کنبہ تھا۔ وہاب احمد کے دو بیٹے علی اور اسفند

تھے۔ جبکہ سجاد کی دو بیٹیاں دریہ اور نیہا تھیں۔ دونوں بھائیوں کے زندگی سے بھرپور تہمتے دیورانی جیٹھانی کا

بہنوں جیسا پیار اور بچوں کی معصوم باتوں اور شرارتوں سے بھرپور یہ ایک مکمل گھر ہوا کرتا تھا لیکن ایک سہ پہر

اس گھر میں ایک ایسا طوفان آیا جو اس گھر کی ساری خوشیاں اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔ اس دن سجاد احمد صبح اپنے

آفس کے لئے گئے لیکن واپسی پر ان کی ڈیڈ باڈی گھر آئی۔ آفس ورکرز نے بتایا کہ ان کی طبیعت آفس میں اچانک خراب ہو گئی تھی اور ہاسپٹل لے جاتے ہوئے راستے میں ہی انہوں نے دم توڑ دیا تھا ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ ان کی موت ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ہوئی تھی۔ گھر کچا کچھ تعزیت کرنے والوں سے بھر گیا تھا سب صدموں سے نڈھال تھے کسی کو کسی کا ہوش نہ تھا در یہ خاموشی سے بیٹھی اپنے پاپا کو دیکھ رہی تھی جو سفید چادر میں ملبوس بڑے اطمینان سے سو رہے تھے۔ روزانہ آفس سے آتے ہوئے وہ اس کے لئے چاکلیٹس اور کھلونے لایا کرتے تھے لیکن آج تو وہ بس سوئے ہوئے تھے نہ کچھ بول رہے تھے نہ اسے گود میں اٹھا کر پیار کیا تھا۔ پھر بہت سارے لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے اور وہ پاپا پاپا پکار کر رونے لگی تو تائی امی اسے گود میں اٹھا کر خود سے چمٹا کر خوب روئیں سمعیہ تو شوہر کی اچانک موت کی وجہ سے غم سے بے حال تھیں انہیں اپنا ہوش نہیں تھا اسفند سب لوگ میرے پاپا کو کہاں لے گئے وہ اپنی دونوں کہنیاں گھٹنے میں دیئے گالوں پر ہاتھ ٹکائے سیڑھیوں پر اداس سی بیٹھی تھی جب اسفند بھی اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا تمہارے پاپا اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں درّیہ کیا اللہ تعالیٰ کے پاس؟ اسنے حیرت سے پوچھا پھر وہ کب واپس آئیں گے معصومیت سے پوچھ کر وہ پلک جھپکاتے اسکے جواب کا انتظار کرنے لگی۔ اللہ کے پاس سے کوئی واپس نہیں آتا بابا جان بتاتے ہیں کہ ہمارے دادا جان اور دادی جان بھی اللہ کے پاس ہیں اور اب تمہارے پاپا بھی انکے پاس ہی چلے گئے ہیں اب وہ واپس نہیں آئیں گے وہ چھ سال کا بچہ اپنے طور پر اسے سمجھا رہا تھا کیا اب میرے پاپا کبھی واپس نہیں آئیں گے وہ غمزہ ہوئی میں اب پاپا کس کو بولوں گی مجھے پیار کون کریگا مجھے چاکلیٹس اور کھلونے کون لا کر دیگا آنسو اس کے رخسار پر بہہ بہہ کر

آ رہے تھے در تم روؤ مت دیکھو تم میرے بابا جان کو پاپا کہہ لینا وہ تمہیں چاکلیٹس اور کھلونے بھی لا کر دیں گے
- وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا

وقت آہستہ آہستہ گزرتا رہا وہاں احمد نے اپنی بیوی بچوں کے ساتھ اپنے مرحوم بھائی کی بیوی اور بچوں کی بھی
کفالت بڑی ذمہ داری سے کی تھی۔ در یہ انکی بہت ہی لاڈلی تھی انہوں نے باپ سے بڑھ کر ان دونوں بہنوں کو
پیار دیا تھا در یہ جب فرسٹ ایئر میں تھی جب وہ بھی اس دنیا سے منہ موڑ گئے تھے۔ حقیقی معنوں میں باپ کی
شفقت سے وہ اس روز محروم ہوئی تھی۔

علی نے گریجویشن کے بعد جاب کر لی تھی۔ اپنی محنت اور لگن سے اس نے اپنے آفس میں بڑی آسانی سے اپنی
پوزیشن مستحکم کر لی تھی اور وہ ایک پرکشش سیلری پر کام کر رہا تھا۔ اسفندی کام کرنے کے بعد اپنی پڑھائی کے
ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم جاب بھی کر رہا تھا۔

راشدہ بیگم کو اب علی کے لیے لڑکی ڈھونڈنے کی فکر لاحق ہو گئی تھی اور پھر انہوں نے ایک دن محلے کی چھوٹی
سی تقریب میں کرن کو دیکھا تو وہ انہیں بہت پسند آئی سمعیہ سے مشورے کے بعد وہ کرن کی پوری معلومات
لے کر آگئی۔ کرن کی ایک بڑی بہن اور دو بھائی تھے وہ سب سے چھوٹی تھی باقی سب میرڈ تھے۔ رسمی دیکھ
دکھاوے کے بعد ان دونوں کی شادی کی بات طے ہو گئی اور کرن ان کے گھر دلہن بن کر آگئی۔ کرن صورت
کے ساتھ سیرت میں بھی اپنی مثال آپ تھی اس نے جلد ہی اپنے اچھے اخلاق کی بدولت گھر والوں کے دلوں
میں اپنی جگہ بنالی تھی

دریہ بی ایس سی فائنل ایئر کی اسٹوڈنٹ تھی جبکہ نیہا الگ کالج میں کمپیوٹر سائنس فرسٹ ایئر کے اسٹوڈنٹ تھی وہ اپنی فرینڈز کے ساتھ ہی کالج جایا کرتی تھی جبکہ دریہ ہمیشہ سے ہی اسفند کے ساتھ اسکی بائیک پر کالج جاتی تھی۔ یونیورسٹی جوائن کرنے کے بعد بھی اسفند نے بغیر کسی اعتراض کے یہ ذمہ داری نبھائی تھی وہ ایک پرائیویٹ یونیورسٹی میں ایم بی اے کا اسٹوڈنٹ تھا۔

نیہا کا اس دن کالج جانے کا بالکل موڈ نہیں تھا اور وہ دریہ کو بھی کالج جانے سے روک رہی تھی۔

بھی تمہیں آج کالج سے آف کرنا ہے تو شوق سے کرو مجھے کیوں روک رہی ہو۔ میں چھٹی نہیں کر سکتی آج میرا پریکٹیکل ہے۔ دریہ اس کے بار بار اصرار سے تنگ آ کر بولی

دریہ بہت دن ہو گئے خالہ جان کے گھر گئے ہوئے رات میری کاشان بھائی سے بات ہوئی تھی وہ بھی کہہ رہے تھے تو میں نے ان سے پراس کیا ہے کہ آج ہم آئیں گے۔ بس میں کچھ نہیں جانتی تم آج کالج نہیں جاؤ گی۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ سے اسکا یونیفارم کھینچتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

بلا وجہ۔۔۔ میری ایگزام سرپرہیں میں ہر گز چھٹی نہیں کرونگی۔ اس نے نیہا کے ہاتھوں سے اپنا یونیفارم واپس کھینچا

ویسے بھی پراس تم نے کیا ہے میں نے نہیں۔ وہ چیخ کرنے کے لیے جاتے ہوئے رک کر بولی۔ تو نیہا نے اس سے ناراضگی جتانے کے لئے سینے پر ہاتھ باندھ کر اپنی نظروں کا رخ موڑ لیا اور منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔

دریہ کالج کے لئے مکمل تیار ہوئی تو وہ ابھی بھی ناراض سی بیٹھی تھی۔ دریہ نے مسکراتے ہوئے اسے ہگ کر کے اسکے رخسار پر کس کیا۔

اچھاناں اپنا موڈ تو ٹھیک کر لو نیکسٹ ٹائم پکا پرومس تمہارے ساتھ چلوں گی۔ وہ کہتے ہوئے چلی گئی۔

کالج سے چھٹی پر جب وہ گیٹ سے باہر آئی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں جب اس نے اسفند کے قریب کھڑے کاشان کو دیکھا وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اور ان دونوں کی نظریں ایک ساتھ دریہ پر پڑیں۔ کاشان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ اسفند بے تاثر چہرہ لیے کھڑا تھا۔

اسلام علیکم۔۔۔ دریہ نے قریب آکر آہستہ سے سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ کاشان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

www.kitabnagri.com

آپ یہاں کیسے؟؟؟؟؟؟ دریہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

نیہا اور آنٹی گھر آئی ہوئی ہیں۔ میں لنچ کیلئے گھر جا رہا تھا نیہا نے کہا کہ آپ کو کالج سے پک کرنا ہے۔ کاشان نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں۔۔۔ اسفند نے کاشان سے ہاتھ ملانے کے بعد ایک نظر دریہ پر ڈالی۔ اس ایک نظر میں ایسا کچھ تھا جو دریہ کو بے چین کر گیا تھا۔

اسفند نے اپنی بانیک پر بیٹھ کر کک لگائی اور بانیک اڑاتا ہوا لے گیا۔

چلیں۔۔۔ وہ اس کی بانیک کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی جب کاشان کے کہنے پر چونکی۔

جی۔۔۔ اس نے اثبات میں سر کو ہلایا اور وہ اس کے لئے اپنی بلیک مرسڈیز کافرٹ ڈور کھولنے لگا۔

اسٹڈی کیسی چل رہی ہے تمھاری؟۔۔۔ کاشان نے ڈرائیو کرتے ہوئے مسکرا کر پوچھا

بہت اچھی۔ اس نے مختصر جواب دیا۔

ہمم۔۔۔ فائنل ایئر ہے ناں۔

www.kitabnagri.com

جی۔۔۔۔

ایگزام کب ہیں؟۔۔۔۔ سگنل پر ریڈ لائٹ آن ہوئی تو اس نے گاڑی روک کر پوچھا۔

نیکسٹ منتھ۔۔۔ وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے گاڑیوں کی لمبی قطار دیکھنے لگی۔ اس کا سارا دھیان اسفند کی طرف لگا

ہوا تھا کاشان نے مسکراتے ہوئے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی اتنے میں سگنل پر گرین لائٹ آن ہوئی اور وہ

پھر ڈرائیو کرنے لگا۔ اسکے بعد راستہ تقریباً خاموشی سے ہی کٹا۔ نیہا اپنے سوٹ کے ساتھ دریہ کے سوٹ بھی لیکر آگئی تھی اسنے کاشان کے ساتھ ملکر ساری پلیننگ کر رکھی تھی۔ کاشان لنچ کے بعد دوبارہ آفس چلا گیا تھا۔

شام میں وہ لان میں ٹہل رہی تھی اس نے کتنی بار اسفند کو کال کی تھی مگر اس نے ایک بار بھی رسیو نہیں کی دریہ اس کی ناراضگی کی وجہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔ کاشان کی گاڑی مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی تھی وہ اسوقت آفس سے واپس آیا تھا اور اسنے دریہ کو لان میں دیکھا تو وہ خود بھی اسکی جانب آگیا۔

تم یہاں اکیلے کیوں ٹہل رہی ہو؟؟؟ وہ اس کے قدم سے قدم ملا کر ساتھ چلتے ہوئے بولا

ایسے ہی مجھے اچھا لگتا ہے۔ اس طرح کھلی فضا سانس لینا اسنے پیروں میں چپل بھی نہیں پہنی ہوئی تھی اور نرم گھاس پر ننگے پاؤں ہی پھر رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور کیا کیا اچھا لگتا ہے تمہیں؟؟

کاشان نے مسکراتے ہوئے پوچھا

تو دریہ نے اسکے چہرے کی جانب دیکھا جو نظروں میں بے پناہ وارفتگی لئے اسکے چہرے کو شرارت اور دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ وہ اسکی نظروں سے کنفیوژ سی ہو گئی۔ وہ ہمیشہ ان نظروں سے بھاگا کرتی تھی میرے خیال سے

ہمیں اندر چلنا چاہیے۔ اسنے سائیڈ میں پڑی اپنی سلپرز کو پہنتے ہوئے کہا اور اندر کی جانب دوڑ لگادی کاشان نے ہنستے ہوئے سر کو دائیں بائیں گھمایا۔ اور اس کے پیچھے اندر چلا گیا۔

رات میں کاشان ان دونوں کو لیکر شہر کے مشہور ریسٹورانٹ میں ڈنر کیلئے گیا تھا۔ نہانے فوراً اسٹیٹس اپڈیٹ کیا تھا۔ اسنے کئی سیلفیز بھی لی تھیں اور اسکی کاشان ساتھ نوک جھونک بھی جاری تھی۔ جبکہ دریہ بیزاری سے ارد گرد کے ماحول اور لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

مجھے لگتا ہے دریہ کچھ خاص انجوائے نہیں کر رہی۔ کاشان نے دریہ کی بیزاری کو محسوس کرتے ہوئے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیا۔ تو دریہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

نہیں بہت اچھا لگ رہا ہے یہاں پر دریہ نے زبردستی کی
www.kitabnagri.com
مسکراہٹ کو چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔

اچھا پھر مجھے ایسا کیوں محسوس نہیں ہو رہا۔۔۔ خوش رہا کرو کیوں اس طرح کھوئی کھوئی سی رہتی ہو۔ نہانے کو دیکھو کس طرح ہر چیز انجوائے کرتی ہے۔ اسنے نہانے کو دیکھتے ہوئے کہا جو مسکراتے ہوئے اپنے موبائل فون پر کسی کو ریپلائے کر رہی تھی اس کے کہنے پر نہانے مسکراتے ہوئے اسے بھی دیکھا تھا۔ اور تم بولتی اتنا کم ہو کہ بس

پوچھے گئے سوال کا ٹوڈی پوائنٹ اور مختصر ترین جواب آتا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر جمائے پوری طرح دریہ کی طرف متوجہ تھا۔

خیر آپ کی دوسری بات سے تو میں بالکل بھی ایگری نہیں ہوں کہ دریہ بولتی کم ہے۔ نیہانے اپنا موبائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے گفتگو میں حصہ لیا تو کاشان نے خوشگوار حیرت کے ساتھ دریہ کو دیکھا کیونکہ وہ اس کے سامنے بہت کم ہی بولتی تھی اور وہ اسے کم گو ہی سمجھتا تھا۔ یہ بات اور ہے کہ آپ کے سامنے اس کی بولتی پتا نہیں کیوں بند ہو جاتی ہے۔ نیہانے شرارت سے دریہ کو دیکھتے ہوئے کاشان کی معلومات میں مزید اضافہ کیا جبکہ وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

کیوں بھئی میرے سر پر سینگ ہیں یا میں کوئی ایلین ہوں جو میرے سامنے تمہاری زبان میں قفل لگ جاتے ہیں۔ اسنے حیرانگی سے دریہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں کاشان بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ اس کی باتوں پر دھیان نہ دیں۔۔۔۔۔ دریہ اپنی جگہ شرمندہ سی ہو گئی تھی۔۔

اتنے میں ویٹران کا آرڈر لے کر آگیا اور ٹیبل پر سیٹ کرنے لگا۔

اسفند نے موبائل پر نیہا کا اسٹیٹس دیکھا تو اسکا پارہ ایک دم ہائی ہوا اسنے موبائل اٹھا کر بیڈ پر پٹخ دیا۔ آج دوپہر سے اسکا موڈ کافی خراب تھا اسنے دریہ کی کال بھی اسی وجہ سے رسیو نہیں کی تھی اسپر نیہا کا یہ اسٹیٹس اسکے غصے کو ہوا دینے کیلئے کافی تھا۔ وہ لب بھینچے ٹی وی پر چینل سرچ کرتا رہا اور پھر ریموٹ بھی ایک طرف کو پھینک دیا۔

ڈنر سے واپسی کے بعد کاشان نے ان دونوں اور سمعیہ کو انکے گھر واپس ڈراپ کر دیا تھا

انہیں آنے میں کافی دیر ہو گئی تھی اس لئے دریہ کا سامنا اسفند سے نہیں ہوا صبح وہ معمول کے مطابق اٹھی اور کالج جانے کے لیے تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر آئی تو اسفند وہاں پہلے سے ہی موجود تھا اور خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا دریہ نے بھی جلدی جلدی ناشتہ کیا اور جب وہ اٹھا تو خود بھی اپنا بیگ اٹھا کر تیزی سے امی کو اللہ حافظ کہتے اس کے پیچھے بھاگی ساری راستے اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نہیں بولا دریہ نے بات کرنی چاہی پر وہاں خاموشی ہنوز برقرار رہی

واپسی پر بھی یہی حال رہا۔ گھر آنے کے بعد وہ چینج کر کے کچن میں آئی اور کھانا گرم کر کے اس کا انتظار کرنے لگی وہ دونوں ہمیشہ ساتھ ہی آتے تھے اسی لئے لنچ بھی ساتھ ہی کیا کرتے تھے لیکن آج وہ ابھی تک نہیں آیا تھا وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کے کمرے میں آئی تو وہ بیڈ پر لیٹا پاؤں پر پاؤں رکھے موبائل پر گیم کھیل رہا تھا۔ اسفند میں نے کھانا گرم کر لیا ہے تم نیچے کیوں نہیں آئے ابھی تک؟؟؟ وہ اسکے سر پر کھڑی پوچھ رہی تھی اسفند نے ایک نظر اسکرین سے ہٹا کر اس کی جانب دیکھا پھر دوبارہ اسکرین پر نظریں جمادیں اور گیم کو جاری رکھا۔

دریہ نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے موبائل چھیننے کی کوشش کی جسے اسفند نے ناکام بنادیا۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟؟ وہ غصے سے غرایا

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔ اس نے اسفند کو جتایا

تو جاؤ کھالو کھانا روکا کس نے ہے۔ وہ دوبارہ گیم کھیلنے لگا۔ اسفند تم اس طرح کیوں بیہو کر رہے ہو۔ دریہ روہانسی

ہوئی مگر وہ خاموش رہا ایسے جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو

اس کا یہ رویہ دریہ کو تکلیف دے رہا تھا۔

اسفند میرا قصور تو بتاؤ؟ وہ پھر سے بولی

تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ اسفند نے اس کی جانب دیکھے بغیر غصے سے کہا تو اسکے آنسو جو کب سے پلکوں کی باڑھ توڑ کر

بننے کو بیتاب تھے وہ ان پر مزید بند نہ باندھ پائی۔ اور بے یقینی سے اسے دیکھے گئی۔ آج سے پہلے اسفند نے اس

www.kitabnagri.com

سے اس لہجے میں کبھی بات نہیں کی تھی۔

تم نے سنا نہیں جاؤ۔۔۔ اب کی بار اسکا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا دریہ اپنی جگہ سہم سی گئی اسفند نے کہتے

ہوئے اس کے چہرے پر نظر ڈالی تو اسے اپنے کہے گئے جملے کی سختی کا احساس ہوا۔ دریہ کمرے سے نکل جانا

چاہتی تھی وہ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی مگر اس سے پہلے اسفند موبائل بیڈ پر پھینک کر بڑی پھرتی

سے اٹھا تھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے سے جانے سے روکا تھا۔

آئی ایم سوری۔ وہ شرمندہ ہوا

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ وہ اس کی مضبوط گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی۔

میں نے کہاناں سوری۔۔ ایکسٹریملی سوری۔۔۔ اب اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیا تھا۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔ اور اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا۔

اسفند نے اسے کاندھوں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ کر اسے بہت گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔ وہ ہمیشہ اس کے آنسو پونچھا کرتا تھا اور آج در یہ کی آنکھوں میں اس کی وجہ سے آنسو آئے تھے۔ وہ ہلکے ہلکے سسک رہی تھی۔

چپ ہو جاؤ در پلینز۔۔۔۔۔ اسفند نے نرم لہجے میں التجا کی تو در یہ نے آنسو کے درمیان خفگی سے اسے دیکھا۔

یہ لو آنسو صاف کر لو۔ اس نے ٹشو پیپر اس کی جانب بڑھایا جسے در یہ نے نہ لیا تو اس نے خود ہی اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر در یہ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور پھر اس کے ہاتھ سے ٹشو چھین کر خود اپنا چہرہ صاف کرنے لگی۔

ابھی بابا جان ہوتے نہ تو تمہاری اچھے سے خبر لیتے۔ اس کی آنکھوں سے برسات تھوڑی تھمی تھی۔ اسفند نے بابا جان کر ذکر سن کر گہری سانس خارج کی۔

ہاں پر بابا جان اب نہیں ہیں۔۔۔ اچھا دیکھو یہ دیکھو میں نے اپنے کان پکڑ لئے اب تو معاف کر دو اور پلیز رونا بند کرو تمہیں پتا ہے ناں تمہارے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں۔

ہاں تو یہ تو رلانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا ناں تمہیں۔۔۔ اس نے ٹشو سے اپنی ناک رگڑی جو پوری لال ہو چکی تھی۔۔

غلطی ہو گئی یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ اس نے اس کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیئے اب تو معاف کر دو۔۔

اور اگر پھر کبھی رلایا تو؟؟؟ در یہ نے معنی خیز نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ تمہاری آنکھوں میں میری وجہ سے آنسو نہیں آئیں گے۔ وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سنجیدگی سے بولا۔

Kitab Nagri

تم مجھ سے ناراض کیوں تھے اسفند؟ در یہ کا دماغ ابھی بھی وہیں اٹکا ہوا تھا اسفند نے اسکی روئی روئی آنکھوں کو دیکھا تو اسے اپنے رویئے پر مزید شرمندگی ہوئی۔

دماغ خراب ہو گیا تھا میرا۔۔۔۔

اور پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔

چلو کھانا کھاتے ہیں۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی منہ پھلا کر کھڑی ہو گئی۔

تم نے تو کبھی نہ رلانے کا وعدہ کیا تھا اسفند اور اب مجھے ساری زندگی کا غم دے دیا۔ وہ پچھلے دو گھنٹوں سے اپنے بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی ابھی تک رو رہی تھی ایک مان ہی تو ہوتا ہے جو آپ کو ہر کسی پر نہیں ہوتا کسی بہت خاص پر ہوتا ہے اور اگر وہی آپ کا مان توڑ دے تو آپ ایسے ٹوٹے ہیں کہ پھر جڑنا مشکل ہو جاتا ہے در یہ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا اور وہ خود کو اس غم سے آزاد نہیں کر پار ہی تھی رو رو کر اس کا سر بھاری ہو گیا تھا

اس نے کمرے کی لائٹ آف کر دی اور بیڈ پر اپنا تکیہ درست کر کے لیٹ گئی۔

باقی گھر والوں کی ابھی کا شان کے گھر سے واپسی نہیں ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اچانک کمرے میں لائٹ آن ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھ تیز روشنی سے چندھیاسی گئی اس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اپنی آنکھیں رگڑیں نہ اس کے سر پر کھڑی مسکرا رہی تھی۔

تم آج اتنی جلدی سو گئی۔۔۔ نیہا کو حیرت ہوئی

سر میں درد تھا لیٹی تو نیند آگئی۔ اس نے بیڈ کے بیک کرائون سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ نیہا نے اس کی آگے خوبصورت پھولوں کا بو کے اور ایک باکس بڑھایا جو بہت خوبصورتی سے پیک کیا گیا تھا اس نے نا سمجھی سے نیہا کو دیکھا

کاشان بھائی نے تمہارے لیے دیا ہے وہ مسکراتے ہوئی بولی تو اس نے دونوں چیزیں آہستگی سے لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیں۔

ارے گفٹ رکھ کیوں دیا۔۔۔ کھولناں مجھے دیکھنا ہے۔ نیہا نے بے چینی سے کہا

خود ہی کھول کر دیکھ لو اس نے باکس اٹھا کر اس کی جانب بڑھایا۔

تمہارا گفٹ ہے تم کھولو میں دیکھوں گی۔ اسکی ضد کے آگے در یہ آہستگی سے شیٹ کی ٹیپ کھولنے لگی۔

تمہاری انگلی میں کیا ہوا؟؟؟ نیہا کی نظر اس کی بینڈ تاج کی ہوئی انگلی پر پڑی۔

چھری سے کٹ لگ گیا تھا۔

زیادہ گہرا تو نہیں لگا۔۔۔ نیہا نے پریشانی سے پوچھا

نہیں۔۔۔ وہ باکس کھولتے ہوئے بولی۔ باکس میں چاکلیٹس پر فیوم اور ایک مخملی چھوٹا سا باکس تھا جسمیں بہت خوبصورت اور نازک سا بریسلٹ تھا۔

وَأَوُو۔۔۔۔۔۔۔۔ نیہانے بریسیلیٹ ہاتھ میں لیکر ستائشی نظروں سے دیکھا۔ کاشان بھائی کی پسند کی داد دینی پڑے گی۔ اسنے دریہ کے ہاتھ میں وہ بریسیلیٹ پہناتے ہوئے کہا۔

تمہیں کیسا لگا؟؟؟؟ اسنے دریہ سے پوچھا

ہممم بہت اچھا ہے۔ وہ آہستگی سے اسے واپس اتارتے ہوئے بولی

اتار کیوں رہی ہو پہنے رہو ناں اتنا پیار الگ رہا ہے تمہارے ہاتھ میں۔ نہانے اسے ٹوکا مگر پھر بھی اس نے اتار کر باکس میں واپس رکھ دیا۔ کاشان بھائی تمہیں فون کریں گے نہانے اسے بتایا تو وہ خاموشی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

اتنے میں سمعیہ ٹرے میں دریہ کیلئے کھانا لئے کمرے میں داخل ہوئیں۔

امی یہ دیکھیں کاشان بھائی نے کتنے خوبصورت گفٹ بھیجے ہیں۔ نہانے ایک ایک چیز نکال کر سمعیہ کو دکھائیں۔

ماشاء اللہ انہوں نے دیکھنے کے بعد مسکراتے ہوئے تعریف کی۔

کرن نے مجھے بتایا کہ تم کھانا کھائے بغیر ہی سو گئی تھی۔ اسی لئے میں تمہارے لیے کھانا لے کے آئی ہوں اب وہ در یہ کو دیکھتے ہوئے بولیں۔

امی مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ اس نے برا سامنہ بنایا اس کی آواز بھی بھاری ہو رہی تھی۔

تھوڑا سا کھالو میری جان۔۔۔ چلو آج میں تمہیں اپنے ہاتھ سے کھلاتی ہوں انہوں نے چمچے میں چاول لے کر اسکے منہ کے قریب کیا تو اسنے مزید کچھ کہے بغیر منہ کھول دیا۔ اور سمعیہ نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا۔ آج انہیں وہ چھوٹی سی گڑیا یاد آ گئی تھی جس کے منہ میں وہ نوالے بنا بنا کر ڈالا کرتی تھیں۔ وقت کتنی جلدی گزر گیا تھا اب وہ ان کے گھر میں چند مہینوں کی مہمان تھی لیکن وہ پرسکون تھیں کیونکہ جس گھر میں وہ بیاہ کر جا رہی تھی اسے وہاں ان کے گھر سے زیادہ محبت ملنی تھی۔ موبائل پر آنے والی کاشان کی کال دیکھ کر در یہ کی کیفیت عجیب سی ہوئی۔ اس نے بے بسی سے انگلیاں مروڑیں۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اس نے مجبور اکال رسیو کی۔

وعلیکم اسلام کیسی ہو؟ کاشان کی آواز سے خوشی صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

اچھی ہوں۔۔۔ در یہ نے آہستگی سے کہا۔

ہممم وہ تو مجھے بھی پتہ ہے کاشان نے شرارت سے کہا جبکہ در یہ اسکی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے جھینپ سی گئی

یہ بتاؤ گفٹ پسند آیا تمہیں؟ اسنے اشتیاق سے پوچھا

جی اچھا ہے۔۔

صرف اچھا ہے؟؟ کاشان نے مایوسی سے پوچھا

نہیں بہت اچھا ہے۔۔۔۔ در یہ نے جلدی سے کہا

ہا ہا ہا۔۔۔۔ کاشان کا زور دار قہقہہ گونجا۔۔ ایکچیولی در یہ فرسٹ ٹائم کسی لڑکی کے لئے گفٹ خریدا ہے۔ اس

معاملے میں بہت ڈفر ہوں میں وہ کان کھجا کر بولا

نئی گفٹ واقعی بہت اچھا ہے۔ در یہ نے دوبارہ سے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

www.kitabnagri.com

کیسا لگ رہا ہے میرے اور اپنے درمیان اس رشتے کا احساس۔۔۔۔ اسنے در یہ سے پوچھا مگر اسکی جانب سے

فوراً کوئی جواب نہ ملنے پر خود ہی بولا پہلے میں بتاتا ہوں۔

اگر میں کہوں کہ میں ہوائوں میں اڑ رہا ہوں تو یہ غلط نہ ہو گا کیونکہ یہ احساس کے تم بہت جلد میری زندگی کا

حصہ بن کر میری ہمسفر کی حیثیت سے ہر لمحہ میرے ساتھ ہو گی میری روح تک کو سرشار کر رہا ہے۔ در یہ میں

www.kitabnagri.com

اب تم بتاؤ کیسی فیلنگز ہیں تمہاری؟ اب وہ اسکے جواب کا منتظر تھا

Page 47

او کے اب تک نہیں سوچا تو اب سوچنا شروع کر دو اپنے اور میرے مستقبل کے بارے میں اچھے اچھے خواب
دیکھو جسمیں تم ہو اور میں ہوں

وہ مسکرا کر بولا

اور ایک ریکویسٹ تھی تم سے آئندہ بھائی کا لفظ میرے نام کیساتھ نہ یوز کرنا پلیز۔۔ وہ ہنس کر بولا
تمہری منتہس ہیں تمہارے پاس اپنے اور میرے درمیان رشتے کو سمجھو۔ وہ اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔
جی۔۔۔ وہ اتنا ہی بول سکی۔

کتنے دن ہو گئے تھے اسفند اور دریہ کا آئینہ سامنا نہیں ہوا تھا وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے کترارہے تھے
شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں بازاروں کے چکر بھی لگ رہے تھے۔ دن تو پر لگا کر اڑ رہے تھے۔ اتنے دنوں
بعد وہ اسے آج کچن میں کھڑی نظر آئی تھی اسفند بھی کچن میں آیا اور فرج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر
منہ سے لگائی۔ آہٹ پر دریہ نے اسے مڑ کر دیکھا آج حسب معمول اس نے اسے ٹوکا بھی نہیں ورنہ وہ ہمیشہ
اسے ایسے پانی پینے پر ٹوکا کرتی تھی۔

کیسی ہو؟؟؟؟ اس نے بوتل کا کیپ لگاتے ہوئے فرج میں واپس بوتل رکھتے ہوئے پوچھا

ٹھیک ہوں۔۔۔ در یہ نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا

چائے بنا رہی ہو؟ وہ اسکے قریب آکر پوچھنے لگا۔

ہاں۔۔۔ وہ اتنا ہی بول پائی

یار ایک کپ میرے لئے بھی بنا دو پلیز۔۔۔ بہت دن ہوئے تمہارے ہاتھ کی چائے پئے ہوئے۔ وہ اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے نارمل انداز میں بولا جبکہ وہ ابلی ہوئی چائے سے اٹھتی بھاپ کو دیکھ رہی تھی۔ اسنے مگ میں چائے نکال کر اسے پکڑائی۔

تم یہ لے لو میں اپنے لئے دوسری بنالوں گی۔ اسنے کیٹل میں دوبارہ دودھ اور پتی ڈال کر چولھے پر رکھا۔
تھینک یو۔۔۔۔۔ اسفند نے مگ اسکے ہاتھوں سے تھامتے ہوئے مسکرا کر کہا مگر در یہ کا چہرہ کسی بھی تاثر سے خالی تھا۔ جو اسفند کو بے چین کر رہا تھا۔

تمہارے جانے کے بعد تمہارے ہاتھوں کی بنی ہوئی چائے بہت مس کرونگا۔ وہ اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے بولا
تو در یہ کے ہونٹوں پر پھکی سی مسکراہٹ ابھری۔ تمہیں یاد بھی آئے گی تو میرے ہاتھوں کی چائے وہ سوچ کر رہ گئی

ناراض ہو مجھ سے؟ اسنے چائے کا دوسرا سپ لیتے ہوئے پوچھا

نہیں میں کسی سے ناراض نہیں ہوں۔ میں خوش ہوں بہت خوش کیونکہ مجھے کاشان جیسا ساتھی مل رہا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے آخری جملہ اسے اسفند کو جتاتے ہوئے کہا اور اپنے مگ میں چائے انڈیل کر وہ کچن سے تیزی سے نکل گئی۔ سیڑھیوں سے اوپر جاتے ہوئے اسے اپنے رخسار پر بہتے موتیوں کو رگڑا تھا۔ جو اسفند سے چھپ نہیں سکا تھا۔

میں چاہتا ہوں کہ تم ساری زندگی خوش رہو اسی لئے تو چپ ہوں۔ اسکے جانے کے بعد وہ وہیں کھڑا سوچتا رہ گیا

شادی میں پندرہ دن رہ گئے تھے اسلام آباد سے نبیل اور زارا پھپھو بھی کراچی پہنچ گئے تھے لیکن جس طرح علی کی شادی میں ان چاروں (اسفند نبیل نیہا اور دریا) نے مل کر ہنگامہ مچایا ہوا تھا اس کے مقابلے میں اس مرتبہ بڑی خاموشی تھی لیکن اس روز زارا نے سب کو اکٹھا کر لیا تھا۔

جاؤ کرن ڈھولک لے کر آؤ آج ایک دو گانے تو ہو ہی جائیں۔ بھئی شادی کا گھر ہے تھوڑا بہت ہلہ گلہ بھی ہو اور ان کے کہنے پر کرن فوراً ڈھولک لے کر آگئی اور بجانے کے لئے پوزیشن سنبھال لی۔

پھوپھو کو کو کورینہ گاتے ہیں۔ نیہا نے جھٹ سے مشورہ دیا

رہنے دو پہلے ہی مومنہ اور احد کو کو رینہ کا جنازہ نکال چکے ہیں اب تم پتہ نہیں کیا سلوک کرو گی اس کے ساتھ
- نبیل نے اسے تپانے کی کوشش کی تو نیہانے غصے سے اسے گھورا۔

نبیل تم چپ کر کے بیٹھو زارا نے بیٹے کو ڈنپٹا تو وہ منہ بنا کر رہ گیا جبکہ نیہانے اسے زبان چڑائی۔

میرے خیالوں پہ چھائی ہے

اک صورت متوالی سی

نازک سی شرمیلی سی

معصوم سی بھولی بھالی سی

سب نے گانا شروع کر دیا تھا۔ اسفند بھی ان سب کے ساتھ موجود تھا درد چھپا کر مسکرا کر انا کتنا مشکل ہوتا ہے اس
کا احساس آج اسے ہو رہا تھا وہ چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ اور لبوں پر ہنسی سجائے ان سب کا ساتھ دے رہا تھا
سامنے صوفے پر سمعیہ کے ساتھ لگی در یہ جوانی کمر کے

گرد اپنے دونوں بازوؤں کا حلقہ بنا کر انکے کندھے پر سر ٹکائے خاموش اور اداس سی بیٹھی تھی اسکی نظریں بے
خیالی میں مسلسل اسفند پر ہی مرکوز تھیں اس بات کو اسفند کے ساتھ نبیل بھی نوٹس کر چکا تھا۔ اسفند فقط ایک
گانے کے بعد وہاں سے اٹھنے لگا اور جب وہ اٹھا تو زارا نے اسے ٹوکا۔

کہاں جا رہے ہو واپس بیٹھ جاؤ اتنی مشکل سے تو ماحول بنا ہے۔ انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جانے سے روکا
آئی ایم سوری پھپھو مجھے کل کلاس کیلئے اپنی پریز نٹیشن تیار کرنی ہے۔ وہ کہہ کر وہاں رکا نہیں اور فوراً اپنے کمرے
میں آگیا۔

میں نے دنیا میں بہت بے وقوف دیکھے مگر تیرے جیسا بے وقوف میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ اسفند لیپ ٹاپ
پر اپنی پریز نٹیشن تیار کر رہا تھا جب نبیل نے کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس کی پیٹھ پر زوردار مکا جڑا تھا
جس کے جواب میں اسفند نے اسے غصے سے گھور کر اپنی پیٹھ سہلائی اور دوبارہ اسکرین پر نظریں جمادیں کیونکہ
وہ جانتا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے اور وہ اب مزید اس ٹاپک پر بات کرنا نہیں چاہتا تھا اسی لئے اپنے
کام کو فوکس کیا۔

ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہنے سے منزل نہیں ملتی کوشش کرنی پڑتی ہے۔

کیا کوشش کروں میں؟؟؟ بھگا کر لے جاؤں یا کورٹ میرج کر لوں؟؟ سارے زمانے میں اس کی بدنامی کے
جھنڈے گاڑوں۔ اس نے لیپ ٹاپ کو غصے سے بند کر کے دانت پیستے ہوئے کہا۔

ہزار بار تجھ سے بکو اس کی ہے کہ کا شان سے بات کرتے ہیں سمجھدار بندہ ہے خود ہی انکار کر دیگا۔ نبیل نے کئی
دفعہ کی کی بات دوبارہ دہرائی۔

کیا گارنٹی ہے اس بات کی کہ وہ انکار کر دیگا تجھے نہیں لگتا کہ اس طرح در یہ کی زندگی مزید آزمائشوں کا شکار ہو سکتی ہے۔ اسفند کی اس بات پر نبیل چپ کر گیا تھا کیونکہ اسکی بات ایک طرح سے درست تھی۔ میں تجھ سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ جو ہو رہا ہے وہی ٹھیک ہے۔ تو نے نہیں سنا کہ جو چیز آپکے نصیب میں ہو وہ آپ کو مل کر رہتی ہے چاہے اسکے درمیان دو پہاڑ ہی کیوں نہ حائل ہوں۔ وہ میرا نصیب تھی ہی نہیں یہ حقیقت میں نے تسلیم کر لی ہے تو بھی اس بات کو بار بار نہ دہرا۔ وہ اسے تنبیہ کر کے بولا اور دوبارہ لیپ ٹاپ کھولا۔

چل بھی اریجنٹ تو کافی اچھا ہو گیا۔ اسفند نے کام مکمل ہونے کے بعد ایک نظر چاروں جانب گھما کر نبیل سے کہا پورے لان کو یلو تھیم میں ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔ علی نے اسفند اور نبیل کے ذمے مایوں کے اریجنٹ کی ذمہ داری سونپی تھی جو گھر کے چھوٹے سے لان میں ہی کی گئی تھی کیونکہ مایوں میں اتنے زیادہ لوگ انوائٹڈ نہیں تھے۔

تیرا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟ وہ نبیل کو مخاطب کر کے بولا پر نبیل خاموش رہا جو کچھ ہو رہا تھا نبیل اسکے فیور میں نہیں تھا۔

سنا تھا محبوبہ کی شادی میں کرسیاں لگانے کا دکھ بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے آج یہ غم بھی سہہ لیا میں نے۔۔۔ نبیل کا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے وہ مصنوعی قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بولا تو نبیل اسے گھورنے لگا۔

یہ جو تو نے اپنے چہرے پر ماسک سجایا ہوا ہے اس سے تو دوسروں کو بے وقوف بنا سکتا ہے مجھے نہیں۔ نبیل غصے سے بولا اور میرے سامنے زیادہ باتیں نہ کر ورنہ ابھی جا کر ساری حقیقت در یہ کو بتا دوں گا۔ وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا۔

تو ایسا کچھ نہیں کریگا کیوں میرا بنا بنایا کام بگاڑنا چاہتا ہے؟ اسفند نے اسے سختی سے کہا۔

اس طرح کر کے میں کام کو سدھاروں گا جو تو نے بگاڑا ہے۔ اسنے شہادت کی انگلی اٹھا کر اسکے سینے پر رکھی۔

نبیل تو ایسا کچھ نہیں کریگا۔ اسفند نے اس سے التجائیہ انداز میں کہا۔

نبیل ل ل ل۔۔۔ اسفند نے اسے پھر مخاطب کیا جو اپنے چہرے کا رخ موڑے کھڑا تھا۔

نہیں کر رہا میں کچھ۔ وہ بیزاری سے بولا اور اسے مطمئن کیا تو اسفند اس سے لپٹ گیا۔ تو میرے لئے دعا کر کہ

آگے بھی سب کچھ برداشت کر پاؤں اور ثابت

قدم رہوں۔ وہ اپنی آنکھیں رگڑ کر بولا۔ تو اسکی ہمت بندھاتے ہوئے نبیل نے اسکی کمر تھپتھپائی۔

در یہ کو کاشان کے برابر میں لا کر بٹھایا گیا تو اسنے ایک بھر پور نظر در یہ پر ڈالی فل یلو غرارہ سوٹ میں لائٹ سے

میک اپ اور فلاورز سے بنی جیولری میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اسکے لمبے بالوں کو چوٹی کی شکل

دیکر اسے بائیں کندھے پر ڈالا گیا تھا جسمیں چھوٹے چھوٹے فلاورز لگے ہوئے تھے اور دوسری جانب کاشان وائٹ سوٹ پر واسکٹ پہنے بہت وجیہہ لگ رہا تھا سب چھوٹے بڑے انکی جوڑی کو سراہ رہے تھے۔ در یہ اپنی چہرے پر بار بار کاشان کی نظروں کی تپش سے کنفیوز سی ہو رہی تھی۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو کاشان نے موقع پا کر اسکے کان کے قریب آہستہ سے کہا تو در یہ نے جھپٹتے ہوئے سر کو اور جھکا لیا۔

نبیل اسفند بھائی کہاں ہیں؟ نیہا در یہ کے ساتھ بیٹھی تھی کاشان اٹھ کر مہمانوں سے مل رہا تھا نبیل کے قریب آنے پر اس سے پوچھا۔

اسکے دوست حمزہ کے فادر کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے وہ وہیں گیا ہوا ہے۔

اوہ۔۔۔ فون کر کے پوچھیں ناں کب تک آئیں گے؟

فون کیا تھا میں نے آتا ہی ہو گا۔ نبیل نے اپنی رسٹ وائچ کو دیکھتے ہوئے گیٹ کی جانب دیکھا۔

لو آگیا۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا اسفند انہی کی جانب آ رہا تھا۔

نیہا مجھے میرے روم میں چھوڑ آؤ پلیز در یہ اچانک کھڑی ہو گئی۔

کیوں؟ نیہا حیرت سے بولی

تھک گئی ہوں میں ایک طرح سے بیٹھے بیٹھے۔۔ وہ منہ بنا کر بولی۔

اچھا چلو۔۔۔ وہ بھی اٹھ گئی اسفند نے جاتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا پھر نبیل کو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے

اب کیسی طبیعت ہے تمہارے دوست کے فادر کی؟ نبیل نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

کافی بہتر ہیں۔۔ اسفند نے سنجیدگی سے بتایا

ہوا کیا تھا۔۔۔ نبیل نے پوچھا

بی پی شوٹ کر گیا تھا۔

کسکا بی پی شوٹ کر گیا تھا؟ کاشان جو اسفند کو دیکھ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ادھوری بات سن کر پوچھا۔

میرے دوست کے فادر کا۔ اسفند اسے بتانے لگا۔

اوہ۔۔۔ جی تم نظر نہیں آرہے تھے۔

آج بارات تھی نبیل اور اسفند نے ایک طرح کی بلیک شیر وانی پہنی ہوئی تھی اور دونوں ہی اپنی جگہ قیامت ڈھا رہے تھے۔

وہ دونوں تیاری کے بعد لائونج میں باتوں میں مصروف تھے جب علی انکی جانب آیا۔ اسنے بھی آف وائٹ کلر کی شیر وانی زیب تن کی ہوئی تھی اور وہ بھی بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

اسفند تم اور نبیل ایسا کرو در یہ اور نیہا کو لیکر بینکونٹ پہنچو فوٹو گرافر کی کال آئی تھی وہ لوگ وہاں پہنچ چکے ہیں۔ علی نے کار کی چابی اسفند کو پکڑائی۔ وہاں پہنچو میں باقی کے مہمانوں کو لے کر تھوڑی دیر میں پہنچتا ہوں۔

میں اپنا موبائل فون لے کر آتا ہوں چار جنگ پر لگایا ہوا تھا۔ نبیل اسفند کو کہہ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔ وہ اوپر پہنچا تو اسکی نظر سامنے سے آتی نیہا پر پڑی۔ جو گولڈن اور لائٹ فیروز کی کمینیشن والے لہنگے میں میچنگ جیولری اور ماڈل میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ نبیل قدم آگے بڑھاتے ہوئے اسے دیکھے ہی گیا۔ اسکے اسطرح دیکھنے سے سامنے سے آتی نیہا کے قدم لڑکھڑائے اور اس سے پہلے وہ گرتی نبیل نے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں تھاما۔ اگرچہ نبیل اسکے خوبصورت حسن میں کھوسا گیا تھا تو دوسری جانب نیہا بھی کچھ لمحے کیلئے اسکے سحر میں گرفتار ہوئی تھی۔

اب کیا اسی طرح گھورتے رہیں گے یا سیدھا کھڑے ہونے میں میری مدد بھی کریں گے۔ نیہا کو دو منٹ لگے تھے اپنی ٹون میں واپس آنے میں۔

ہاں تو مجھے کونسا شوق ہے پچاس کلو کا وزن اپنے ہاتھوں میں اٹھائوں۔ نبیل نے جھنجلاتے ہوئے اسکو سیدھا کھڑے ہونے میں مدد کی۔ اس سے پہلے وہ اسکا ہاتھ چھوڑتا اسکی ہیل لہنگے میں اٹکی اور وہ ایک مرتبہ پھر لڑکھرائی۔ تو نبیل نے پھر اسے تھاما۔

اب کس کو شوق ہو رہا ہے میرے بازوؤں میں آنے کا۔۔۔۔۔ وہ اسکے چہرے پر جھکا شرارت سے اپنی بتیسی کی نمائش کر کے بولا

آپ مجھے کنفیوژ کر رہے ہیں۔ نیہانے اب احتیاط سے کھڑے ہوتے ہوئے جھینپ کر کہا

اوہ۔۔۔۔۔ تو آپ کنفیوژ بھی ہوتی ہیں۔ میں تو سمجھتا تھا صرف دوسروں کو کنفیوژ کرنے کا فن آتا ہے آپکو۔

۔۔۔۔۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھے مسکراتے ہوئے اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بولا۔

آپ کی فضول باتوں کا جواب دینے کے لئے میرے پاس ابھی ٹائم نہیں ہے۔ وہ لا پرواہی سے کہتے ہوئے آگے بڑھی تو نبیل کی نظر اسکی ہائی پینسل ہیل پر پڑی۔ ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھی تھی

جب نبیل نے اسے پکارا۔۔

نیہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی تو نبیل یہ چند قدم کا فاصلہ طے کر کے اس کے سامنے کھڑا ہوا اور وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

یہ جو تم نے اتنی ہائی ہیل پہنی ہے ناں تو بہت احتیاط کرنا ورنہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی اور سہارا دے۔ وہ اسکی سینڈل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسکے چہرے کو سنجیدگی سے دیکھ کر بولا تو نیہا اسکی بات پر اسے گھور کر رہ گئی اور احتیاط سے آگے بڑھ گئی

اسفند کار کی پاس کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا جب نیہا دریہ کو ساتھ لئے ایک ہاتھ سے اس کے بھاری لہنگے کو سنبھالتی بہت احتیاط اور آرام سے سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی۔ اسفند کی نظر دریہ پر پڑی جو بلڈ ریڈ کلر کے خوبصورت کام والے برائیڈل ڈریس نازک سی گڑیا لگ رہی تھی وہ اپنی جگہ مبہوت سا اسے دیکھے گیا۔ نیل کار کے پاس کھڑا تھا اس نے جلدی سے کار کا بیک ڈور کھولا۔ نیہا اس کو پچھلی سیٹ پر بٹھا کر خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ اسفند نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے سامنے لگے مرر میں دیکھا تو اسکی نظریں دریہ سے ملیں اور دریہ نے فوراً نظریں جھکا لیں نیل اسفند کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کار ڈرائیو کرتے ہوئے اس کی نظریں بار بار کار کے مرر کی جانب اٹھ رہی تھی۔ پیچھے بیٹھی دریہ کا سراپا اس کے ضبط کا امتحان تھا۔ کتنی خواہش تھی اسے کہ وہ ایک دن اس طرح دلہن بنی اس کے روبرو ہوگی۔ وہ بہت آہستگی سے ڈرائیو کر رہا تھا بینکوائٹ گھر سے زیادہ دور نہیں تھا۔ کاش کہ یہ راستہ کبھی ختم نہ ہو۔ اس کے دل میں معصوم

سی خواہش ابھری اور اس وقت اسے خود سے کئے تمام عہد و پیمان بھولتے ہوئے محسوس ہوئے اور یہی وہ لمحہ تھا جب اسکے دل نے اسے بغاوت پر مجبور کیا۔

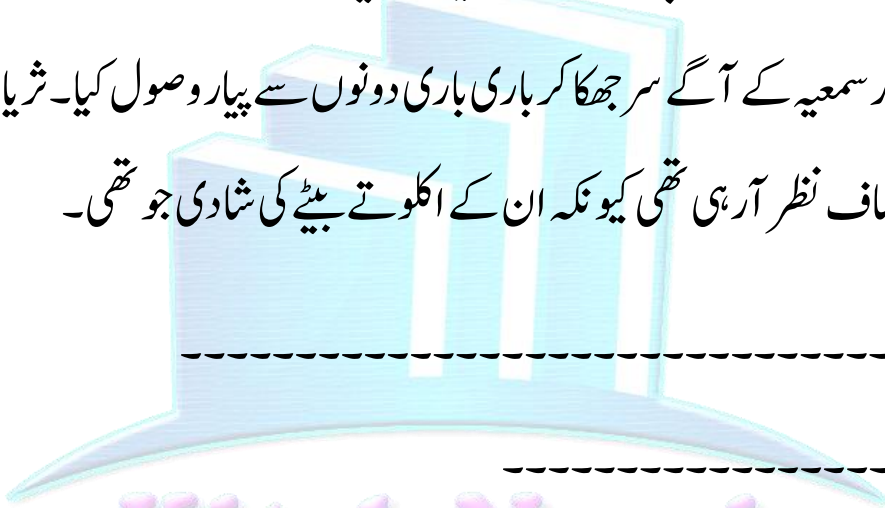
ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا۔۔۔ ابھی بھی وقت ہے۔۔۔ اس کا دل چاہا کار کارخ بینکویٹ کی بجائے کہیں اور موڑ لے۔۔۔۔۔ نہیں میں ایسا کچھ نہیں کروں گا مجھے در یہ کی عزت اپنی جان سے بھی پیاری ہے میں اس کا تماشا ہرگز نہیں بنا سکتا۔ اس نے اپنے دل میں ابھرنے والی تمام خواہشات کا گلا گھونٹا اور ایک بار پھر مر میں اس کے چہرے کو دیکھا۔ آج وہ اسے دل بھر کے دیکھنا چاہتا تھا کیونکہ کچھ لمحوں بعد وہ اسے اس طرح دیکھنے کا حق ہمیشہ کے لئے کھونے والا تھا۔ یہ سوچ آتے ہی اس کا دل بجھ سا گیا۔

در یہ پیچھے نہا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جب اسفند نے کار میں بیٹھتے ہوئے مر میں اسے دیکھا تو اس نے نظریں جھکا لیں تھیں۔ وہ اس کی جانب دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔ گزشتہ رات وہ اس کے لئے آخری بار روئی تھی۔ اس کے ساتھ گزارے ہر لمحے ہر یاد اور ہر بات کو اپنے دل میں دفن کر کے اس نے خود کو مضبوط کر لیا تھا۔

وہ نکاح جیسے پاکیزہ بندھن میں بندھنے جا رہی تھی اور کسی ایسے شخص کے نکاح میں ہوتے ہوئے جو اس سے سچی محبت کرتا تھا کسی نامحرم کیلئے اپنے دل میں جذبات رکھ کر اس شخص کے ساتھ منافقت نہیں کر سکتی تھی اس نے

کاشان کے ساتھ اور اسکی محبت کو دل سے تسلیم کر لیا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب اسفند کے بارے میں کبھی نہیں سوچے گی۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کی سوچ پر انسان کا اختیار ہی کب ہوتا ہے

بارات بہت دھوم دھام سے آئی تھی اپنے پیرنس کے ساتھ کھڑا کاشان دلہا بنا آف وائٹ کلر کی شیر وانی پر ریڈ کله لگائے کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا خوشی سے اس کا چہرہ دمک رہا تھا رسمیں شروع ہو چکی تھی نہانے راستہ روک کر اسے آگے جانے سے روکا جب تک اس سے نیگ نہ لیا۔۔۔ اس کے بعد ہی وہ سائیڈ میں ہوئی۔ کاشان نے راشدہ اور سمعیہ کے آگے سر جھکا کر باری باری دونوں سے پیار وصول کیا۔ ثریا اور عرفان کے چہرے پر بھی خوشی صاف نظر آرہی تھی کیونکہ ان کے اکلوتے بیٹے کی شادی جو تھی۔



دریہ بنت سجاد آپکو کاشان عباسی ولد عرفان عباسی کے نکاح میں بعوض پانچ لاکھ روپے مہر سکھ رائج الوقت دیا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے؟ نکاح خواں دریہ کے سامنے اس سے پوچھ رہے تھے اسکا چہرہ دوپٹے کے گھونگھٹ سے ڈھکا ہوا تھا اور کمرے میں اسکی ہلکی ہلکی سسکی گونج رہی تھی اسکے دونوں جانب سمعیہ اور راشدہ بیٹھی ہوئی تھی اور قریب ہی علی بھی بیٹھا تھا۔ علی نے دریہ اور نہیا کو ہمیشہ اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح ہی سمجھا تھا اور اسنے شادی کی ساری ذمہ داریاں ایک بھائی کے جیسے ہی نبھائی تھیں۔ ذرا اثریہ عرفان کرن نہیا سب ہی اس وقت اس روم میں موجود تھے اور روم میں سب سے آخر میں اسفند اور نبیل بھی کھڑے تھے بولو بیٹا راشدہ بیگم کی بھرائی

ہوئی آواز آئی جی قبول ہے۔۔ ہچکیوں کے درمیان وہ بمشکل الفاظ ادا کر پائی اسفند کو اپنے قدموں تلے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی اسنے دیوار پر ہاتھ رکھ کر اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی اب نکاح خواں نے دوبارہ الفاظ دہرائے اور ایک بار پھر اسکی سسکتی ہوئی قبول کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی نکاح خواں تیسری بار اپنے الفاظ دہرا رہے تھے اسفند سر جھکائے کھڑا تھا نبیل نے اسفند کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے دبایا اسفند نے اسکی جانب نہیں دیکھا۔ اسکی آنکھیں شدت جذبات سے سرخ ہو رہی تھیں۔ قبول ہے اب کی بار اسکی آواز ہچکیوں کے ساتھ آئی تھی اسفند کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ گر کر اس کے قدموں میں جذب ہو گیا تھا۔

اپنی آنکھیں رگڑ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور بڑے بڑے قدم اٹھاتا بینکونٹ سے بھی باہر نکل آیا۔ نبیل بھی اس کے پیچھے آیا تھا لیکن اس کے پاس اسے دینے کے لئے تسلی کے دو بول بھی نہ تھے۔ اسفند کہاں جا رہا ہے یا؟؟؟؟ نبیل اس کے قدم سے قدم ملانے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ وہ بہت تیز تیز قدموں کے ساتھ چل رہا تھا۔

تو میرے پیچھے کیوں آیا ہے؟؟

اسفند نے اسے غصے سے پلٹ کر دیکھا۔

www.kitabnagri.com

Page 63

آریو شیور۔۔۔۔۔نبیل نے تصدیق چاہی۔ تو اسنے اثبات میں گردن ہلائی۔

چل ٹھیک ہے جلدی آنا۔۔۔۔۔ اسنے اس کے کندھے کو دبا کر کہا اور وہاں سے چلا گیا اس کے جانے کے بعد اسفند نے کار کے ڈور کو بند کر کے لاک کیا اور ایک بار پھر سر سیٹ پر ٹکا کر بیٹھ گیا اور آنکھیں موند کے کافی دیر تک سوچوں میں گم رہا۔

مجھے کاشان بھائی سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ در یہ کی کہی بات اسے یاد آئی۔

تمہیں نہیں معلوم اسفند؟؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ میرا دل اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔۔ تم اتنے بے خبر کیسے رہ سکتے ہو؟؟ اسے در یہ کی شکوہ بھری نظریں یاد آئیں۔

صاف سیدھی بات یہ ہے کہ مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔ در یہ کی باتوں کی بازگشت اس کی سماعتوں میں گونج رہی تھی۔

اس نے اپنے بالوں کو دونوں مٹھیوں میں جکڑا۔ مجھے معاف کر دینا درمیں تمہیں بدلے میں اعتراف محبت بھی نہ دے سکا۔ کچھ لمحوں کے بعد اس نے آنکھیں کھول کر خود کو کمپوز کیا۔ نبیل ٹھیک کہہ رہا تھا اسے اپنے اندر حوصلہ پیدا کرنا تھا۔ وہ اس طرح منہ چھپا کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ اس نے گاڑی میں پڑی پانی کی بوتل سے چند گھونٹ

پانی کے پی کر چہرہ ٹشو سے صاف کیا۔ کار کے مرر میں دیکھ کر اپنے بالوں کو سیٹ کیا۔ اور کار سے باہر نکل کر اب وہ بینکوائٹ کی جانب بڑھ رہا تھا۔

چند لمحات کے واسطے ہی سہی

مسکرا کر ملی تھی مجھے زندگی۔

کس قدر تیز رفتار تھی زندگی

قہقہے ہر طرف تھی خوشی ہی خوشی

آج بھی جب وہ دن مجھ کو یاد آتے ہیں۔

گزرے لمحے زہن میں ابھر جاتے ہیں

درد میں بھی یہ لب مسکرا جاتے ہیں

بیٹے لمحے مجھے جب بھی یاد آتے ہیں۔

بیٹے لمحے۔۔۔۔۔



وہ بینکویٹ کے اندر داخل ہوا تو ہال کی لائٹس آف تھیں۔ اسپاٹ لائٹ نے دلہن اور دلہے کو فوکس کیا ہوا تھا۔ کاشان نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر دریہ کا ہاتھ تھاما اور اسے اسٹیج پر چڑھنے میں مدد کی تھی۔ وہ بہت مسرور نظر آ رہا تھا فوٹو گرافر اور مووی میکر ایک ایک لمحے کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر رہے تھے۔ وہ دونوں فوٹو گرافر کی ڈائریکشن پر ایک ساتھ مسکرائے تھے۔ اور اس نے اس لمحے کو بھی محفوظ کیا تھا۔

خدا کرے تم ہمیشہ ایسے ہی مسکراتی رہو۔ اسفند نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے دل سے دعا کی تھی۔

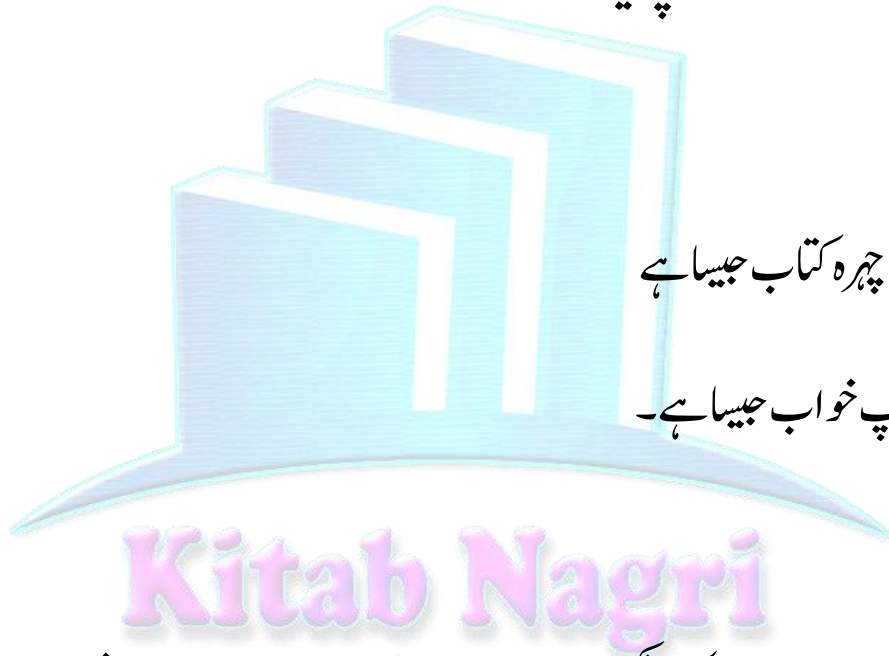
رخصتی کے بعد وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے۔ اسفند نے اماں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ وہ ان کو انکے کمرے میں پہنچا کر واپس جانا چاہتا تھا مگر راشدہ بیگم نے اسے اپنے پاس بٹھالیا اور اس کا چہرہ غور سے دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کے کٹورے میں لیا۔

آج تم نے میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ مجھے تم پر ناز ہے بیٹا۔ وہ اس کی پیشانی چوم کر بولیں۔

اس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے ماں کو دیکھا۔

رو لے میرا بیٹا دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ وہ ماں تھی اس کی کیفیت سمجھتے ہوئے بولیں اور اسے اپنی بازوؤں میں بھرا تو وہ ایک چھوٹے سے بچے کی طرح ان کی گود میں سر رکھ کر رویا۔

دریہ کاشان کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی اس کا دل عجیب طرح سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے نظر کو گما کر کمرے کو دیکھا جو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا تازہ گلاب کی خوشبو کمرے میں ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ کمرے کا دروازہ آہستگی سے کھول کر کاشان اندر داخل ہوا تھا وہ جو پہلے ہی سمٹی ہوئی بیٹھی تھی مزید خود میں سمٹ گئی۔ کاشان بیڈ پر اس کے بالکل سامنے بیٹھ گیا دریہ کی نظریں مزید جھکیں۔ کاشان نے اس کے جھکے ہوئے سر کو ٹھوڑی کو ہاتھ لگاتے ہوئے تھوڑا سا اونچا کیا



ہیں آنکھیں جھیل سی چہرہ کتاب جیسا ہے
کہ میرے یار کا ہر روپ خواب جیسا ہے۔

کاشان نے اس کے خوبصورت سراپے کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارتے ہوئے شعر سنایا دریہ کی دھڑکنیں اور سانسیں بے ترتیب ہو رہی تھیں۔

مجھے لگ رہا ہے جیسے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔۔ ایک حسین خواب۔۔ کاشان جذبات کی رو میں بہتا کہہ رہا تھا پھر

اسنے اپنی شیروانی کی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا مخملی باکس نکالا اور اس میں سے ایک خوبصورت سی ڈائمنڈ رنگ نکال کر دریہ کے آگے اپنی ہتھیلی پھیلائی دریہ نے آہستگی سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو کاشان نے اسکے مہندی لگے خوبصورت ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اسکی رنگ فنگر میں انگوٹھی پہنا دی۔ یہ آپکی منہ دکھائی ہے مانا کہ آپ کے حسین چہرے کہ شایان شان نہیں مگر اپنے شوہر نامدار کی جانب سے ایک چھوٹا سا تحفہ سمجھ کر قبول کر لیجئے۔ وہ اسکے چہرے کو شرارت سے دیکھتے ہوئے بولا تو اسنے جھینپتے ہوئے اپنا ہاتھ واپس کھینچنا چاہا مگر کاشان نے اسکی یہ کوشش کامیاب نہ ہونے دی اور بہت گہری مسکراہٹ کیساتھ اسے دیکھتا رہا۔ اسکا ہاتھ ابھی کاشان کہ ہاتھ میں تھا جو کہ برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ نازک سی پری اسکی اتنی زیادہ قربت سے کنفیوژ ہو رہی ہے۔ اسنے اپنا دوسرا ہاتھ بھی اسکے ہاتھ پر رکھ دیا اور اسے نارمل کرنے کے لئے اس سے باتیں کرنے لگا۔

جانتی ہو دریہ میں زندگی کے ہر معاملے میں ہمیشہ سے خوش قسمت ثابت ہوا ہوں مجھے کبھی یاد نہیں پڑتا کہ میری کوئی خواہش ایسی ہو جو پوری نہ ہوئی ہو۔ اللہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ لیکن تمہیں پتا ہے مجھے اپنی قسمت پر سب سے زیادہ رشک کب آیا؟ جب میں نے ماما سے تمہارے متعلق اپنی خواہش اظہار کیا اور مجھے معلوم ہوا کہ تم تو بچپن ہی سے میرے نام منسوب ہو۔ وہ نظروں میں محبت لئے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور وہ خاموشی سے نظریں جھکائے اسکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔ مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ جس لڑکی کے آگے میں اپنا دل ہار بیٹھا

ہوں وہ محترمہ بچپن ہی سے میرے نام منسوب ہیں۔۔۔۔۔ اسکا لہجہ ایک بار پھر شرارتی ہوا اور اسکے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے وہ اسکے تھوڑا اور قریب ہوا

کہاں رہ گیا تھا یار؟ اسفند اپنے کمرے میں آیا تو نبیل چیخ کرنے کے بعد بیڈ پر لیٹا اپنے اسمارٹ فون پر مصروف تھا۔

اماں کے کمرے میں تھا۔۔۔ اسفند نے اسکی طرف دیکھے بغیر کہا اور وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال کر واش روم میں گھس گیا تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر واپس آیا تو سائیڈ ٹیبل سے ایک چھوٹی سی بوتل نکالی۔ نبیل اسکی ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اسنے جھٹ سے وہ شیشی اسکی ہاتھ سے چھین لی۔

سلیپنگ پلز۔۔ اسنے حیرانگی سے اسفند کو دیکھا۔ یعنی کہ تو سوسائڈ کرنا چاہتا ہے۔ اسکی آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے پھیلیں۔

www.kitabnagri.com

اسفند اُس کی بات سن کر پھینکی سی ہنسی ہنسا۔

اگر حرام موت مرنا ہو تا تو آج تیرے سامنے نہ بیٹھا ہوتا پہلے ہی کر لیتا یہ کام۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اسنے نبیل کے ہاتھ سے بوتل واپس چھینی پھر اسنے ایک ٹیبلٹ منہ میں رکھی اور گلاس میں پانی بھر کر پورا پی گیا۔

تجھے پتہ ہے کتنی ہارم فل ہیں یہ صحت کیلئے۔ نبیل اس کو افسوس سے دیکھ کر بولا جبکہ وہ اپنا تکیہ درست کر کے اس پر لیٹ گیا تھا۔

پتا ہے۔۔۔۔ بہت رات ہو گئی ہے سو جا اور ہاں لیٹنے سے پہلے لائٹ آف کر دینا۔ وہ اپنی آنکھوں پر اپنا بازو رکھ کے بولا۔



ساتھ روتا تھا میرے ساتھ ہنسا کرتا تھا

وہ ایک تھا جو میرے دل میں بسا کرتا تھا

میری چاہت کا طلبگار تھا وہ اس قدر

کے مصلے پہ نمازوں میں دعا کرتا تھا

اک لمحے کا بچھڑنا بھی گوارا نہ تھا جسے

روتے روتے وہ مجھ سے یہی کہا کرتا تھا

بات قسمت کی تھی کہ دور ہو گئے محسن

ورنہ وہ تو مجھے تقدیر کہا کرتا تھا غنودگی میں اسنے یہ اشعار پڑھے جو کہ نبیل نے سنے اور اسکا دل کٹ کر رہ گیا۔
کچھ دیر بعد کمرے میں اس کے ہلکے ہلکے خراٹے گونج رہے تھے۔

دریہ کی آنکھ صبح کھلی تو اسے اپنے کان کے قریب کاشان کی سانسوں کی گرمی محسوس ہوئی۔ اسنے نظر گھما کر دیکھا وہ اسکے بہت قریب لیٹا ہوا تھا گزشتہ رات کی بات اسے یاد آئی کاشان نے اسے اپنی محبت کا ایک نیا سا احساس بخشا تھا چند منٹ تک وہ اسے دیکھے گئی۔ آپکی اتنی محبتوں کے قابل نہیں ہوں میں۔ دریہ کو عجیب سا گلٹ فیل ہو رہا تھا اسکے محبتوں کے انداز پر۔۔۔ میں کوشش کروں گی کہ آپکی محبت کا جواب محبت سے دے پاؤں۔۔۔ میرا ماضی جو بھی تھا مگر اب میں صرف آپکی ہوں۔۔۔

آپکی۔۔۔۔۔ یہ سوچتے ہوئے اسنے اپنی آنکھوں میں آنی نمی کو پیچھے دھکیلا اور کاشان کا ایک ہاتھ جو دریہ کے اوپر ہی تھا۔ وہ آہستگی سے خود پر سے ہٹاتے ہوئے اٹھی اور اپنے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلی گئی۔ فریش ہو کر آئی تو اسنے اپنے بال سلجھائے اور ٹیسر پر کھڑی ہو کر لان میں لگے خوبصورت پودوں کو دیکھنے لگی اسے ہلکی سی ٹھنڈ کا احساس ہوا تو وہ کمرے میں واپس جانے کو مڑی اور کاشان سے ٹکرائی جو اسکے عین پیچھے کھڑا تھا۔

آ۔ آپ کب اٹھے؟؟؟؟

اسنے جھینپتے ہوئے پوچھا۔ جبکہ کاشان اسے بڑی دل فریب مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ اسکا نکھرا نکھرا شفاف چہرہ کاشان کو نئی تازگی کا احساس دلارہا تھا۔

جب تم مجھے کمرے میں تنہا چھوڑ کر یہاں آئیں۔ اسنے ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اسکے چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے کیا۔ اور اسکا چہرہ تھوڑا اونچا کیا۔ دریہ کورات کی قربت کے بعد اس سے نظریں ملانا کافی دشوار لگ رہا تھا۔ کاشان دلچسپی سے اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔

میرڈلائف کی پہلی خوشگوار صبح مبارک ہو۔ اسکے کہنے پر دریہ کا چہرہ ایک دم سرخ ہوا۔ جس سے کاشان محفوظ ہوا۔

تمہارا ہر روپ بہت خوبصورت ہے۔ کاشان نے اسے خود کے مزید قریب کر کے اسکے کان میں سرگوشی کی۔ تو اسکی جھکی ہوئی پلکیں تھوڑی اور جھک گئیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دونوں ناشتے کی ٹیبل پر آئے تو ثریا اپنی نئی نویلی بہو اور بیٹے کے لیے اسپیشل ناشتہ ٹیبل پر سجا رہی تھیں۔

السلام علیکم ماما کاشان نے

پیچھے سے ان کے کاندھے کی گرد بازو پھیلائے اور ان کے گال سے اپنے گال مس کئے۔

وعلیکم السلام جیتے رہو خوش رہو انھوں نے اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے پیار سے کہا اور پھر دریہ کی طرف دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر بڑھیں دریہ آہستہ سے سلام کرتے ان کے گلے لگ گئی انھوں نے اسے ڈھیروں دعائوں سے نوازا۔ عرفان صاحب نے بھی آگے بڑھ کر کاشان کو گلے سے لگایا اور دریہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔ ناشتہ سب نے بہت خوشگوار ماحول میں کیا۔

نیہا کرن اور علی دریہ کا ناشتہ لے کر آئے تھے گو کے سب نے ناشتہ کر لیا تھا مگر ایک بار پھر سب نے تھوڑا بہت ساتھ مل کر کھایا۔ اس کے بعد کرن اور نیہا دریہ کے ساتھ اس کے کمرے میں آگئی تھیں۔ کرن دریہ کا میک اپ کر رہی تھی۔ جب کہ نیہا اپنی فرینڈز کی جانب سے موصول ہوئی تعریفیں جو دریہ اور کاشان کے حوالے سے تھیں خوشی خوشی بتا رہی تھی۔ کاشان بھی اپنے کمرے میں آگیا۔ اور بیڈ پر کھنی ٹکا کر نیہا کے برابر میں لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہاں تو سالی صاحبہ میری جیبیں خالی کرانے والی اور کتنی رسمی باقی رہتی ہیں؟۔۔۔ کاشان نے آئی برواچکا کر نیہا کو چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

اچھا جی۔۔۔۔ آپ کو اپنی خالی جیب نظر آرہی ہے اور میں نے جو اپنی اتنی پیاری بہن آپ کو دی اس کا کیا؟؟؟؟ نیہا نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر لڑنے کے سے انداز میں اس پر چڑھائی کی۔۔۔۔

ہمممممم۔۔۔۔۔ یہ بات تو مانی پڑے گی کاشان نے ڈرینگ کے شیشے میں نظر آتے دریہ کے عکس کو دیکھتے ہوئے
کہا۔۔۔

اب چوتھی میں اپنی جیب گرم رکھ کر آئے گا۔۔۔

ابھی تک بہت سستے میں چھوٹے ہیں جو تاچرائی کی اچھی خاصی رقم نکلوانی ہے آپ سے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کاشان
کو کہا تو وہ مسکرایا۔

دریہ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہوگی یاد دلانے کی کہ میں جان بوجھ کر اپنا وانلٹ گھر پر بھولوں۔۔۔۔۔ اسنے نہا کو
مذید چڑانے کی کوشش کی۔ اور اپنی گفتگو میں دریہ کو بھی شامل کیا
دریہ میری بہن ہے وہ آپ کا ساتھ کیوں دے گی۔ وہ تپ کر بولی۔

وہ میری بیوی ہے میرا ساتھ ہی دے گی۔۔۔۔۔ کاشان نے اسے مزید تپایا اور وہ تپ بھی رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

دریہ اور کرن ان دونوں کی جھک جھک سے محظوظ ہو رہی تھیں۔

شکر کریں ایک ہی سالی ہے آپ کی۔۔۔۔۔ کرن نے کاشان کو باور کرایا۔

بھابھی میری تو ایک ہی چار کے برابر ہے۔ پوری ایف سکسٹین ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔ اس نے بیڈ پر سیدھا ہو کر بیٹھتے

ہوئے نہا کے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر کہا اور اس کی ناک زور سے دبائی۔۔

اففف۔۔ کاشان بھائی کتنی زور دباتے ہیں آپ میری ناک۔ وہ ہمیشہ اس کی ناک ایسے ہی زور سے دباتا تھا نہانے اپنی ناک پکڑتے ہوئے احتجاج کیا۔

شکر کرو میرے دبانے سے پتلی ہو گئی ہے ورنہ جب تم چھوٹی تھی نا تو کیسی ناک تھی تمھاری۔۔؟۔۔ یقین نہیں آتا تو در یہ سے پوچھ لو۔۔ اس نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے شرارت سے کہا جبکہ اس کی بات پر در یہ اور کرن بھی ہنس رہی تھیں۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی وہ جو اس سے پہلے ہی پتی ہوئی تھی اس کی باتوں سے مزید منہ پھلا کر کرن کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ جسے دیکھ کے کاشان بھی ہنسنے لگا۔
کرن نے در یہ کامیک اپ کرنے کے بعد اسکا ہیئر اسٹائل بنایا۔

اب جلدی سے اپنا سامان لے کر آجاؤ امی اور چچی جان انتظار کر رہی ہوں گی۔ کرن اس سے کہہ کر جانے کے لئے مڑی۔
www.kitabnagri.com

ایک منٹ۔۔۔۔۔ در یہ کہاں جا رہی ہے۔ کاشان نے کھڑے ہوتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا۔

در یہ ہمارے ساتھ جائے گی۔۔۔۔۔ یہ رسم ہے ناشتے کے بعد دلہن اپنے میکے جاتی ہے۔ کرن نے مسکراتے ہوئے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔

بھابی ذرا اپنی میموری کھنگھالئے۔ شاید دلھے کی بھی کوئی گنجائش نکل آئے۔

Page 76

اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔ کاشان نے بینڈ بیگ اس کے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے اسے بہت گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو دریہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں گردن ہلا دی۔

اٹھ جایا اور کتنا سوائے گا؟؟؟ تیری وجہ سے میں بھی ابھی تک بھوکا بیٹھا ہوں۔۔۔ چل میرے بھائی اٹھ جا پھر دونوں مل کر ناشتہ کرتے ہیں۔

دیکھ میں کہہ رہا ہوں اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ اس کی نظر سامنے رکھے پانی کے جگ پر پڑی اور وہ شرارت سے اٹھا ہنسی دباتے ہوئے اس نے پورا جگ اسفند پر الٹ دیا اسفند ایک دم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

آج تو میرے ہاتھوں قتل ہو گا۔ اسفند نبیل کو غصے سے گھور کر تیزی سے اٹھا تھا مگر نبیل اس سے زیادہ پھرتی سے کمرے کا دروازہ کھول کر بھاگا۔ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اس کا سامنا درجہ سے ہوا

ہیلو دریہ کیسی ہو۔۔۔ اس نے تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے دریہ سے پوچھا اور اسکا جواب سنے بغیر نیچے اترتا گیا۔

دریہ سب سے ملنے کے بعد اوپر اپنے کمرے میں آرام کی غرض سے جا رہی تھی۔۔۔ اس نے حیرت اور مسکراتے ہوئے نبیل کو دیکھا۔ اور اوپر تک پہنچی اس سے چند قدموں کے فاصلے پر اسفند کے قدموں کو بریک لگے۔ وہ دشمن جان ایک بار پھر سچے سنورے روپ میں اس کے سامنے تھی۔ نیوی بلو کلر کے خوبصورت کام والے سوٹ پر نازک سی جیولری ہاتھوں میں بھر بھر کے چوڑیاں۔ ناک میں چمکتی ہوئی ڈائمنڈ نوس پن وہ مکمل خوبصورتی کا شاہکار لگ رہی تھی۔

ایک لمحے کے لئے وہ اسے دیکھ کر پلکیں جھپکنا بھول گیا مگر فوراً ہی کا شان کے ساتھ جڑا اس کا تعلق یاد آنے پر اس نے نظریں جھکا لیں وہ اب کسی اور کی امانت تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دریہ بھی اسکے یوں اچانک سامنے آجانے پر کمزور سی پڑی تھی۔
تمہیں سکون نہیں ہے ابھی رات کو رخصت کیا ہے پھر آگئی تم۔ اسفند نے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ دریہ نے آنسوؤں کا گولہ نگلا اور کچھ بول نہ پائی اسنے ایک نظر اسے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا اور پھر اپنے کمرے میں چلی گئی بیڈ پر اپنا پرس پٹخ کر وہ بیٹھی اور اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپایا

کیوں آجاتے ہو میرے سامنے۔۔ اسے اپنے سامنے دیکھ کر اس کے اندر ایک بار پھر ٹوٹ پھوٹ شروع ہو چکی تھی مت آیا کرو میرے سامنے میں تمہیں بھولنا چاہتی ہوں۔ اسکے آنسو اسکے رخسار بھگونے لگے۔

شام میں کاشان ثریا اور عرفان کیساتھ آیا تھا۔ اسفند اور نبیل حمزہ کے والد سے ملنے ہاسپٹل پہنچے ہوئے تھے اس لئے گھر پر موجود نہیں تھے۔ دو گھنٹوں کے بعد دریہ ان لوگوں کے ساتھ واپس چلی گئی۔

ایک دن کے گیپ کے بعد ولیمے کا فنکشن تھا وہ دونوں بہت پیارے لگ رہے تھے کاشان اپنے تمام جانے والے سے دریہ کا تعارف کروا رہا تھا۔ اور اس سے مسلسل کوئی نہ کوئی بات کر رہا تھا دریہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔ بارات کے مقابلے میں وہ اس دن کافی پرسکون لگ رہی تھی۔

تو چاہتا تھا نہ کہ وہ کاشان کے ساتھ خوش رہے دیکھ وہ خوش ہے۔۔۔۔۔ نبیل نے دریہ کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر اسفند سے کہا جب کہ اس کی نظریں بھی اسٹیج پر ان دونوں پر ہی تھیں۔

ہاں اس نے گہرا سانس لے کر نبیل کو دیکھا اور مسکرایا۔ محبت تو محبوب کی خوشی کا نام ہے اسکے مسکراتے چہرے نے سچ مچ اسے اندر تک پرسکون کر دیا تھا۔

چل پھر اسی خوشی میں تو بھی کوئی لڑکی پسند کر لے مجھے تیرے نکاح کے چھوڑے بھی جلد از جلد کھانے ہیں۔۔۔۔۔ نبیل نے آس پاس گھومتی حسیناؤں کو دیکھ کر کہا۔ تو اسفند نے اسے بیزاری سے دیکھا۔

تو اپنی فکر کر۔۔۔

تو تو کیا سمجھتا ہے مجھے اپنی کوئی فکر نہیں۔۔۔ تیرا بھائی یہ کام بہت پہلے ہی کر چکا ہے۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی کالر کو ہاتھ لگایا۔

کون ہے وہ بیچاری۔۔۔ اسفند کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

بیچاری؟؟؟؟؟؟؟؟؟ یہ لفظ تو اس کے لئے ہے ہی نہیں۔ ہاں شادی کے بعد یہ لفظ مجھ پر ضرور سوٹ کرے گا۔۔۔ نبیل نے دور کھڑی نیہا کو اپنے نظروں کے حصار میں لے کر کہا اسفند نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو فوراً سمجھ گیا۔

کینے۔۔۔ مجھے پہلے ہی شک تھا تجھ پر۔۔۔ تو نے میری بہن پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔ اسفند نے اس کے پیٹ پر ہلکے سے مکا لگانے کے بعد اسے گلے سے لگایا۔

یہ تم دونوں کس خوشی میں گلے مل رہے ہو؟؟؟ علی جو ان کی جانب آیا تھا دونوں کو دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھا۔

وہ بھائی۔۔۔ ایکچوولی ہم پریکٹس کر رہے تھے اپنی شادی میں گلے ملنے کی۔۔۔ نبیل نے تھوڑا شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تو اسفند اسکی اس نئی بات ہنستے ہوئے سر نفی میں ہلانے لگا۔

اوہ۔۔۔ اچھا اچھا۔۔۔ کیری آن آئی ہاپ پانچ سال میں اچھی پریکٹس ہو جائے گی۔ وہ اسکا کندھا تھپ تھپا کے ہنستے ہوئے چلا گیا۔

پانچ سال-----

نبیل ہونقوں کی طرح علی کی پشت دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔

اسکرین پر چمکتے کاشان کے نام کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ شادی کے بعد آج پہلے دن آفس گیا تھا

اور صبح سے تیسری بار کال کر رہا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کال ریسیو کی۔
دل نے کہا کہ تم مجھے یاد کر رہی ہو۔ اسی لئے کال کر لی۔ اس نے اپنی چیئر کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

جی نہیں۔۔ لگتا ہے آپ کا دل کچھ زیادہ ہی خوش فہم ہے۔
www.kitabnagri.com
اتنے دن اس کی قربت میں گزارنے کے بعد دریہ کی جھجک کافی حد تک کم ہو چکی تھی۔

یعنی کہ تم مجھے بالکل بھی مس نہیں کر رہی؟؟؟؟ کاشان نے منہ بسور کر پوچھا۔

بلکل بھی نہیں۔۔۔۔ دریہ نے اسے مزید تنگ کیا۔

ذرا اور نبیل اسلام آباد واپس جا چکے تھے۔ واپس جانے سے پہلے انہوں نے نہ صرف نبیل اور نیہا کے رشتے کی بات کی تھی بلکہ اسے منگنی کی انگوٹھی بھی پہنا کر گئی تھیں۔ سمیعہ دل سے رب کی شکر گزار تھیں۔ ان کی دونوں بیٹیوں کا مستقبل محفوظ ہو چکا تھا۔

سراشعر کی کلاس کے بعد تمام اسٹوڈنٹ کلاس روم سے باہر نکل رہے تھے۔

دعا "اسفند نے دعا کو پکارا اور اس کے قریب آیا۔ حمزہ آج یونی نہیں آیا وہ اسکے ساتھ چلتا ہوا پوچھنے لگا۔" نہیں آج بھائی نے پایا کے چیک اپ کے لئے ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لیا ہوا تھا اسی لئے آج نہیں آ سکے۔ اس نے سنجیدگی سے بتایا۔

اوہ اچھا۔۔۔ انکل کی طبیعت کیسی ہے اب؟؟ وہ دونوں بات کرتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہے تھے۔

جی اللہ کا شکر ہے اب بہت بہتر طبیعت ہے انکی۔ دعا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسفند بھائی آپ سے ایکسیوز بھی کرنا تھا آپ کی کزن کی شادی میں ہم شرکت نہیں کر پائے۔ اس نے افسوس سے کہا۔

تمہیں ایکسیوز کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آئی کین انڈر اسٹینڈ ظاہر ہے انکل کی اتنی سیریس کنڈیشن میں تم لوگوں کا آنا امپوسبل تھا۔ انفیکٹ شدہ تو میں ہو رہا ہوں کہ انکل کو ہاسپٹل سے دیکھ کر آیا تو دوبارہ انکی طبیعت پوچھنے اب تک نہیں آسکا بس فون پر ہی حمزہ سے خیریت دریافت کر لی۔ ابھی حمزہ آگیا ہو گا انکل کا چیک اپ کروا کے؟؟ اسفند نے اپنی رسٹ وایچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی۔۔۔ بھائی آگئے ہونگے پاپا کو لیکر کیونکہ میرے یونی آنے سے کافی پہلے بھائی انھیں لے کر جا چکے تھے۔ اب تو اچھا خاصہ ٹائم گزر چکا ہے۔ وہ دونوں بات کرتے کرتے پارکنگ ایریا تک پہنچ چکے تھے۔ ایک منٹ تم یہیں ٹھرو۔۔۔ اسفند نے اسے وہیں رکنے کا کہا پھر اپنی بائیک پر بیٹھ کر اسکے پاس آ کر رکا۔ آجائو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں گا۔۔۔

نہیں اسفند بھائی میں چلی جائوں گی۔ دعا تھوڑا ہچکچائی اسے اسفند کے ساتھ بیٹھنا کچھ عجیب سا لگا۔ دعا بیٹھ جائوں میں ادھر ہی جا رہا ہوں انکل سے ملنے۔

پر اسفند بھائی۔۔۔۔۔ وہ اپنی انگلیاں مڑورنے لگی۔

بھائی بھی کہہ رہی ہو اور بیٹھ بھی نہیں رہی۔۔۔ ابھی لگاؤنگا ایک۔۔۔ اسفند نے آنکھیں دکھائی تو وہ چپ کر کے بیٹھ گئی۔ اور اسفند نے مسکراتے ہوئے بائیک کو کک لگائی

آج اسفند کا برتھ ڈے تھا در یہ نے جان بوجھ کر اسے وش تک نہ کیا تھا۔ مگر اسکا دل بار بار نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے بارے میں ہی سوچے جارہا تھا۔ اس وقت وہ ٹیرس پر کھڑی چائے کاگ ہاتھوں میں لئے سوچوں میں گم تھی جب کاشان نے پیچھے سے آکر اسکی کمر کے گرد بازو جمائل کئے تو وہ چونکی۔

آپ اگئے؟؟؟

ہمممم۔۔ کیا سوچا جا رہا ہے؟؟ کاشان نے اسکے کاندھے پر ٹھوڑی ٹکا کر پوچھا۔

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔۔۔ اسنے اپنے خیالات کو جھٹکتے ہوئے کہا۔ اور بمشکل مسکرائی۔

کاشان نے اسکا رخ اپنی جانب موڑ کر اسکا چہرہ جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اسکے ہاتھ سے چائے کاگ تھاما اور چائے کے سپ لینے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا چھپا رہی ہو؟ کاشان اسکے جواب سے مطمئن نہیں ہوا تھا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ بس ایسے ہی امی اور نیہا یاد آرہی ہیں۔

چلو جلدی سے ریڈی ہو جائو پہلے شاپنگ کریں گے۔ پھر آنٹی اور نیہا سے مل کر گھر واپس آئیں گے۔

نہیں ابھی شاپنگ پر چلتے ہیں امی کے گھر آپ مجھے کل صبح آفس جاتے ہوئے ڈراپ کر دیجئے گا۔

چلو یہ بھی ٹھیک ہے لیکن آفس سے واپسی پر پک بھی کروں گا۔ وہ اسے تنبیہ کرتے ہوئے بولا

تو در یہ نے مسکراتے ہوئے ہامی بھر لی۔۔۔ کا شان نے بھی مسکراتے ہوئے چائے کا مگ اسے واپس پکڑا یا۔

آپ فریش ہو جائیں میں آپ کیلئے چائے لیکر آتی ہوں۔ وہ مگ واپس پکڑتے ہوئے بولی۔

نہیں مجھے اور نہیں اپنی بس تم جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔

وہ کہتا ہوا کمرے میں چلا گیا تو در یہ بھی اس کے پیچھے چلی گئی۔

آج میرا برتھ ڈے تھا اور در یہ بھول گئی وہ کیسے بھول سکتی ہے وہ تو ہمیشہ مجھے سب سے پہلے وش کیا کرتی تھی

۔ ہاں اچھا ہے یہی تو میں چاہتا تھا کہ وہ مجھے بھول جائے آج میرا برتھ ڈے بھولی ہے کل مجھے بھی بھول جائے

گی۔ وہ پھکی سی ہنسی ہنسا۔ اس نے دن میں کتنی مرتبہ موبائل اس آس پر اٹھایا تھا کہ شاید اس کی طرف سے کوئی

میج آیا ہو مگر ہر بار مایوس ہوا۔ دل میں کہیں نہ کہیں ایک امید سی تھی کہ وہ میج ضرور کرے گی اور ٹائم گزرنے

کے ساتھ ساتھ وہ امید دم توڑ رہی تھی۔

کاشان نے اپنے دل میں آئے تمام خدشات اسکے سامنے رکھ دیئے۔ کیونکہ وہ دریہ کا اداس چہرہ اسے اداس کر دیتا تھا وہ ہر وقت اس کے چہرے پر مسکراہٹ ہی دیکھنا چاہتا تھا۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے کاشان مجھے آپ سے نہ ہی کوئی شکایت ہے اور نہ آپ کے پیار میں کوئی کمی ہے۔ میں خوش ہوں آپ کے ساتھ۔ میں جانتی ہوں آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ شاید مجھ میں ہی کچھ کمی ہے جو اتنی محبتوں کے حصول کے باوجود بھی آپ کو وہ خوشی نہیں دے پارہی جسکے آپ حقدار ہیں۔ اسکی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی کیونکہ کمی تو واقعی اسکی اپنی ذات میں تھی جو وہ چاہ کر بھی آج تک خود کو ماضی کی اذیتوں سے آزاد نہیں کر پارہی تھی۔۔۔

نہیں میری جان ایسی کوئی بات نہیں ہے بس میں تمہارے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنا چاہتا ہوں تم اداس مت رہا کرو۔۔۔۔ کاشان نے اسکے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگا کر پیار سے کہا تو وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی۔ اور دل میں ایک بار پھر عہد کیا کہ آئندہ کوشش کرے گی وہ اداس نہ ہو خاص طور پر کاشان کی موجودگی میں۔۔۔

مری مال روڈ پر سیاحوں کا بے حد ہجوم تھا پچھلے دو دن اسلام آباد میں گزارنے کے بعد آج وہ دونوں مری پہنچے تھے۔ اسلام آباد میں وہ زارا پھو پھو سے بھی ملنے گئی تھی اور کئی گھنٹے ان کے ساتھ گزارے تھے کاشان کا رویہ سب کے ساتھ بہت گھل مل جانے والا تھا۔ خاص طور پر کاشف (نبیل کے والد) کو تو کاشان کی سمجھداری اور سلجھی ہوئی

پر سنیلٹی نے بہت متاثر کیا۔ وہ اس سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے۔ نبیل سے بھی کاشان کی اچھی خاصی گپ شپ ہوئی تھی۔ اب تو ان کے درمیان رشتہ بھی کچھ اس قسم کا ہو گیا تھا۔

کاشان اس کا ہاتھ تھامے خوبصورت وادی میں ایک سمت کو چل رہا تھا۔ برف سے ڈھکی پہاڑوں سے گھری اس وادی میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے محفوظ ہوتے ہوئے اس نے ایک نظر اپنی پیاری سی شریک حیات پر ڈالی جو سر پر اونی ٹوپی اور لمبے سے کوٹ پر جینز پہنے دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ پہلے بھی کئی بار اپنے دوستوں کے ساتھ یہاں آچکا تھا مگر آج یہ نظارے اسے پہلے سے زیادہ حسین اور دلکش لگ رہے تھے اور اس کی وجہ در یہ کا ساتھ تھا۔ وہ اس کے ساتھ ہر اس جگہ پر جانا چاہتا تھا جہاں جہاں خود گھوم چکا تھا اور اس نے اولین ترجیح اپنے ملک کو دی تھی۔ در یہ پہلے دوبار یہاں آچکی تھی مگر وہ گرمیوں کی چھٹیوں میں آئی تھی اسلئے اسے بھی یہ نظارے بہت خوبصورت لگ رہے تھے اس نے اپنے اسمارٹ فون میں ان خوبصورت نظاروں کو کیپچر کیا تھا اس کا دیکتا چہرہ کاشان کو اندر تک سکون بخش رہا تھا

راستے میں ایک فوڈ پوائنٹ پر ٹھہر کر ان دونوں نے اسنیکس اور کافی کو انجوائے کیا۔ کاشان اس کا ہاتھ تھامے اب لفٹ چیئر کی جانب بڑھ رہا تھا جب وہ خوفزدہ سی ہو کر رکی۔

کاشان مجھے نہیں بیٹھنا اس پر۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئی بولی۔

لیکن مجھے بیٹھنا ہے وہ اسے ساتھ لئے مسکراتے ہوئے مزید آگے بڑھا۔

کاشان آپ سمجھ نہیں رہے مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔ وہ روہانسی ہوئی۔

میں ہوں ناں تمہارے ساتھ۔۔۔ کاشان نے اپنے ہاتھ اسکے کاندھے کے گرد پھیلائے اور اسکی آنکھوں میں دیکھ کر اسے تسلی دی۔ تو وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اسے یاد آیا جب پچھلی بار وہ لوگ دو سال پہلے ذرا پھپھو کے گھر اسلام آباد آئے تھے اور پھر ایک دن مری کا پروگرام بھی بناتھا تو نیہا نبیل اور اسفند کے کتنے اصرار کے باوجود بھی وہ چیئر لفٹ پر بیٹھنے کے لئے راضی نہیں ہوئی تھی۔

کہاں کھو گئی؟؟ کاشان نے اس کے آگے ہاتھ لہرایا تو وہ حال میں واپس لوٹی۔

آؤ۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی جب پیچھے سے آتی چیئر پر دونوں ایک جھٹکے سے بیٹھے تھے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کاشان کے ہاتھ کو زور سے پکڑا ہوا تھا خوف کی وجہ سے اس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ جیسے جیسے چیئر بلندی پر جا رہی تھی اس کا خوف بڑھتا جا رہا تھا اس نے زور سے آنکھیں بھیج کر کاشان کے کندھے میں منہ چھپایا۔ جس پر کاشان کو ہنسی آئی۔

دریہ دیکھو لوگ تمہیں دیکھ کر ہنس رہے ہیں۔۔۔۔۔ کاشان کے کہنے پر اس نے آنکھ کھول کر سامنے دیکھا تو قریب سے گزرتی ایک چیئر پر بیٹھے کپل کی مسکراتی نظروں سے وہ شرمندہ سی ہو کر سیدھی ہوئی۔ کاشان نے گردن موڑ کر اسے مسکرا کر دیکھا تو وہ خفا خفا سی لگی۔ کاشان کو اس پر پیار آیا۔

کم آن یار بی بریو۔۔۔۔۔ اسنے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھوں پر رکھ کر نرمی سے دبایا۔

واپسی پر اس کا ڈر کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔ وہ دونوں ہوٹل واپس جا رہے تھے۔ جب ڈالا باری بھی شروع ہو گئی۔ سیاحوں کا شور ایک دم فضا میں گونجا تھا۔ سب اپنی مستیوں اور شرارتوں میں لگے تھے در یہ بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی روئی کے گالوں کی طرح گرتی برف کو وہ اپنے ہاتھوں پر جمع کر رہی تھی ٹھنڈک سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا کاشان اپنی جیکٹ کے پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اس کے خوشی سے متمتاتے چہرے کو دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا۔ اس نے اپنے فون میں اسکی کئی پکس بھی لی تھیں کافی دیر بعد وہ اسے وہاں سے واپس لے جانے پر بمشکل راضی کر پایا تھا۔ ہوٹل کے روم میں پہنچ کر وہ سردی سے بری طرح کانپتی فوراً بلینکٹ میں گھس گئی کاشان نے فوراً روم کا ہیٹر آن کیا پھر فون پر چکن کارن سوپ آرڈر کرنے کے بعد اسکے قریب آکر بیٹھا اور اسے خود میں سمیٹتے ہوئے اسے اچھی طرح سے بلینکٹ اڑھا دیا۔

اسفند کے سیمسٹر اسٹارٹ ہو چکے تھے اس نے خود کو حد سے زیادہ مصروف رکھا ہوا تھا اور زیادہ تر اپنے کمرے میں ہی میں اسٹڈی کرتا رہتا تھا۔ اس وقت اسے چائے کی طلب ہو رہی تھی۔ اس نے اپنی گردن کے پچھلے حصے کو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے دباتے ہوئے گردن بیڈ کرائون پر ٹکا کر اپنی آنکھیں بند کیں۔

دروازہ کھول کر اندر آتی در یہ کے ہاتھ میں چائے کا کپ دیکھ کر اس نے مشکور نظروں سے اسے دیکھا۔

اپنی بک سائیڈ پر رکھتے ہوئے اسفند نے چائے کا کپ اسکے ہاتھوں سے تھاما۔

تمہیں کیسے پتا چلا کہ مجھے اس وقت چائے چاہیے تھی۔ مسکراتے ہوئے اسنے دریہ سے پوچھا اور کپ ہونٹوں سے لگایا۔

جیسے مجھے پتا نہیں ایگزام کے دنوں میں تمہیں کتنی چائے چاہیے ہوتی ہے وہ مسکرائی۔ میں سونے جارہی تھی پھر سوچا پہلے تمہارے لئے چائے بنا دوں تاکہ تم اچھی سی تیاری کرو۔ وہ جماہی کو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر روکتے ہوئے بولی جبکہ اسفند چائے کے سپ لیتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھ اور سن رہا تھا۔
تھینک یو تم بہت اچھی ہو۔۔۔

اچھا اب زیادہ بٹرنگ نہ کرو۔ میں سونے جارہی ہوں۔ گڈ نائٹ
ایک منٹ بات تو سنو۔۔۔ اسفند نے اسے پکارا تو وہ رک کر اسکے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔
دو گھنٹے بعد ایک کپ چائے اور مل جائے گی۔ اسفند نے اک آس سے پوچھا
www.kitabnagri.com

تمہارا مطلب ہے کہ میں نیند سے اٹھ کر تمہیں چائے بنا کر دوں گی۔

وہ دونوں ہاتھ کمر رکھ کر بے یقینی سے بولی۔

بالکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسفند کے یقین سے کہنے پر وہ اسے گھورنے لگی۔

اب اتنے اچھے بھی نہیں ہوتے۔۔۔۔۔

یعنی تھوڑا اچھا تو ہوں۔۔۔ تو اس تھوڑے اچھے انسان کے لئے اپنی نیند کی قربانی نہیں دے سکتی۔ وہ شرارت سے بولا

ہر گز نہیں۔۔۔ وہ بول کر جانے لگی پھر کچھ سوچ کر رکی۔ اچھا ٹھیک ہے بنا دوں گی وہ احسان جتاتے ہوئے بولی اور اسفند نے کافی گہری مسکراہٹ کے ساتھ چائے کا کپ دوبارہ ہونٹوں سے لگایا۔

اک احساس کے تحت اسفند نے آنکھ کھول کر اپنے خالی ہاتھ اور خالی کمرے کو دیکھا۔ اور گہری سانس لی اسکا خیال رکھنے والی لڑکی اس گھر سے اور اسکی زندگی سے ہمیشہ کے لئے جا چکی تھی۔

.....

وہ دونوں ہنی مون ٹرپ سے واپس آچکے تھے وہ سب کیلئے کچھ نہ کچھ گفٹ خرید کر لائی تھی اور اس روز کا شان نے اسے اسکے بہت اصرار کے بعد میکے میں ایک رات گزارنے کی اجازت دی تھی۔ ورنہ وہ ہمیشہ اسے آفس جاتے ہوئے چھوڑتا اور واپسی پر ساتھ لیتا ہوا آتا تھا۔ وہ نہیہا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔ کا شان کی محبت نے اسکے چہرے کو مزید نکھار دیا تھا۔ پنک کلر کے کاٹن کے سوٹ میں ہنستے ہوئے اسکے رخسار پر بھی پنک شیڈ نمایاں ہو رہے تھے۔ وہ نہیہا کی کسی بات پر کھکھلا کر ہنس رہی تھی۔ جب گھر میں داخل ہوتے اسفند کو دیکھ کر اسکی ہنسی رکی۔ وہ ایک نظر سب پر ڈالتا سلام کرتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ الجھی الجھی سی اسکی

حالت دیکھ کر دریہ کو عجیب قسم کے احساس نے آگھیرا وہ پریشان تھا وہ اسکی حالت سے بے خبر نہیں رہ سکتی تھی ان دونوں نے ایک ساتھ کافی ٹائم گزارا تھا اور چہرے سے ہی ایک دوسرے کی پریشانی بھانپ جایا کرتے تھے۔ لیکن مجھے اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے؟؟ اپنے ذہن سے اسکا خیال جھٹکتے ہوئے وہ نیہا کے ساتھ دوبارہ بات کرنے لگی۔ لیکن اسکا دھیان بار بار بھٹک کر اسفند کی طرف جا رہا تھا۔

اسفند کے کمرے کے دروازے پر ناک کرتی وہ اسکے روم میں آئی تو وہ لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا۔

ارے تم۔۔۔۔۔ آؤ وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا

بیٹھو۔۔۔۔۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔ دریہ نے بھی بیٹھتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی۔

یہ تمہارے لئے۔۔۔۔۔ دریہ نے اسکے اور علی کے لئے تقریباً ایک سے سوئیٹر لئے تھے۔

www.kitabnagri.com

اسکی کیا ضرورت تھی۔ وہ ایک نظر اسپر ڈالتے ہوئے بولا۔

سب کیلئے ہی کچھ نہ کچھ لائی ہوں۔ دریہ آہستگی سے بولی

اچھا۔۔۔۔۔ تھینک یو۔۔۔۔۔ وہ دوبارہ مسکرایا۔

تم ٹھیک ہو؟ دریہ نے اسکی چہرے پر نظر آتی پریشانی بھانپتے ہوئے پوچھا۔

ہاں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

دعا کیسی ہے؟؟ در یہ کے پوچھنے پر اسفند نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ اور سوچا کہ کاش وہ دعا کی جگہ کسی اور کا نام لے لیتا یونیورسٹی کی کتنی لڑکیاں تھیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ نکاح تھاناں اسکا ابھی پچھلے دنوں۔۔ اس کے والد کی طبیعت کافی خراب رہنے لگی ہے انھوں نے اپنے دوست کے بیٹے سے اسکا نکاح کروا دیا ہے۔

کیا ایاااا؟ در یہ نے اسے حیرت سے دیکھا

تم نے اسے بتایا نہیں کہ۔۔۔۔۔ وہ تمام باتوں کی کڑیاں ملاتے اسفند کی پریشانی کی وجہ یہی اخذ کر پائی۔
نہیں کبھی موقع ہی نہیں مل پایا۔ وہ ہنستے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم چھوڑو یہ بتاؤ تم کیسی ہو؟

کاشان خیال رکھتا ہے نہ تمھارا؟

وہ بات بدلتے ہوئے بولا

بہت خیال رکھتے ہیں۔ ابھی اسنے یہ کہا ہی تھا کہ اس کے موبائل فون کی رنگ ٹون بجنے لگی لو انکی کال بھی آگئی۔ وہ مسکراتے ہوئے اٹھ گئی اور وہ اسے جاتا ہوا دیکھتا رہ گیا۔

راشدہ بیگم اپنے کمرے میں ہمیشہ کی طرح عشاء کی نماز کے بعد تسبیح پڑھنے میں مصروف تھی اسفند ان کے پاس آکر خاموشی سے بیٹھ گیا تھا۔

کچھ کہنا چاہتے ہو بیٹا؟ انہوں نے اس کے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیر کر پوچھا تو اس نے سر کو اثبات میں ہلایا۔
بولو میری جان۔۔۔۔۔ وہ اس کا ماتھا چوم کر بولیں انہیں اپنے دونوں بیٹے بہت عزیز تھے لیکن اسفند چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ سے اپنے ماں باپ دونوں کے زیادہ قریب تھا۔

اماں۔۔۔ کچھ دنوں پہلے میں نے لندن کی ایک آرگنائزیشن میں جاب کے لئے اپلائی کیا تھا مجھے وہاں سے ریپلائے آیا ہے آگے کا پرس پورا کرنے سے پہلے مجھے آپ کی اجازت چاہیے۔۔۔۔۔ وہ انکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر نرمی سے دباتے ہوئے بولا۔

تو تم نے اپنی ماں کے لئے یہ سزا تجویز کی ہے اس عمر میں مجھ سے دور رہ کر مجھے جدائی کا دکھ اور تکلیف دو گے۔۔۔۔۔ ان کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی

نہیں اماں میں آپ کو تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ اسفند نے انکے ہاتھوں کا بوسہ لیتے ہوئے کہا۔

راشدہ بیگم نے اپنے جان سے پیارے بیٹے کو دیکھا جو در یہ کی شادی کے بعد سے ٹوٹ کر رہ گیا تھا۔ اس کے ہونٹ تو جیسے مسکرا نا ہی بھول گئے تھے باقی گھر والے تو اس کے اندر آنے والی تبدیلی کو اتنا خاص محسوس نہیں

کر پائے تھے لیکن وہ اس کی حالت سے بے خبر نہیں تھیں۔ انہیں اس بات کا دکھ تھا کہ وہ سب کچھ جانتے بوجھتے بھی اپنے بیٹے کے لیے کچھ نہ کر سکی تھیں۔

تم کیا چاہتے ہو؟؟ کچھ دیر سوچنے کے بعد انہوں نے اس سے پوچھا۔ اس بار انہوں نے فیصلے کی ڈور اسکے ہاتھوں میں تھادی تھی۔

رہ سکو گے سب سے دور؟؟؟ انہوں نے جانچتی نظروں سے اسفند کو دیکھا۔

ہمیشہ کے لیے تو نہیں لیکن کچھ عرصے کے لئے میں یہاں سے دور جانا چاہتا ہوں اس نے ایک غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے پھر میری طرف سے تمہیں اجازت ہے۔۔۔ انہوں نے دل پر پتھر رکھ کر اسے اجازت دے دی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

علی کو معلوم ہوا تو وہ بہت ناراض ہوا

اماں مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ آپ نے اسے اجازت کیسے دے دی۔۔ اسنے حیرت سے ماں کو کہا۔ یہاں رہ کر بھی اپنا کریئر بنایا جاسکتا ہے مجھے ہی دیکھ لیں خوشحال اور مطمئن زندگی گزار رہا ہوں۔۔ باہر کی رنگینیاں دور سے بہت اچھی لگتی ہیں درحقیقت بہت ٹف لائف ہوتی ہے۔ اب وہ اسفند سے کہہ رہا تھا جو خاموشی سے سر جھکائے

بیٹھا تھا اسنے اسفند کو سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر وہ فیصلہ کر چکا تھا اور سب ہی جانتے تھے کہ اگر وہ ایک بار جو سوچ لیتا تھا تو اس سے پیچھے ہر گز نہیں ہٹتا تھا۔

شادی کے پہلے سال ہی در یہ اور کاشان عمرے کی سعادت حاصل کر چکے تھے کاشان اسے اپنے ہر بزنس ٹرپ پر ہمیشہ اسے ساتھ ہی رکھتا تھا۔ وہ اس کے ساتھ کئی ملکوں کا وزٹ کر چکی تھی۔ در یہ کی شادی کے دو سال بعد نیہا اور نبیل کی شادی بھی ہو گئی تھی اور وہ رخصت ہو کر اسلام آباد چلی گئی تھی۔ اسفند تقریباً پچھلے دو سال سے لندن میں مقیم تھا۔ نیہا اور نبیل کی شادی میں شرکت کے لئے وہ بمشکل دس دن کیلئے آیا تھا اور راشدہ بیگم نے جاتے وقت اس سے وعدہ لیا تھا کہ وہ جلد واپس لوٹ آئے گا۔

Kitab Nagri

در یہ نیہا کے ساتھ اسکائپ پر ویڈیو کال پر مسکراتے ہوئے باتیں کر رہی تھیں قریب ہی کاشان اپنے لیپ ٹاپ پر بزی تھا جو بار بار نظروں میں محبت کا تاثر لئے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ نیہا سے بات کرنے کے بعد وہ فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر کھڑی ہوئی تو اسکی آنکھوں کے سامنے ایک دم سے اندھیرا چھایا اور اسنے بیڈ کے کرائون کو تھام کر اپنا بیلینس برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ کاشان تیزی سے اٹھ کر اس کے پاس آیا اور ایک ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو تھاما جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی کمر کے گرد جمائل کئے اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اسکے سامنے بیٹھا۔

کیا ہوا؟؟؟ وہ پریشانی سے پوچھنے لگا

چکر سا آگیا تھا۔۔۔ وہ اپنے سر کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی۔

چلو ڈاکٹر کے پاس لے چلوں؟؟؟

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ وہ پیر اوپر کر کے بیڈ کے کرائون سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی۔

کاشان نے انٹرکام پر رضیہ کو اسکے لئے گرم دودھ لانے کا کہا پھر دوبارہ اسکے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ اور اسکا چہرہ بغور دیکھنے لگا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ در یہ اسکے چہرے پر چھائی پریشانی بھانپتے ہوئے مسکرا کر بولی۔ اور

کاشان میں دودھ نہیں پیوں گی۔۔۔ دودھ کے نام پر اسے عجیب سا فیمل ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

تم نے کھانا بھی کتنا کم کھایا تھا چڑیا جیسی خوراک ہے تمھاری۔۔۔ یہ چکر آنا کمزوری کی علامت ہے۔ اپنے کھانے پینے کا بالکل بھی خیال نہیں رکھتی تم۔۔۔ کاشان نے اسے پیار سے ڈنپٹا

تھوڑی دیر بعد رضیہ کمرے میں دودھ کا گلاس پہنچا کر چلی گئی جو کاشان نے اسکے ہاتھوں میں تھمایا چلو اب جلدی سے پورافنش کرو اور سو جاؤ اسنے ایک چھوٹے سے بچے کی طرح اسے ٹریٹ کرتے ہوئے کہا جو گلاس ہاتھوں میں پکڑے عجیب سی شکل بنا کر بیٹھی تھی جیسے اسے دنیا کا مشکل ترین کام کرنے کو کہہ دیا گیا ہو۔

جلدی پیو۔۔۔۔۔ کاشان نے جھوٹ موٹ کا غصہ کیا اور آنکھیں دکھائیں تو اسنے منہ بنا کر دودھ کا گلاس ہونٹوں سے لگایا۔ ابھی مشکل سے چند گھونٹ ہی بھرے تھے کہ اسکی طبیعت متلائی اور وہ گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر واش روم کی جانب دوڑی۔

وومنگ کے بعد وہ اپنی طبیعت میں تھوڑا ہلکا پن محسوس کر رہی تھی۔ تمھاری طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔ کاشان نے اپنا وائلٹ اور موبائل پاکٹ میں رکھتے ہوئے گاڑی کی چابی اٹھائی۔ میں ٹھیک ہوں سوئوں گی تو طبیعت بہتر ہو جائے گی۔ اسوقت اسکا دل کر رہا تھا سو جائے۔

اب میں کچھ نہیں سنوں گا اٹھ جاؤ فوراً۔
www.kitabnagri.com

اسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا تو وہ بے دلی کے ساتھ اسکے ساتھ چلی گئی۔

لیڈی ڈاکٹر نے اسکا چیک اپ کافی ڈیٹیل سے کیا تھا اور چند ایک ٹیسٹ کروائے تھے۔ تھوڑی دیر بعد رپورٹ انکے سامنے تھی

یس شی از ایکسیکٹنگ۔۔

لیڈی ڈاکٹر نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے جو نیوز انکوسنائی تھی اس پر وہ دونوں ہی حیرت اور خوشی کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ شادی کے پورے دو سال بعد یہ خوشی کی خبر انکو ملی تھی۔۔ آپ کو ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہو گا یہ بہت زیادہ ویک ہیں۔۔ کچھ میڈیسن میں لکھ رہی ہوں اسکا باقاعدگی سے استعمال کیجئے گا۔ ڈاکٹر نے پریسکرپشن کا شان کو تھمائی تھی۔ جسے اس نے مسکراتے ہوئے تھام لیا۔

تھینک یو در یہ۔۔۔ آج تم نے مجھے زندگی کی اتنی بڑی خوشی دی ہے میں بہت خوش ہوں گاڑی میں بیٹھنے کے بعد کا شان نے در یہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیکر لبوں سے لگاتے ہوئے پیار سے کہا در یہ کے چہرے پر پھیلے خوشی کے رنگ اسکے چہرے کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔ وہ جاگتی آنکھوں سے آنے والے لمحوں کے حسین خواب بن رہی تھی۔۔ کتنا خوبصورت احساس تھا جو اسے اس وقت محسوس ہو رہا تھا۔ گھر پہنچنے کے بعد کا شان نے اسے بہت احتیاط سے کار سے اتارا تھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر آہستگی سے اندر آیا تھا۔ ثریا بے چین سی انکا انتظار کر رہی تھیں۔ عرفان بھی لائونج میں ہی بیٹھے تھے۔ کیا ہوا اب طبیعت کیسی ہے در یہ کی۔۔۔ وہ انھیں دیکھ کر فوراً انکی جانب لپکیں۔

مماڈاکٹر نے کہا ہے کہ اب دریہ کی طبیعت نہیں سنبھلنے والی۔۔۔ کاشان نے چہرے پر سنجیدگی سموتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟؟؟ وہ کاشان کی بات پر مزید پریشان ہوئیں کاشان نے اپنی مسکراہٹ دبائی

مطلب یہ ہے ماما۔۔۔۔۔ وہ کہتے کہتے رکا۔ دریہ بتا دوں؟؟۔ کاشان نے شرارت سے دریہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو سر جھکا کر مسکرا رہی تھی۔

کاشان کیوں مجھے پریشان کر رہے ہو جلدی سے بتاؤ ڈاکٹر نے کیا کہا ہے؟؟ وہ اسکا کان کھینچ کر بولیں۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ دادی بننے والی ہیں۔۔۔

کیا اااا؟ اسکا جملہ مکمل ہوتے ہی وہ خوشی سے کھل اٹھیں

یا اللہ تیرا شکر ہے۔ انھوں نے دریہ کو پیار کرتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

اللہ میرے بچوں کی خوشیوں کو ہر بری نظر سے بچا کر رکھے۔

وہ دریہ کو صوفے پر بٹھا کر بولیں۔ عرفان صاحب کچھ سنا آپ نے آپ دادا بننے والے ہیں۔ اب وہ عرفان کو خوشی خوشی بتا رہی تھیں جو پہلے ہی اس خبر کو سن کر خوشدلی سے مسکرا رہے تھے۔ انھوں نے دریہ کے سر پر

ہاتھ رکھا اور کاشان کو گلے لگا لیا۔ ثریا نے دریہ پر سے ہزار ہزار کے کئی نوٹ وار کر رضیہ کو دیئے تھے۔ جسے لے کر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔ جب کہ کاشان اس ساری کاروائی کو ہاتھ باندھے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

رضیہ اب تم نے بھی دریہ بی بی کا بہت خیال رکھنا ہے۔۔ کاشان نے مسکراتے ہوئے رضیہ کو کہا

آپ فکر ہی نہ کریں جی۔۔ میں بہت خیال رکھوں گی۔ دریہ بی بی کا رضیہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔



السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

میں جہاں رہوں میں کہیں بھی ہوں تیری یاد ساتھ ہے۔

کسی سے کہوں کہ نہیں کہوں یہ جو دل کی بات ہے۔

راحت فتح علی خان نے میوزک کی دھن پر گانا شروع کیا تھا۔

پر زور تالیوں کا شور اور سیٹیاں ماحول میں گونجیں۔

یہ پاکستانی کیمپو نی کی جانب سے گیٹ ٹو گیدر تھا جہاں موسٹلی پاکستانی فیملیز ہی انوائٹڈ تھیں۔ اسفند بھی وہیں موجود تھا راحت فتح علی خان کے سروں اور بولوں میں وہ کھوسا گیا تھا۔۔۔



میں جہاں رہوں میں کہیں بھی ہوں تیری یاد ساتھ ہے

www.kitabnagri.com

کسی سے کہوں کہ نہیں کہوں یہ جو دل کی بات ہے۔

کہنے کو ساتھ اپنے اک دنیا چلتی ہے

پر چھپ کے اس دل میں تنہائی پلتی ہے

تیری یاد ساتھ ہے تیری یاد ساتھ ہے۔

کہیں تو بیٹے کل کی جڑیں دل میں ہی اتر جاتی ہیں

کہیں جو دھاگے ٹوٹیں تو مالا میں بکھر جاتی ہیں۔

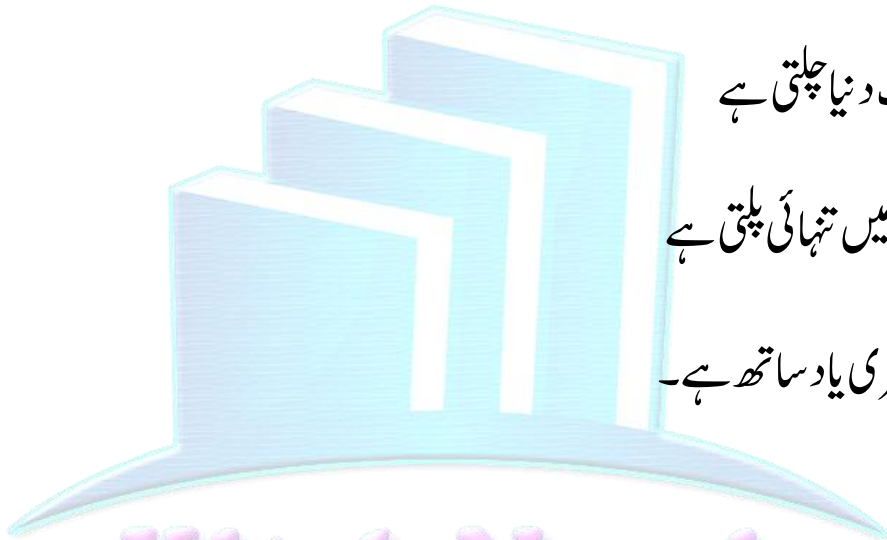
کوئی دل میں جگہ نئی باتوں کیلئے رکھتا ہے۔

کوئی اپنی پلکوں پہ یادوں کے دیئے رکھتا ہے

کہنے کو ساتھ اپنے اک دنیا چلتی ہے

پر چھپ کے اس دل میں تنہائی پلتی ہے

تیری یاد ساتھ ہے تیری یاد ساتھ ہے۔



اسے محسوس ہوا وہ سنگر اسکے دل میں چھپے جذبات کی عکاسی کر رہا ہے۔ پورے دو سال سے وہ جس کی یادوں سے

پیچھا چھڑاتے ہوئے اتنی دور تک آگیا تھا اسکے دل میں آج بھی اسی طرح موجود تھی۔ وہ اسے اپنے دل سے

نہیں نکال پایا تھا۔ تنہائی میں آج بھی اسکا معصوم چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے ہوتا تھا آخری بار اسنے اسے نبیل

کے رسیشن پر دیکھا تھا۔ وہ اپنی زندگی میں خوش اور مطمئن لگ رہی تھی کاشان نے اسکی سوچ سے بڑھ کر اسے

پیار دیا تھا۔ وہ اسکے لئے خوش تھا نبیل اور نیہا کی شادی میں وہ نبیل کے بہت اصرار پر دس دنوں کیلئے پاکستان گیا

تھا۔۔ شادی میں راشدہ نے اسے کئی لڑکیاں دکھائی تھیں اور اسے شادی کے لئے راضی کرنے کی کوشش کی تھی مگر اسکا انکار اقرار میں آج بھی نہیں بدلا تھا

اوہ بھائی کیا خیالوں میں پاکستان پہنچے ہوئے ہو؟؟؟؟ وہ سوچتے سوچتے خیالوں میں دور تک نکل چکا تھا جب عاشر نے اس کے آگے ہاتھ لہرایا۔ تو وہ چونکا عاشر اسکا آفس کو لیک تھا۔ اسفند کھڑے ہو کر مسکراتے ہوئے اس سے بغلیں ہوا۔ وہ جب سے لندن آیا تھا پورے آفس میں سب سے زیادہ عاشر سے ہی فرینک ہو پایا تھا اور وہ اسفند کو کئی بار اپنے گھر انوائٹ بھی کر چکا تھا۔۔

اسلام و علیکم بھابی۔۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے عاشر کی وائف عائشہ کو کہا اور اسکی گود میں موجود بچی کے گالوں کو چھوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام و علیکم

اسکے ساتھ کھڑی لڑکی نے اسے خود سے سلام کیا تو اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ایک نظر اس لڑکی پر ڈالی جو شکل سے چائینیز لگ رہی تھی۔ اسکے اتنے صاف زبان میں سلام کرنے پر اسفند کو حیرت بھی ہوئی۔

شی ازمانی سسٹران لاء۔۔۔ زونا نشہ

عاشر نے اسفند سے اسکا تعارف کروایا تھا۔ تو اسفند نے حیرت سے عائشہ اور زونائشہ دونوں کا نظر ڈالتے ہوئے کمپیریزن کیا تھا جس پر وہ تینوں ٹیبل کے گرد لگی چیئر زپر بیٹھتے ہوئے مسکرائے تھے۔

ان بلیو ایبل اتناڈ فرنس۔۔۔۔ وہ سوچ کر رہ گیا۔

میرے ماموں مطلب عاشی کے فادر نے ایک چائینیز خاتون جو مسلمان ہو چکی تھیں سے شادی کی تھی۔ عاشی اپنے فادر پر گئی ہے جبکہ زونی اپنی مدر کی کاپی ہے۔ اسی لئے دونوں میں اتناڈ فرنس ہے۔ عاشر نے اسکی سوچ پڑھتے ہوئے اسکو کافی تفصیل سے سمجھایا تھا۔ جس پر اسفند نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور ایک نظر دوبارہ اسے دیکھا تھا جسکی مسکراتی نظریں مسلسل اسفند پر تھیں۔ مسکراتے ہوئے اسکے رخسار پر پڑنے والا ڈمپل اسکے چہرے کو اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا۔

کاشان ہمیشہ کی طرح صبح جلدی اٹھ گیا تھا فریش ہو کر آنے کے بعد وہ اپنے آفس کی تیاری بغیر آہٹ اور کسی آواز کے کر رہا تھا آج اسنے دریہ کو نہیں جگایا تھا اور دریہ کی خود آنکھ بھی نہیں کھلی کیونکہ پچھلی رات وہ دونوں کافی دیر تک باتیں کرتے جاگتے رہے تھے اور وہ اسکی نیند خراب کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اسنے پوری تیاری کے بعد رسٹ وائچ پہنتے ہوئے مسکرا کر ایک بھر پور نظر دوبارہ اسپر ڈالی اور بیڈ پر اسکے قریب بیٹھتے ہوئے جھک کر اسکی بند پلکوں پر اپنے لب رکھ دیئے۔ اسکے لمس اور اسکے وجود سے اٹھتی کلون کی خوشبو سے دریہ نے آنکھیں کھول دیں اور مندی مندی آنکھوں سے کاشان کو دیکھا تو وہ مسکرا رہا تھا۔

گڈ مارنگ۔۔۔۔۔ وہ اسکے چہرے پر آئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے بولا

آپ آفس جارہے ہیں۔۔۔۔۔ دریا کی نظریں گھڑی کی جانب اٹھیں۔

ہمم۔۔۔۔۔ دل تو نہیں کر رہا اپنی پیاری سی وائف کو چھوڑ کر جانے کا۔۔۔۔۔ پر مجبوری ہے جانا تو پڑے گا۔۔۔۔۔ وہ اسکی

ٹھوڑی کو دو انگلیوں سے چھو کر مسکین سی صورت بنا کر شرارت سے بولا۔

آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں۔۔۔۔۔ دریا خفگی سے شکوہ کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی

اس لئے میری جان کہ تمہیں زیادہ سے زیادہ آرام کی ضرورت ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تم بے آرام ہو۔

کاشان آپکو مجھے جگانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ وہ کمفرٹر سائیڈ پر کرتی اٹھنے لگی۔

آں ہاں۔۔۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں اٹھنے کی۔۔۔۔۔ کاشان نے اسے اٹھتے دیکھا تو ٹوکا

www.kitabnagri.com

آپ نے ناشتہ کر لیا؟۔۔۔۔۔ وہ اپنا کوٹ پہن کر لیپ ٹاپ کا بیگ اٹھا رہا تھا جب اسنے پوچھا۔

ناشتہ کر کے ہی جائوں گا تم فکر مت کرو۔۔۔۔۔۔۔ وہ ایک بار پھر اسکے قریب آیا اور ہمیشہ کی طرح جانے سے

پہلے اسکی پیشانی کا بوسہ لیا اپنا خیال رکھنا۔

اور یہ تم اٹھ کر کیوں بیٹھ گئی ہو سو جائو۔۔۔ بلکہ میں رضیہ سے کہہ کر جو س بھیجتا ہوں وہ پی کر سونا اور پھر
بھر پور نیند لے کر اٹھنا اور بہت ہیلدی سا بریک فاسٹ کرنا۔۔۔ اوکے اسکے گال تھپتھپا کے وہ مسکرایا تو در یہ
نے بھی مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں ہلایا۔

-----،-----

گڈ مارنگ۔۔۔

زونانشہ کچن میں آئی تو عاشی لچ کی تیاری کر رہی تھی۔ اسنے گھڑی کی جانب دیکھا جو دوپہر کے ساڑھے بارہ بج
رہی تھیں۔

کچھ زیادہ جلدی نہیں اٹھ گئیں آپ؟؟ عاشی کے طنز پر وہ مسکرائی اور کائونٹر پر اچک کر بیٹھ گئی۔

عاشی یہ اسفند کو عاشر بھائی کب سے جانتے ہیں۔ زونانشہ نے عاشی سے پوچھا۔ اور باتوں سے چھلے ہوئے مٹر کا
ایک دانہ اٹھا کر منہ میں ڈالا

www.kitabnagri.com

یہی کوئی دیڑھ دو سال سے عاشی نے کام کرتے ہوئے بتایا۔

پھر کبھی تم نے انکو ہمارے گھر انوائٹ کیوں نہیں کیا۔

وہ آچکے ہیں کئی بار لیکن تم سے ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ تم یہاں ہوتی نہیں تھی۔

عائشہ نارمل سے انداز میں بتا رہی تھی۔

مجھے اسفند بہت اچھے لگے کافی اٹریکٹو پور سنیلٹی ہے انکی۔ اسنے جھجھکتے ہوئے بتایا۔

اسکے بولنے پر عاشی ایڑھیوں کے بل اسکی جانب گھومی اور غور سے اسکا چہرہ دیکھا۔

زونی کیا جو میں سمجھ رہی ہوں ایسا ہی ہے؟؟؟ وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

زونی کا مسکراتا اور بلش کرتا چہرہ اسکی بات کا صاف جواب تھا۔

آریو سیریس؟؟؟؟ وہ ابھی بھی حیرت زدہ تھی۔ کیونکہ زونا نشہ شادی کے نام سے ہمیشہ چڑتی تھی۔ عاشی کے ڈیڈ کی ڈیٹھ کے بعد سے وہ عاشی اور عاشر کے ساتھ ہی رہ رہی تھی۔ لیکن وہ اسفند سے فرسٹ ٹائم ملی تھی کیونکہ وہ ایمپائر نیل کالج لندن میں بزنس اور فائینینس کی ایجوکیشن کمپلیٹ کر کے پچھلے ماہ ہی واپس آئی تھی۔

عاشی میرے سیریس ہونے سے کیا ہوتا ہے ہو سکتا ہے وہ میرڈ ہوں

www.kitabnagri.com

نہیں خیر میرڈ تو نہیں ہیں۔۔ عاشی نے اسکا شک دور کیا انگلیجڈ بھی تو ہو سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کسی کو پسند ہی

کرتے ہوں

وہ کندھے اچکا کر مایوسی سے بولی۔

میں عاشر سے کہوں گی کہ معلوم کرے۔ مجھے بھی اسفند کافی ڈیسینٹ سا لگتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو کتنا اچھا ہو گا وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیکر بولی۔

یونویو آر دی بیسٹ سسٹران دی ورلڈ۔۔۔ زونا نشہ نے اسکے کاندھے پر اپنے دونوں ہاتھوں کا ہار بنا کر مسکراتے ہوئے کہا تو عاشی بھی مسکرا دی۔

ثریا نے فون پر سمعیہ اور راشدہ کو خوشخبری پہنچادی تھی دونوں نے شکرانے کے نفل ادا کر کے اللہ کا شکر ادا کیا کہ دیر سے سہی پرانگی بیٹی کی زندگی میں خوشی کی نوید تو آئی۔ اگلے دن وہ دونوں مٹھائی اور ڈھیر سارے فروٹس کے ساتھ دریہ کے گھر پہنچی ہوئیں تھیں۔۔۔

Kitab Nagri

کاشان نے ایک کیوٹ سے بے بی کا بڑا سا پوسٹر بیڈ کے بالکل سامنے دیوار پر لگایا تھا جبکہ دریہ بیڈ کے کرائون سے ٹیک لگائے مسکراتے ہوئے دلچسپی اور چمکتی آنکھوں کے ساتھ کاشان کے لگائے ہوئے پوسٹر پر موجود بے بی کو دیکھ رہی تھی۔

کیسا بے بی ہے؟؟ کاشان نے اسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ آئی برواچکا کر پوچھا

بہت کیوٹ۔۔۔۔۔ وہ ستائشی نظروں سے ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

پتا ہے میری کیا خواہش ہے؟ وہ دریہ سے سرگوشیانہ انداز میں بولا تو وہ پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔
میری بیٹی ہو بالکل تمھاری طرح کیوٹ سی۔۔۔۔ وہ اسکے کان میں سرگوشی کے انداز میں بولا جس پر دریہ کا چہرہ
سرخ ہوا۔

تم بتاؤ تمھاری کیا خواہش ہے؟

کاشان میری خواہش ہے کہ ہمارا بیٹا ہو۔۔۔ وہ تھوڑا ٹھہر کر بولی

ہمم۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں ہمارے ٹوئز ہوں ایک بیٹا اور ایک بیٹی تاکہ ہم دونوں کی
خواہش پوری ہو جائے۔۔۔۔ کاشان نے شرارت سے دریہ کو چھیڑا۔ جس پر وہ کھکھلا کر ہنسنے لگی۔

کاشان آپ بھی ناں۔۔۔ وہ اسکے کندھے پر سر رکھ کر مسکراتے لگی۔۔۔۔ وہ دونوں اس بات سے بے خبر کے
آنے والا وقت انکے لئے کیا آزمائشیں لے کر آنے والا ہے مستقبل کے تانے بانے بن رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

اسفند تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟؟

عاشی نے عاشق کو زونا نشہ کا انٹرسٹ اسفند کے بارے میں بتایا تھا یاد آنے پر اس نے اسفند سے پوچھا۔

شادی۔۔۔۔۔ وہ پھکی سی ہنسی ہنسا۔

ہاں ہاں۔ شادی کب کرنے کا ارادہ ہے کہیں انگیجمنٹ وغیرہ ہوئی ہے تمہاری۔۔۔۔۔

جب مجھے شادی ہی نہیں کرنی تو انگیجمنٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا۔

کیوں بھی؟ کیوں نہیں کرنی شادی؟

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا

زندگی بغیر شادی کئے بھی گزر سکتی ہے۔ وہ اطمینان سے بول کر اپنے سامنے پڑی فائل کو کھولنے لگا۔

تمہیں پتہ ہے تم سے ملنے سے پہلے تک زونا نشہ کا بھی یہی خیال تھا۔

مگر اس روز تم سے مل کر اس کی سوچ بدل گئی ہے۔۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو فائل پر کچھ لکھتے ہوئے اسفند کے ہاتھ رکے اور اس نے سر اٹھا کر عاشر کو دیکھا۔

کیوں ایسا کیا نظر آگیا اسے مجھ میں؟ وہ پین کو اپنی انگلی میں گھماتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا

www.kitabnagri.com

یہی تو میں بھی سوچ رہا ہوں۔ اس نے منہ کو عجیب طرح سے بگاڑ کر کہا اور پھر قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا

اسفند اس کے مذاق کو سمجھتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر مسکرایا اور دوبارہ سے فائل پر جھک کر لکھنے لگا۔

یار اچھے خاصے ہینڈ سم دکھتے ہو۔۔۔ جب سے اس آفس میں آئے ہو آفس کی فی میل کو لیکز جو میرے آگے

پیچھے گھومتی تھیں مجھے گھاس تک نہیں ڈالتیں۔ اسے ساتھ اپنا دکھ بھی یاد آیا۔

جہاں تک تمہارے دکھ کی بات ہے تو اس کے لئے اطمینان رکھو اگلے چند ماہ بعد میں ہمیشہ کیلئے پاکستان جانے والا ہوں تو تم تیار ہو جاؤ بہت ساری گھاس کھانے کیلئے۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے بولا

واٹ۔۔؟ آریو میڈ؟؟ وہ حیرانگی سے بولا

اتنی اچھی جاب چھوڑ کر کوئی بے وقوف ہی جاسکتا ہے۔۔ تم جانتے ہو ان دو سالوں میں جتنی پروموشنز تمہیں ملی ہیں کسی دوسرے کو نہیں ملیں۔۔۔ تمہارا فیوچر بہت برائٹ ہے۔۔۔ یہ بے وقوفی ہر گز مت کرنا لوگ تو ترستے ہیں ان اپور چیونیٹیز کو پانے کیلئے تمہیں قدرت نے موقع دیا ہے۔ وہ اسکو ایک دوست کی حیثیت سے مخلصانہ مشورہ دے رہا تھا۔

مجھے نہیں چاہیے ایسا فیوچر جس میں میرے اپنے مجھ سے دور ہوں۔

تھک گیا ہوں تنہا رہ کر۔ ترس گیا ہوں اپنوں کے پیار کیلئے۔۔ اب اور برداشت نہیں ہوتا مجھ سے۔۔۔ وہ اداسی سے بولا

www.kitabnagri.com

شروع کے کچھ سال مشکل لگتے ہیں اس کے بعد عادت ہو جاتی ہے۔۔۔ عاشق نے اسے تسلی دی

میں ہمیشہ کیلئے نہیں آیا تھا اماں سے کچھ سالوں کا وعدہ کیا تھا۔۔۔ وہ بہت اداس رہتی ہیں میرے بغیر۔۔۔۔۔

یار میری بات مانو شادی کر لو اور اپنی اماں کو بھی یہیں بلا لو۔

اس طرح تمہارا گھر بھی بس جائے گا تنہائی بھی دور ہو جائے گی۔ اور ماں بھی تمہارے پاس ہو نکلیں
شادی مجھے نہیں کرنی۔۔ اور ماں وہ کبھی نہیں مانیں گی یہاں آنے کیلئے۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر دوبارہ اپنا کام کرنے لگا۔

اگلے مہینے نہا کی طرف سے بھی گڈ نیوز موصول ہو گئی تھی۔ سمعیہ تو ہر گھڑی رب کا شکر ادا کرتی رہتیں۔
وہ کبھی دریہ کو فون پر نصیحتیں کرتی تو کبھی نہا کو اس کی اوٹ پٹانگ حرکتوں پر ڈانٹتی تھی بقول ان کے دریہ تو
سمجھدار تھی اور کا شان بھی اس کا خوب خیال رکھتا تھا مگر نہا کی طرف سے ان کا دل ہر وقت ڈرا رہتا تھا کیونکہ
اس میں بہت زیادہ لالہ ابالی پن اور بچپنا تھا اور سونے پہ سہاگہ نبیل میں بھی شادی کے بعد رتی برابر تبدیلی نہیں
آئی تھی۔ دونوں میں جس طرح آپس میں پیار تھا اسی طرح انکی لڑائی اب بھی جاری رہتی تھی۔ کبھی نہا فون پر
نبیل کی شکایتیں لگاتی تو کبھی نبیل نہا کی شکایتیں گوش گزار کرتا تھا۔
اس روز سمعیہ سے بات کرتے ہوئے نہا نے بتایا کہ زارا نے اسکو بہت ڈانٹا ہے۔

سمعیہ نے وجہ معلوم کی تو پتا چلا کہ وہ اور نبیل بیڈ منٹن کھیلنے جا رہے تھے عین وقت پر زارا نے دیکھ لیا اور دونوں کو
خوب ٹھیک ٹھاک قسم کی باتیں سنائی تھی۔

سمعیہ تو دہل کر رہ گئی انہوں نے بھی نہا کو خوب ڈانٹا۔ اسے اندازہ ہی نہیں تھا وہ کتنے بڑے نقصان سے بچ گئی
تھی۔ نہا نے سمعیہ سے ناراض ہو کر فون بند کر دیا تھا اور وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئیں تھیں۔

اور کتنا کام رہتا ہے کاشان آپکا؟

دریہ موبائل استعمال کرتے کرتے تھک گئی تھی کاشان پچھلے دو گھنٹوں سے لیپ ٹاپ میں سر دیئے بیٹھا تھا۔
بس یہ لاسٹ میل کر لوں اسکے بعد کام آلموسٹ ختم۔۔۔ کاشان نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے دوبارہ اسکرین پر نظریں جمائیں

تو دریہ اسے بیزاری سے دیکھنے لگی۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہوں؟ کاشان نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے سائیڈ پر رکھا۔

تھکتے نہیں ہیں آپ اتنا کام کر کے؟؟ وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔

مجھے اپنی کام سے محبت ہے اور جب آپ کا کام آپ کی محبت بن جائے تو تھکن کا احساس نہیں ہوتا۔ وہ مسکراتے ہوئے گہری سانس کھینچ کر اپنی تکیہ پر لیٹا

شام تک یہ محبت کے دعوے میرے ساتھ کیے جا رہے تھے اب کام سے محبت ہو گئی۔ وہ لیٹتے ہوئے ہولے سے بڑبڑائی اور کفر ٹر کھینچ کر اوڑھا۔

تم سے تو مجھے عشق ہے اور تمہارے عشق نے مجھے نکما بنا دیا ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اسکے رخسار کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے جناب میری باتیں ڈائلاگز سہی۔۔۔۔۔ پر اپنے عمل سے جو میں اظہار کرتا ہوں اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟؟؟

اسکے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے کاشان نے اس سے پوچھا تو وہ اپنی آنکھ بند کئے مسکرائی اور کمفرٹر اپنے چہرے تک کھینچ لیا۔ جس پر کاشان کا ہتھکڑہ کمرے میں گونجا۔۔۔۔

عاشی عاشق بھائی نے اسفند سے بات کی؟؟؟ زونا ہمیشہ نے کئی دن گزرنے کے بعد عاشقہ پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا تو عاشی نے سر اثبات میں ہلایا۔

پھر کیا بتایا عاشر بھائی نے؟؟ وہ بے چینی سے پوچھنے لگی۔

زونی وہ شادی ہی نہیں کرنا چاہتا۔ عاشی نے مایوسی سے بتایا تو وہ بھی تھوڑی افسردہ سی ہو کر چپ سی ہو گئی۔

مجھے اسفند کا کنٹیکٹ نمبر اور ایڈریس چاہیئے۔ تھوڑے توقف کے بعد وہ کچھ سوچ کر بولی۔

زونی چھوڑو اسفند کو۔۔۔ اب تم راضی ہو گئی ہوناں تو ہم تمہارے لئے کوئی اور اچھا سا لڑکا دیکھ لینگے۔ عاشی نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے ٹالنے کی کوشش کی۔

عاشی مجھے اسفند کا نمبر چاہیئے۔۔۔۔۔ وہ اسکے بہلاوے میں نہیں آئی اور دوبارہ سے بولی۔

اوکے۔۔۔۔۔ میں کوشش کرتی ہوں۔ عاشہ نے اسے تسلی دی

کاشان میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔۔۔ جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ کاشان پندرہ دنوں کیلئے دوہی جا رہا ہے دریا نے رورو کر برا حال کر لیا تھا۔ کیونکہ شادی کے بعد سے آج تک وہ ہمیشہ اسے اپنے ہر بزنس ٹرپ پر ساتھ ہی لے جاتا تھا اور یہ فرسٹ ٹائم تھا جو وہ اسے اسکی پر یگنینسی کی وجہ سے ساتھ نہیں لیکر جا رہا تھا۔

دریا پلیر ٹرائے ٹوانڈر اسٹینڈ میں تمہیں ساتھ لیکر نہیں جاسکتا۔ ورنہ تم اچھی طرح جانتی ہوناں میرے لئے بھی تم سے دور رہنا آسان تو نہیں۔۔۔۔۔ وہ بیڈ پر اسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر نرمی سے بولا۔

پھر مت جائیں ناں پلیر۔۔۔۔۔ کاشان کی آنکھوں میں دیکھتے اسنے التجا کی۔ کاشان نے بے بسی سے اپنی متاع جاں کو دیکھا اور اسے خود سے لگایا۔

اگر میرا جانا ضروری نہ ہوتا تو میں کبھی بھی تم سے دور نہ جاتا۔۔۔۔۔ وہ ایک جذب کی کیفیت میں بولا
پندرہ دن بہت ہوتے ہیں کاشان۔۔۔۔۔ ان دو سالوں میں میں آپکی اتنی عادی ہو گئی ہوں کہ پندرہ گھنٹے آپکے
بغیر گزارنا میرے لئے مشکل ہیں۔۔۔ وہ اسکے سینے سے لگی روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ جبکہ کاشان اسکے بالوں
میں آہستگی سے انگلیاں پھیرتے ہوئے خود بھی یہی سوچ رہا تھا کیونکہ اسکا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔۔۔ تھوڑی دیر
بعد کاشان نے اسے خود سے الگ کیا اور اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیا۔
میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد سارے کام نمٹالوں اور تمہارے پاس واپس آجائوں۔۔۔ کاشان نے
ہونٹوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا تو دریہ کی اداسی تھوڑی کم ہوئی۔
پر اس۔۔۔۔۔ وہ آنسوؤں کے درمیان بولی۔

پکا پر اس۔۔۔۔۔ کاشان نے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔

اب تم رونا بند کرو جانتی ہونا ایسی کنڈیشن میں تمہیں خوش رہنا چاہیے۔ اب تمہاری آنکھ میں آنسو نہ دیکھوں
میں۔۔۔۔۔ وہ خفگی سے بولا تو دریہ نے تابعداری سے سر ہلایا اور کاشان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔

اسفند کچن میں کھڑا اپنے لیے کافی بیٹ کر رہا تھا جب ڈور بیل پر وہ مگ کاؤنٹر پر رکھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔

آپ؟؟؟ زونا نشہ کو اپنے اپارٹمنٹ کے باہر دیکھ کر اسے حیرت ہوئی

اندر آنے کو نہیں کہیں گے؟؟ وہ مسکراتے ہوئے کندھے اچکا کر بولی تو اسفند دروازہ کھلا چھوڑ کر اندر آگیا اور زونا نشہ بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی۔ اسنے ایک نظر گھما کر اس چھوٹے سے اپارٹمنٹ کو دیکھا جو شاید سنگل بیڈ روم اپارٹمنٹ تھا۔

آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ اسکی طرف دیکھے بغیر وہ دوبارہ سے کافی بیٹ کرتے ہوئے بولا اس کا لہجہ کافی روڈ سا تھا اور یہ روڈ نیس اسکی وجاہت میں اور اضافہ کر رہی تھی جو کہ زونا نشہ نے محسوس کی۔ میں نے آپ کو ٹیکسٹ کیا تھا اگر آپ مجھ سے باہر مل لیتے تو میں یہاں نہیں آتی۔۔۔ وہ قریب پڑی چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

اسفند کو آفس میں اسکا ٹیکسٹ موصول ہوا تھا جسے اسنے جان بوجھ کر اگنور کیا تھا۔ میں نے ملنا ضروری نہیں سمجھا اسفند نے کہتے ہوئے کافی کاگ اسکی طرف بڑھایا جسے زونا نشہ نے تھینکس کہتے ہوئے مسکرا کر پکڑا۔ اور اسفند اپنے لئے دوسری کافی بنانے لگا۔

مجھ سے کوئی کام تھا آپ کو؟ اس نے سنجیدگی سے پوچھا

کسی سے ملنے کے لئے کام کا ہونا شرط تو نہیں۔۔۔ وہ کافی کے سپ لیتے ہوئے بولی۔ تو اسفند نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا اور پھر نظریں ہٹالیں۔ تھوڑی دیر دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی جسے اسفند نے ہی توڑا

آپ اتنی بے وقوف ہو سکتی ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا؟

اسفند نے لب بھینختے ہوئے کہا۔

مطلب؟ میں کچھ سمجھی نہیں۔ زونائشہ کے چہرے کا رنگ اڑا۔

مطلب۔۔۔۔۔ آپ کو نہیں پتہ مس زونائشہ کہ کسی ان نون شخص سے اس کے اپارٹمنٹ میں اس طرح اکیلے

میں ملنا آپ کو کتنا مہنگا پڑ سکتا ہے۔۔۔ وہ کافی کامگ کاؤنٹر پر ٹپچ کر آنکھوں میں برہمی لئے غصے سے بولا تو

زونائشہ ایکدم کھڑی ہوئی۔

میں جانتی ہوں آپ اس طرح کے انسان نہیں ہیں۔۔۔۔۔ وہ یقین سے بولی۔

کتنا جانتی ہیں آپ مجھے ہاں؟

صرف ایک ملاقات ہوئی ہے ہماری۔ اور اس ایک ملاقات میں اتنا ٹرسٹ قائم۔ کر لیا آپ نے مجھ پر؟۔۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔ میری ایک بات یاد رکھئے گا مس زونائشہ آئندہ کسی سے بھی اکیلے میں

ملنے سے پہلے سو بار ضرور سوچئے گا۔ وہ انگلی اٹھا کر تنبیہی انداز میں بولا پتہ نہیں کیوں اسے اس لڑکی کی بے وقوفی

پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

آپ نے ٹھیک کہا تھا مجھے یہاں اکیلے نہیں آنا چاہئے تھا کیونکہ یہاں آکر میں نے اپنا میچ آپ کے سامنے اچھا خاصہ خراب کر لیا ہے۔ آپ مجھے پتہ نہیں کس قسم کی لڑکی سمجھ رہے ہیں۔ زونا نشہ اتنی گری ہوئی نہیں کہ ہر کسی سے تنہائی میں ملنے پہنچ جائے۔

اسکی بات پر زونا نشہ اپنے نچلے ہونٹ دانتوں میں دبا کر اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بولی۔
میرے خیال سے مجھے اب چلنا چاہیے وہ اپنا ہینڈ بیگ اپنے شولڈر پر ڈالتے ہوئے بولی۔

آئی ایم سوری آپکی پرائیویسی کو ڈسٹرب کیا۔ وہ اپنی آنکھوں کو رگڑ کر چلی گئی اور وہ وہیں کھڑا اپنے رویئے کو سوچتا رہ گیا۔

کاشان جانے کیلئے مکمل تیار کھڑا تھا۔ دریا نے خود کو بڑی مشکل سے ابھی تک رونے سے روک رکھا تھا۔ اسکے بیگنز گاڑی میں رکھے جا چکے تھے اسکی فلائٹ کا ٹائم قریب تھا۔ دریا اسے کوٹ کی جانب بڑھتے دیکھ کر بیڈ سے اٹھ گئی اسکی جانب پشت کئے کاشان نے اپنا کوٹ پہنتے ہوئے خود کو کمپوز کیا کیونکہ اس سے دور ہونے کا احساس اسے بھی اداس کر رہا تھا۔ اور پھر چند سیکنڈ بعد وہ گھوما تو دریا ایک دم اسکے سینے سے آگئی۔ اتنی دیر سے جو ضبط کئے بیٹھی تھی اب اس سے لگی رو رہی تھی۔ کاشان کی آنکھیں بھی سرخ ہونے لگی۔

دیکھو اگر تم اس طرح کرو گی تو میں بھی رو دوں گا۔۔۔ آئی سوئیر روتے ہوئے میں بہت برا لگتا ہوں۔

کاشان نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

میں تمہیں اکیلا تھوڑی چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک ننھی سی جان بھی ہے تمہارے ساتھ ہے۔۔۔ تمہیں خیال رکھنا ہے اپنا بھی اور اسکا بھی۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے نرمی سے بولا۔۔۔ رکھو گی ناں خیال۔۔۔ اسکے پوچھنے پر دریا نے نظریں نیچی کئے سر کو اثبات میں ہلایا۔

میں تم سے روز بات کرونگا۔ جب بھی فری ہوا تمہارے ساتھ ہونگا اسکاٹپ پر۔۔۔ ہمممم

دریا نے ایک بار پھر سر کو ہلایا

اور ہاں تم کچھ دن آنٹی کے پاس رہ لینا جا کر اس طرح تمہارا دل بھی بہل جائے گا اور پھر یہ گولڈن چانس شاید تمہیں پھر زندگی میں ملے یا نہ ملے۔ اسنے ہنستے ہوئے دریا کو چھیڑ کر ہنسانے کی کوشش کی مگر وہ اداس ہی رہی۔

اب چلو شاباش ایک پیاری سی اسمائل دو تا کہ تمہارا ہنستا ہوا چہرہ ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہے۔ وہ اسکے رخسار کو چھو کر بولا تو دریا نے بڑی مشکل سے اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائی۔

آئی لو یو۔۔۔ کاشان نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا اور اسکے کاندھے کے گرد بازو پھیلانے اسکے ساتھ روم سے باہر آیا۔ باہر ثریا اور عرفان سے مل کر اب وہ کار میں پچھلی سیٹ پر بیٹھنے کیلئے آگے بڑھا جو ڈرائیور پہلے سے ڈور کھولے اسکا منتظر تھا بیٹھنے سے پہلے ایک نظر اس نے دوبارہ ان تینوں پر ڈالی اور مسکرایا اور پھر کار میں بیٹھ گیا ڈرائیور نے جلدی سے ڈور بند کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر کار اسٹارٹ

کی۔ چلتی ہوئی کار سے اسنے جاتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔ در یہ جب تک اسکی کار مین گیٹ سے باہر نہیں نکلی وہیں کھڑی رہی پھر ثریا سے اپنے ساتھ لئے اندر آ گئیں۔

زونائشہ نے گھر آ کر خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا عاشی کے پوچھنے پر اس نے یہی بتایا کہ اسفند اس سے ملنے نہیں آیا۔ عاشی یہی سمجھی کہ اس کے نا آنے کی وجہ سے اسکا موڈ آف ہے۔ جبکہ دوسری جانب زونائشہ کے جانے کے بعد اسفند کو عجیب قسم کی بے چینی نے گھیر رکھا تھا اسے احساس ہو رہا تھا کہ شاید وہ کچھ زیادہ ہی روڈ ہو گیا تھا مجھے اتنا غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا بلا وجہ وہ ہرٹ ہوئی میری وجہ سے۔۔۔ مجھے اس سے اپنے رویے کی معافی مانگنی چاہیے۔۔۔ وہ ٹہلتے ہوئے سوچ رہا تھا اور پھر اسنے زونائشہ کو ٹیکسٹ کیا جسمیں سوری کرنے کے بعد اسنے کل ٹھیک اسی ٹائم پر اسی جگہ ملنے کا کہا تھا جہاں وہ آج ملنا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri

کاشان کو گئے ہوئے ابھی چند گھنٹے ہی گزرے تھے اور در یہ کو اسکی کمی کاشت سے احساس ہونے لگا تھا دل تھا کہ کسی چیز میں لگ ہی نہیں رہا تھا اسنے کافی دیر تک فون پر نہیا اور امی سے بات کی اسکے بعد کچھ دیر ایف بی یوز کرتی رہی جب اس سے بیزار ہو گئی تو ٹی وی آن کر لیا اور جب اس میں بھی دل نہ لگا تو ٹی وی بند کر کے ریموٹ ایک طرف کو ڈال دیا اور اپنی تکیہ پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔ اسنے گردن موڑ کر کاشان کی خالی جگہ کو دیکھا تو اسکی

آنکھیں پھر بھینگے لگیں شادی کے بعد آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ اس کمرے میں اکیلی تھی۔ روتے روتے وہ نہ جانے کب نیند کی وادیوں میں گم ہوئی۔

اگلے دن اسفند اور زونائشہ ایک کافی شاپ پہ آئے سانسے موجود تھے۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد اسفند نے بات کا آغاز کیا۔

میں اپنے کل کے رویے کیلئے بہت شرمندہ ہوں آئی ایم ریلی سوری مجھے آپ سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ لیکن آپ یقین جانیں میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا ہرگز نہیں تھا۔ وہ شرمندگی سے بولا جبکہ زونائشہ پلکیں جھکائے اسکی باتیں سن رہی تھی۔



زونائشہ آپ سمجھ رہی ہیں ناں میری بات۔۔۔۔۔

اسکا اتر اہوا چہرہ ادا اس آنکھیں اور اسکی خاموشی اسے مزید گلت میں مبتلا کر رہی تھی۔ جیسی وہ بولا تو زونائشہ نے سراٹھا کر اسفند کو دیکھا جو اسکے بولنے کا منتظر تھا۔

آپ کو پتہ ہے اسفند۔۔۔۔۔ ایک عورت اپنی جانب اٹھنے والی مرد کی پہلی نگاہ سے ہی اسکی شخصیت کا اندازہ لگا لیتی ہے۔ تھوڑے وقفے کے بعد وہ بولی۔ اس مرد کی نگاہ کی پاکیزگی اور ہوس کو وہ پہلی نظر میں ہی پہچان لیتی

ہے۔ آپ نے کہا تھا ناں کہ ہماری ایک ملاقات کے بعد ہی میں نے آپ پر اتنا ٹرسٹ کیسے کر لیا۔ تو اس کا جواب بھی یہی ہے آپ کی نظروں کی پاکیزگی اور حیا نے مجھے آپ کی جانب مائل کیا مجھے آپ اچھے لگے تھے میں آپ سے ملنا چاہتی تھی مگر آپ نہیں آئے تو میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آپ سے ملنے پہنچ گئی۔ لیکن آپ کے اپارٹمنٹ میں آنے کے بعد مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

میں اپنے رویے پر بہت شرمندہ ہوں پلیز آپ میری طرف سے اپنا دل صاف کر لیں۔ اسفند ایک بار پھر شرمندگی سے بولا۔

مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے شاید آپ نے جو کیا وہ بھی ایک طرح سے ٹھیک تھا۔ مجھے واقعی نہیں آنا چاہیے تھا اس طرح۔۔۔ وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔

آپ اور عاشی بھابھی تو یہیں رہے ہیں ہمیشہ سے تو اتنی اچھی اردو کیسے بول لیتے ہیں جبکہ آپ کی مدر بھی چائنا سے تعلق رکھتی تھیں۔

اسفند نے بات بدلتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا اور اس کی بات سن کر زونا نیشہ مسکرانے لگی۔ اور پھر اداس ہوئی ہماری مدر کی ڈیبتھ جب ہوئی تھی اس وقت میں صرف دو سال کی تھی۔ اور عاشی تقریباً تین ساڑھے تین سال کی ہو گئی۔ اور مام کی ڈیبتھ کے بعد سے ڈیڈ ہمیشہ ہم سے گھر میں اردو میں ہی بات کیا کرتے تھے۔

اسفند نے سمجھتے ہوئے سر کو ہلایا۔

اسفند آپ سے ایک بات پوچھوں؟ زونا نشہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

ہاں۔ شیور..... وہ مسکرایا

آپ نے مجھے از اے لائف پارٹنر تو ریجیکٹ کر دیا۔ کیا از اے فرینڈ بھی آپ مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے قابل نہیں سمجھتے۔ وہ اداسی سے بولی

ایسی بات نہیں ہے زونا نشہ میں نے آپ کو ریجیکٹ نہیں کیا۔ دراصل میں شادی کرنا ہی نہیں چاہتا۔ اور مجھ میں ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے آپ یقیناً مجھ سے بہتر ڈیزرو کرتی ہیں۔ وہ سنجیدگی سے بولا

جہاں تک آپ کی دوسری بات ہے تو آج سے ہم اچھے دوست ہیں۔ اسنے مسکراتے ہوئے کہا تو زونا نشہ بھی کھل کر مسکرائی تھی اسکی ستاروں جیسی چمکتی آنکھیں اسفند کو پر سکون کر گئیں تھیں۔

www.kitabnagri.com

دریہ کاشان کے جانے کے دو دن بعد میکے چلی گئی تھی اور پھر تین دن میکے میں گزار کر واپس اپنے گھر آگئی میکے میں بھی اسکا دل نہیں لگا تھا کیونکہ اب نہیابھی تو وہاں نہیں تھی۔ کاشان سے اسکی روز ہی بات ہوتی تھی بلکہ کبھی کبھی تو دن میں کئی کئی بار بھی ہو جایا کرتی تھی ان پانچ دنوں میں دریہ کو شدت سے احساس ہوا تھا کہ کاشان کا وجود اسکی زندگی میں کتنی اہمیت اختیار کر چکا ہے اسکا لمس اسکی توجہ ان سب باتوں کی وہ عادی ہو چکی تھی جب وہ

اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو میں آپ کو جوائن کر لوں؟ زونا نشہ نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے کہا۔

آئی تھنک آپ یہ کام آلریڈی کر چکی ہیں۔ اسفند نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنستے ہوئے اس کے ساتھ آگے بڑھ گئی

آج در یہ کارابطہ کا شان سے صبح کے بعد سے نہیں ہوا تھا۔ وہ عجیب قسم کے واہموں میں گھری تھی کئی بار اس نے خود اس سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کی مگر اس سے رابطہ نہیں ہو پایا تھا۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے اب تو اسے پریشانی ہونے لگی تھی۔ ماما پاپا بھی کسی قریبی عزیز کے ہاں شادی کے فنکشن میں انوائٹ تھے تو گھر پر موجود نہیں تھے۔ ثریا تو اسے بھی ساتھ لے جانا چاہتی تھیں مگر اسے کا شان کے بغیر جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا کا شان سے بات نہ ہونے کی وجہ سے وہ کافی فکر مند ہو رہی تھی۔ رضیہ اس کے لئے کھانا لیکر آئی تھی جو ابھی تک ویسے ہی ڈھک کر رکھا ہوا تھا اس نے ایک لقمہ بھی نہیں لیا تھا۔ اس کا دل بھر آیا اور اس نے روتے ہوئے ایک بار پھر کا شان سے کنٹیکٹ کرنے کیلئے موبائل فون اٹھایا۔ تو کا شان کی ویڈیو کال آنے لگی اس نے ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر جھٹ سے کال رسیو کی۔ اسکرین پر کا شان کا چہرہ دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی۔

کاشان آپ کہاں تھے؟ وہ روتے ہوئے بولی میں نے کتنی بار آپ سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کی آپ میری کال کیوں نہیں رسیو کر رہے تھے؟ اور آپ نے خود بھی فون کر کے ایک بار بھی میرا حال نہیں پوچھا۔۔ آپ کو اندازہ بھی ہے میں کتنی پریشان ہو گئی تھی؟ کاشان آپ بہت برے ہیں۔۔۔ آپ مجھے بھول گئے ہیں وہاں جا کر۔۔۔ وہ نان اسٹاپ بولے چلی جا رہی تھی اور کاشان چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسکی ساری باتیں سن رہا تھا۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ آج تمام میٹنگز اور کام وائنڈ اپ کر چکا ہے کتنی محنت سے اسے پندرہ دنوں کا کام محض دس دن میں کمپلیٹ کیا تھا۔ اور وہ کل کی فلائٹ سے واپس آ رہا ہے لیکن اسے اسے بتانے کا ارادہ ترک کر دیا اور سر پرانز کی صورت میں اسکے سامنے آنے کا سوچا۔ کیونکہ وہ اسکی خوشی اسکے روبرو ہو کر دیکھنا چاہتا تھا۔

کاشان آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے؟ دریہ نے اسے مسلسل خاموش دیکھا تو پوچھا۔

www.kitabnagri.com

جانِ کاشان آپ مجھے بولنے کا موقع دیں گی تو میں کچھ بولوں گا نا۔۔۔ وہ معصوم سا چہرہ بنا کر بولا ویسے ایک بات بتائوں آج تمہارا یہ انداز دیکھ کر میں کافی حیران ہوا ہوں اسے آنکھیں حیرت سے پھیلا کر کہا۔

کاشان مجھے باتوں میں نہ الجھائیں۔ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ جلد از جلد سارے کام نمبٹا کے آئیں گے۔ آج پورے دس دن گزر گئے کب ختم ہونگے آپ کے کام؟ وہ روہانسی ہوئی تو کاشان بھی افسردہ ہوا

آئی پر اس بہت جلد میں تمہارے پاس ہو نگاہ مسکرایا۔

اور یہ بتاؤ تم نے یہ اپنا کیا حال بنا کر رکھا ہوا ہے۔ بالکل بھی خیال نہیں رکھ رہی ناں تم اپنا۔۔۔ وہ خفگی سے اسے دیکھ کر بولا

مجھے عادت نہیں ہے کاشان۔۔۔ آپ میرا خیال رکھتے تھے ناں تو آپ ہی آکر رکھیں۔ وہ اپنی آنکھیں رگڑ کر بولی۔

میں واپس آکر پورے دل و جان سے رکھوں گا تمہارا خیال۔۔۔ مگر جب تک میں نہیں ہوں جب تک تو تمہیں اپنا خیال خود ہی رکھنا ہو گانا۔۔۔ اچھا چلو اپنا نہیں تو اس معصوم کا ہی خیال رکھ لو جو اس وقت تمہارے وجود کا حصہ ہے۔ اسنے اسے نرمی سے سمجھایا اور اسکے

سمجھانے پر در یہ کو خیال آیا کہ اسنے کاشان کی فکر میں رات کا کھانا بھی نہیں کھایا

www.kitabnagri.com

آپ کو پتہ ہے میں نے ڈنر بھی نہیں کیا آپ سے رابطہ نہ ہونے کی ٹینشن میں مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

بہت بری بات ہے تم اپنے ساتھ میرے معصوم بچے پر بھی ظلم کر رہی ہو۔ وہ اسے پیار سے ڈنٹتے ہوئے بولا

چلو اب تو مجھ سے بات ہو گئی تمھاری میں فون بند کرتا ہوں۔ تم ڈنر کرو اور ریلیکس ہو کر سو جاؤ۔ ہمم کاشان خود بھی آج بہت تھک چکا تھا وہ تھوڑا آرام کرنا چاہتا تھا اور اگلی صبح کی اسکی فلائٹ بھی تھی۔ اور یہ بات اسنے دریہ کو نہیں بتائی تھی۔

کاشان مجھے آپ سے ابھی اور بات کرنی ہے۔ دریہ نے اسے فون بند کرنے سے منع کیا۔

دریہ کل بات کریں گے ہاں۔۔ آج میں بہت تھک گیا ہوں۔ دریہ کو وہ اپنے چہرے سے بھی تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ وہ مسکرائی تو کاشان نے بھی مسکراتے ہوئے لائن ڈسکنکٹ کی۔

وہ بیڈ پر ٹرے رکھے پوری رغبت سے کھا رہی تھی ڈنر کرتے ہوئے اسے گاڑی کے مین گیٹ سے اندر آنے کی آواز آئی تھی جسکا مطلب تھا کہ ثریا اور عرفان واپس آگئے ہیں۔ اسے اطمینان ہو گیا کھانا کھانے کے بعد وہ ٹرے اٹھا کر رکھنے جارہی تھی جب اسکا پیر بیڈ سے نیچے لٹکتے اسکے اپنے دوپٹے میں الجھا اور اسے سنبھلنے کا موقع نہ مل سکا۔

www.kitabnagri.com

لک۔۔۔ کاشان اسنے تکلیف کی شدت سے اسے پکارا

مما۔۔۔۔ دوسری بار اسکی چیخ کمرے سے باہر نکلی جو ثریا نے اپنے کمرے میں سنی

یہ تو دریہ کی آواز ہے۔ یا اللہ خیر

وہ گبھرا کر اسکے روم کی جانب دوڑیں تو عرفان بھی تیزی سے انکے پیچھے گئے۔

ثریا اور عرفان اسے فوراً ہاسپٹل لے کر پہنچے تھے اسکی کنڈیشن دیکھتے ہوئے انھوں نے علی کو بھی فون کر دیا تھا سمعیہ اور راشدہ بھی علی کیساتھ ہی ہاسپٹل پہنچ گئیں۔ اس وقت وہ سب ہاسپٹل کے کوریڈور میں پریشان سے بیٹھے تھے جب لیڈی ڈاکٹر کو روم سے نکلتے دیکھ کر اسکی جانب متوجہ ہوئے۔

آئی ایم سوری۔۔۔ بلیڈنگ بہت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے انکامس کیرج ہو گیا ہے۔ وہ افسوس سے کہہ رہی تھی۔ سمعیہ یہ خبر سننے کے بعد اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر رونے لگیں جبکہ باقی سب کیلئے بھی یہ خبر غیر متوقع تھی۔ سب ہی صدمے کی کیفیت میں تھے۔

ہماری بیٹی تو ٹھیک ہے؟ راشدہ بیگم نے خود کو سنبھالتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا

جی وہ بالکل ٹھیک ہیں ابھی تھوڑی دیر میں انھیں روم میں شفٹ کر دیں گے پھر آپ ان سے مل لیجئے گا۔ ڈاکٹر انھیں تفصیل سے بتاتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

اتنے عرصے بعد میری بچی کو خوشی نصیب ہوئی تھی۔۔۔ سمعیہ روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

اللہ کو یہی منظور تھا سمعیہ۔۔۔ ثریا نے انکا کندھا سہلاتے ہوئے انھیں ہمت دلانی جبکہ وہ خود بھی اس خبر سے کم دلبرداشتہ تو نہیں تھیں۔

ہاں سمعیہ اللہ کی مرضی کے آگے ہم سب بے بس ہیں؟ اسکی مشیت اسکی رضا پر راضی رہو اور حوصلہ رکھو اور دیکھو بچی کے سامنے اس طرح بالکل نہیں کرنا۔ اس طرح اسکی تکلیف اور بڑھے گی۔ راشدہ سمعیہ کو سمجھا رہی تھیں۔ تو انھوں نے سر ہلاتے ہوئے آنسو صاف کئے۔

کاشان نے عرفان کو اپنی فلائٹ کی ٹائمنگ کے بارے میں رات کو ہی انفارم کر دیا تھا۔ اسے ایئر پورٹ پر ڈرائیور کے ساتھ عرفان لینے پہنچے تھے

پاپا آپ نے بلا وجہ کیوں زحمت کی بس یاور کو بھیج دینا تھا وہ ان سے بغلگیر ہونے کے بعد ان کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے بولا یاور انکا پرانا ڈرائیور تھا۔

عرفان صاحب کچھ چپ چپ سے تھے جو کہ کاشان محسوس نہ کر سکا تھا راستے میں انھوں نے کاشان کی میٹنگز اور پراجیکٹس کے بارے میں تھوڑا بہت پوچھا تھا جسے کاشان نے بہت ایکسائٹمنٹ کیساتھ بتایا تھا۔

یاوریہ کونسا روٹ لے لیا تم نے؟ کاشان نے کار کو گھر کے بجائے اپوزٹ ڈائریکشن پر مڑتے دیکھا تو پوچھا بیٹا ہم ہاسپٹل جا رہے ہیں۔ یاور کے بجائے جواب عرفان نے دیا تھا انہی کی ہدایت پر اسنے کار کو ہاسپٹل کی جانب ٹرن کیا تھا جو کہ وہ اسے کاشان کے آنے سے پہلے ہی دے چکے تھے۔

ہاسپٹل لیکن کیوں؟ پاپاسب ٹھیک ہے ناں؟ وہ پریشانی سے پوچھنے لگا کیونکہ اسے ابھی تک حقیقت سے لاعلم رکھا گیا تھا۔

عرفان نے گہری سانس لے کر اسے دریہ کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کے بارے میں ادھوری بات بتائی۔ پاپا وہ ٹھیک تو ہے؟؟؟ دریہ کا سن کر وہ مزید پریشان ہوا

ہاں وہ ٹھیک ہے مگر۔۔۔ اس مگر سے آگے بولنے کیلئے وہ اپنے اندر ہمت مجتمع کرنے لگے۔

مگر؟ کاشان نے آنکھیں پھیلائے ان سے پوچھا

اسکا مس کیرج ہو گیا ہے۔۔۔ وہ ادا سی سے بولے تو کاشان کی آنکھیں سرخ ہوئیں وہ بے یقینی سے انھیں دیکھنے لگا۔۔۔

بیٹا تمھیں دریہ کو سنبھالنا ہے۔۔۔ خود کو کمزور مت پڑنے دینا میں جانتا ہوں جو دکھ تم دونوں کو ملا ہے وہ بہت گہرا ہے۔ مگر میں یہ بھی جانتا ہوں میرا بیٹا بہت ہمت والا ہے۔ اسکی کمر تھپتھپاتے ہوئے وہ اپنے الفاظوں سے اسکی ہمت بندھا رہے تھے۔ وہ انکی جانب سے رخ موڑ کر ونڈوسے باہر دیکھنے لگا۔ نہ جانے تم نے یہ دکھ کیسے سہا ہو گا تم پر کیا گزری ہو گی۔ آئی ایم سوری جس وقت تمھیں میری سب سے زیادہ ضرورت تھی میں اس وقت تمھارے پاس نہیں تھا۔ وہ اپنا انگوٹھا دانتوں میں دبائے سوچ رہا تھا جب یاور نے ہاسپٹل کے پاس کارروکی۔

کاشان تیزی سے دریہ کے روم میں پہنچا تھا اس وقت اسکے پاس سمعیہ موجود تھیں کاشان کو دیکھ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئیں۔ وہ اسکے بیڈ پر اسکے قریب بیٹھ گیا اور اسکے ڈرپ لگے ہاتھ پر اپنا ہاتھ نرمی سے رکھا کاشان کے مخصوص کولون کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے دریہ نے آنکھیں کھولیں تو وہ اسکے بہت قریب بیٹھا ہوا تھا۔ کاشان * دریہ نے آہستگی سے اسے پکارا۔

ہمم۔۔۔ دیکھو میں تمہارے پاس ہوں۔ وہ اسکے چہرے کو چھوتے ہوئے بولا۔ تو دریہ کی آنکھیں بھگینے لگی۔ اور وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تو کاشان نے اسے سہارا دیکر اٹھنے میں مدد دی۔

سب کچھ ختم ہو گیا کاشان

سب کچھ ختم ہو گیا۔۔۔۔۔ میں نے میں نے۔۔۔ اپنی لاپرواہی سے اپنی اولاد کو کھو دیا۔ میں قاتل ہوں آپ کی اور اپنی خوشیوں کی۔ وہ روتے ہوئے بمشکل الفاظ ادا کر رہی تھی۔

شش۔۔۔ بس ایک لفظ بھی اور نہیں۔ کاشان نے تڑپ کر اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔ وہ ہچکیاں لے کر رونے لگی تو کاشان نے اسے خود میں سمیٹ لیا اور اسکے سر پر اپنی ٹھوڑی ٹکادی دریہ کے آنسو اسکی شرٹ بگھور ہے تھے جبکہ کاشان کی آنکھ سے گرنے والے آنسو دریہ کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔

آج پتا نہیں کیوں اسکا دل عجیب سا ہو رہا تھا اور دریہ کی یاد بھی شدت سے آرہی تھی پتہ نہیں وہ کیسی ہوگی؟ کتنا عرصہ ہو گیا تھا اسے دیکھے اس سے بات کئے ہوئے۔ زندگی میں بعض اوقات ایسے فیصلے بھی لینے پڑ جاتے ہیں کہ جن کو دیکھے بغیر آپکا ایک دن نہیں گزرتا ان ہی سے دور رہنا پڑ جاتا ہے اسنے لندن آنے کا ڈیسیجن بھی اسی لئے لیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ دریہ اسے دیکھ کر بار بار تکلیف میں مبتلا ہو بے شک وہ اپنی طرف سے کاشان کے ساتھ مکمل خوش رہنے کی کوشش کرتی تھی اور شاید وہ ایسا چاہتی بھی تھی مگر اسفند کا سامنا اسے توڑ کر رکھ دیتا تھا اور یہ بات اس سے چھپی ہوئی نہیں تھی اور خود اسکا بھی تو یہی حال تھا اسکی جدائی میں وہ کتنا بدل چکا تھا گھر والے بھی اس کے اندر آنے والی تبدیلی کو محسوس کرنے لگے تھے جبھی اسنے وہ فیصلہ لیا جو ان دونوں کیلئے بہتر تھا۔ اور کچھ عرصے کیلئے سب سے دور چلا آیا۔

یہی سب سوچتے سوچتے اسنے اپنا موبائل نکالا اور اسمیں موجود دریہ کی پکس دیکھنے لگا جو مختلف مواقع پر لی گئی تھی اسمیں اسکی بے شمار سیلفیز اسفند کے ساتھ بھی تھیں جو عجیب شکلوں اور شرارتوں کی صورتوں میں بھی تھیں وہ دیکھتے ہوئے ماضی کے کتنے لمحات اسکے ذہن میں تازہ ہوئے تھے جسے یاد کر کے اسکے لب آپ ہی مسکرا دیئے۔ کافی دیر پکس دیکھنے کے بعد اسنے نبیل کو کال ملائی اور اس سے بات کرنے لگا باتوں باتوں میں اسنے دریہ کے متعلق پوچھا تو نبیل نے اسے دریہ کے متعلق بتایا جس پر اسفند کو بہت دکھ ہوا۔ ابھی کچھ دنوں پہلے ہی تو نبیل نے اسکی اور نیہا کی پر یگننسی کے بارے میں بتایا تھا جسے سن کر وہ ان دونوں کیلئے بہت خوش ہوا تھا۔ اور اب یہ خبر سن کر وہ اس تکلیف کو محسوس کر رہا تھا جو دریہ پر گزری ہوگی۔

وہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر واپس گھر آگئی تھی کاشان اسکے کاندھے کے گرد بازو پھیلانے اسے اپنے کمرے تک لایا اور بیڈ پر بٹھایا۔ در یہ پیر اوپر کر کے بیڈ کے کرائون سے ٹیک لگا کر بیٹھی تو اسکی نظر سامنے لگے بے بی کے پوسٹر پر گئی کتنی خوشی سے کاشان نے یہ پوسٹر لگایا تھا۔ وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے پوسٹر دیکھ رہی تھی۔ جسے کاشان نے فوراً نوٹ کیا

رضیہ۔۔۔۔۔ کاشان نے تقریباً چپختے ہوئے اسے آواز دی تھی جسے سن کر وہ بھاگی آئی۔

جی کاشان صاحب۔۔ وہ ہانپتے ہوئے بولی۔ جبکہ در یہ نا سمجھی سے کاشان کو دیکھنے لگی۔

معین سے کہو پانچ منٹ کے اندر یہ پوسٹر یہاں سے آکر نکالے۔ اسنے دوسرے ملازم کا نام لے کر انگلی سے دیوار کی طرف اشارہ کیا۔

www.kitabnagri.com

جی صاحب۔۔۔ وہ فوراً تابعداری سے نکل گئی۔

کیوں نکلو ارہے ہیں آپ یہ پوسٹر؟ در یہ نے آنکھیں رگڑ کر آہستہ سے کہا۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ یہاں موجود کسی بھی چیز سے تمہیں تکلیف پہنچے۔ وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنے شوز اتارنے لگا۔

اگلے دو دن کا شان آفس نہیں گیا اور سارا وقت دریا کے ساتھ ہی گزارا ہر طرح سے اس کا خیال رکھ رہا تھا مگر جو حادثہ اس پر گزر چکا تھا وہ کافی گہرا تھا وہ اس سے نکل نہیں پار ہی تھی۔ وہ نقاہت اور کمزوری کی وجہ سے زیادہ تر سوتی رہتی یا چپ چپ اور کھوئی کھوئی سی رہتی۔ کا شان کو اسکی یہ حالت کافی تکلیف دے رہی تھی اس وقت بھی وہ لمبی نیند سو کر اٹھی تھی جب کا شان کو کچھ سمجھ نہیں آیا تو وہ لیپ ٹاپ اٹھالایا۔ چلو آج ہم دونوں مل کر کوئی مووی دیکھتے ہیں۔۔ وہ مسکراتے ہوئے دریا سے بولا

تو وہ بس سر ہلا سکی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسفند آپ ڈیپریسڈ لگ رہے ہیں؟ از ایوری تھنک اوکے؟ وہ اور زونا نشہ ایک پارک کی بینچ پر بیٹھے تھے۔ زونا نشہ کافی دیر سے جو بات نوٹ کر رہی تھی پوچھ بیٹھی۔

زونا نشہ ہماری زندگی میں خوشی اتنے تھوڑے عرصے کیلئے کیوں آتی ہے؟ تھوڑے توقف کے بعد وہ اسکی طرف دیکھے بغیر سامنے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

خوشی اور غم تو زندگی کا حصہ ہیں جس طرح خوشی کے لمحات گزر جاتے ہیں غم بھی ہمیشہ کیلئے نہیں رہتا۔ ہاں یہ بات اور ہے جب ہم خوش ہوتے ہیں تو ٹائم گزرنے کا احساس نہیں ہوتا اور غم کا تھوڑا عرصہ بھی پہاڑ کی طرح گزرتا ہے۔

وہ اسکی طرف گردن موڑ کر اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی۔

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ اسفند نے گہری سانس خارج کرتے گردن ہلائی۔ وہ ابھی بھی سامنے دیکھ رہا تھا آپ نے بتایا نہیں کہ مسئلہ کیا ہے؟ وہ دوبارہ سے پوچھنے لگی

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ بس وہ ایک کزن ہے میری۔۔۔ شادی کے دو سال بعد اسنے ایکسپیکٹ کیا تھا اور اسکا مس کیرج ہو گیا۔ وہ افسوس سے بتانے لگا

Kitab Nagri

محبت کرتے تھے ناں آپ اس سے؟ زونا نشہ کے کہنے پر اسفند نے چونک کر حیرت سے اسے دیکھا۔

نہیں۔ ایسی

آپ کی آنکھوں میں یہ تحریر صاف صاف لکھی ہے۔ زونا نشہ نے مسکرا کر اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

میرے خیال سے ٹائم کافی ہو گیا ہے ہمیں چلنا چاہیئے۔ اسفند نے نظریں چراتے ہوئے اپنی رسٹ واپس کو دیکھا۔

شادی کیوں نہیں کی؟ کیا وہ آپ کو پسند نہیں کرتی تھی؟ زونا نشہ نے اسکی بات اگنور کرتے ہوئے کہا اور ویسے ہی بیٹھی رہی۔ اسکی بات پر اسفند کے زخم ایک بار پھر سے تازہ ہوئے۔

اور اسکی آنکھوں میں سرخی اترنے لگی۔ وہ اپنا بیگ کاندھے پر ڈالتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

لیٹس گو۔۔۔ وہ آگے بڑھا۔

اسکا مطلب ہے کہ آپ مجھے اپنا دوست کہتے تو ہیں پر سمجھتے نہیں۔۔۔ وہ شکوہ کرتی ہوئی اسکے ساتھ چلتے ہوئے بولی۔

دوستی کرنے کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ میں اپنی زندگی کی کتاب کھول کر آپ کو پیش کر دوں کہ یہ لیجئے مس زونا نشہ میری زندگی کا حرف حرف مطالعہ کر لیجئے۔



وہ چباتے ہوئے بولا

اور اگر میں کہوں کہ میں اسفند احمد کی زندگی کی کتاب کے ایک ایک حرف کو پڑھنا چاہتی ہوں تو؟ وہ معنی خیزی سے بولی تو اسفند غصے سے اسکی جانب گھوما۔

تو میں آپکو یہی کہوں گا کہ آپ بے وقوف ہیں ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہیں؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔

کاشان*۔۔۔۔۔رات کے پچھلا پہر تھا جب در یہ نے چیخ کر کاشان کو پکارا اور سوتے میں سے ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی اسکی چیخ سے کاشان کی آنکھ بھی کھل گئی اسنے جلدی سے لیپ آن کیا۔

در یہ خوف سے بری طرح کانپ رہی تھی کاشان کے قریب آنے پر اسنے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور اسکے کندھے پر سر رکھ کر روتے ہوئے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔

کیا ہوا؟ کاشان نے اسکے بالوں کو سہلاتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

کاشان آ۔۔۔آپ م۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے چھوڑ کر جا رہے تھے میں آپ کو۔۔۔آوازیں دے رہی تھی۔۔۔بار بار پکار رہی تھی لیکن آپ۔۔۔آپ نے مڑ کر ایک بار بھی نہیں دیکھا۔۔۔۔۔وہ سکنے لگی۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔اکیلی رہ گئی تھی۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔کاشان سمجھ گیا کہ اسنے کوئی برا خواب دیکھا ہے۔ دیکھو میں تمہارے پاس ہوں در یہ۔۔۔تم نے کوئی خواب دیکھا ہے۔وہ اسکے چہرے پر ہاتھ پھیر کر بولا میں کہیں نہیں جا رہا تمہیں چھوڑ کر وہ نرم لہجے میں بولا پھر جگ سے پانی نکال کر گلاس اسکے ہونٹوں سے لگایا تو اسنے چند گھونٹ پانی کے پئے۔

آپ مجھ سے دور تو نہیں جائیں گے کاشان؟ وہ ابھی بھی خوفزدہ سی تھی۔

کبھی بھی نہیں میری جان۔ اسکے ماتھے کا بوسہ لیتے ہوئے اسنے یقین۔ دلا یا اور مسکرایا۔ اب سو جاؤ اسنے اسے تکیہ پر لٹایا اور خود کہنی کے بل اسکی جانب کروٹ لئے لیٹ گیا در یہ کاشان کے ایک ہاتھ کو ابھی بھی اپنے

ہاتھوں سے پکڑے ہوئے تھی جیسے کہ اسنے ہاتھ چھوڑا تو کاشان اس سے کہیں دور چلا جائیگا۔ وہ کاشان کے چہرے کو دیکھے جارہی تھی تو کاشان مسکرایا۔

لگتا ہے آج مجھے نظر لگانے کا ارادہ ہے۔ اسنے دریہ کو چھیڑا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔

میں تمہارے پاس ہوں۔ بے فکر ہو کر سو جاؤ وہ اسکی پلکیں چوم کر بولا تو دریہ نے آہستگی سے آنکھیں موند لیں۔

اگلے کئی دنوں تک اسفند زونائشہ سے نہیں ملا اسکی ہر کال پر اسنے بڑی ہونے کا بہانہ بنا دیا لیکن اس دن زونائشہ کا سامنا ایک سپراسٹور میں اسفند سے ہوا وہ بھی چند ضروری چیزیں لینے کیلئے وہاں آیا تھا۔ اسے دیکھ کر زونائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔

Kitab Nagri

کیسے ہیں آپ؟ وہ قریب آ کر پوچھنے لگی تو اسفند اس سناشنا آواز پر چونکا۔

ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟ اسنے بھی رسماً پوچھا

آئم گڈ وہ مسکرائی۔ اسفند ابھی بھی اسے نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

بہت زیادہ بڑی ہو گئے ہیں آجکل آپ؟ زونا نشہ نے شکوہ کیا۔ ان چند ماہ میں اسکی دوستی اسفند کیساتھ اچھی خاصی ہو چکی تھی۔

آئی ایم ریٹلی سوری میں تھوڑا جلدی میں ہوں آپ سے بعد میں ملتا ہوں۔ اسنے وہاں سے نکلنا چاہا۔

تو آج شام آپ مجھ سے مل رہے ہیں۔۔۔۔۔ وہ اندازہ لگاتے ہوئے بولی

نہیں آج نہیں۔۔۔ پھر کسی دن اسفند نے اسے ٹالا

اوکے مجھے آپکی کال کا انتظار رہے گا۔۔۔ وہ کہہ کر مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

دریہ۔۔۔ دریہ۔۔۔ کاشان آفس سے آیا تو دریہ کمرے میں نہیں تھی وہ اسے آوازیں دیتا لاؤنج تک آیا۔ وہ وہاں بھی نہیں تھی

وہ کاشان صاحب دریہ بی بی تولان کے پچھلے حصے میں کافی دیر سے بیٹھی ہیں۔ رضیہ کچن سے نکل کر بتا رہی تھی۔

اور مماکہاں ہیں؟ کاشان نے ثریا کے بارے میں پوچھا

وہ جی۔۔۔ بڑی بی بی جی کی کسی سہیلی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے وہ ان سے ملنے گئی ہیں۔

اچھا۔۔ ٹھیک ہے وہ کہتا ہوا لان کے پچھلے حصے کی طرف آیا۔ تو در یہ جھولے پر بیٹھی بڑے سے پنجرے میں اڑتے رنگ برنگے طوطوں کو دیکھتے ہوئے کسی گہری سوچ میں گم تھی کاشان نے پنجرے میں کئی الگ الگ قسم کے طوطے الگ الگ پارٹیشنڈ بنا کر رکھے تھے۔ اسکے علاوہ بڑا سافش اکیو ریم بھی وہاں دیوار کیساتھ بنا ہوا تھا جسمیں رنگ برنگی خوبصورت مچھلیاں تھیں۔

السلام وعلیکم۔۔ کاشان نے اسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا تو در یہ کی سوچوں کا حصار ٹوٹا۔

وعلیکم السلام

آپ کب آئے؟

بس ابھی تھوڑی دیر پہلے۔ وہ مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا

تم بتاؤ کیسا گزرا دن؟ مسکراتے ہوئے وہ بہت نرمی اور پیار سے پوچھنے لگا

میرے تو سارے دن ایک سے ہی گزرتے ہیں۔ وہ مایوسی سے بولی تو کاشان نے اسے دکھ سے دیکھا

تم اپنی اسٹیڈیز کنٹینیو کیوں نہیں کر لیتی؟ اس طرح تم مصروف بھی ہو جاؤ گی اور تمہارا دل بھی بہل جائے گا۔ وہ

اسکے رخسار پر آئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا

دیکھوں گی لیکن ابھی فی الحال میرا ایسا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔ وہ اسکے کندھے پر سر رکھ کر آہستگی سے بولی۔

اوکے۔۔۔ از پوش میں صرف مشورہ دے رہا ہوں۔ وہ اسکے کاندھے کے گرد اپنے بازو جھانک کر کے بولا۔

کاشان۔۔۔ اسکے کندھے پر سر ٹکائے دریہ نے آہستگی سے اسے پکارا

ہممم بولو جان کاشان۔۔۔ وہ پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوا۔

اگر میں۔۔۔۔۔ وہ کہتے کہتے جھجک کر رکی

ہممم بولو کیا کہنا چاہتی ہو۔؟

کاشان اگر۔۔۔۔۔ اگر میں۔۔۔ آپ کو اولاد کی خوشی نہ دے سکی تو آپ مجھے چھوڑ تو نہیں دیں گے۔۔۔ وہ خواب جو اسنے دیکھا تھا اسکا ڈر کہیں نہ کہیں اسکے لاشعور میں ابھی بھی موجود تھا۔ اسکی بات پر کاشان نے دکھ سے اسے دیکھا اسے غصہ بھی آیا مگر اسنے آج سے پہلے کبھی دریہ پر غصہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ اس پر کبھی غصہ کر سکتا تھا۔

بہت فضول سوچنے لگی ہو تم۔ اتنا ہی اعتبار ہے مجھ پر۔ دراصل تم میری محبت سمجھ ہی نہیں پائی ورنہ کبھی بھی ایسا نہ سوچتی۔۔۔۔۔ سچ کہوں مجھے بہت دکھ ہوا۔ تمہیں میری محبت پر یقین ہی نہیں ہے اسکی جانب رخ کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کاشان نے شکوہ کیا تو دریہ نے نظریں نیچی کرتے ہوئے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانے کی کوشش کی۔

میری زندگی میں اگر کسی تیسرے وجود کی اہمیت ہے تو تمہارے بعد۔۔۔۔۔ میرے لئے تم۔۔ تم سب سے اہم ہو۔ تم میری جان ہو یہ صرف میں کہتا نہیں حقیقت ہے۔۔۔ جب تک میری سانسیں چل رہی ہیں ناں میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اسلئے اپنے دل سے ہر ڈر نکال دو۔ وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں لئے اسکی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کرتے ہوئے بولا کاشان کی آنکھیں اسکے لفظوں کی سچائی بیان کر رہی تھیں۔ در یہ نے اسکے لفظوں اور خلوص پر پورے ایمان کیساتھ یقین کیا تھا



اسفند* وہ آفس سے گھر جا رہا تھا جب زونا نشہ اسکے پیچھے دوڑتی ہوئی آئی تھی۔

آپ؟ اسوقت یہاں۔۔۔ اسفند کو اسے اپن ے آفس کے باہر دیکھ کر حیرت ہوئی

آپ نہ ہی میری کال رسیو کر رہے ہیں اور نہ ہی ہم اتنے دنوں سے ملے۔ مجھے آپ کی فکر ہو رہی تھی اسی لئے آپ سے ملنے یہاں آگئی اور تھینک گاڈ کے میں ٹھیک ٹائم پر پہنچ گئی وہ اسکے قدم سے قدم ملاتے ہوئے اسکے ساتھ چلنے لگی۔

دیکھیں زونا نشہ میں اسوقت بہت تھکا ہوا ہوں اور گھر جا رہا ہوں۔۔۔ وہ اسکی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا

دس از نوٹ فیئر آپ صرف اپنی بات کہہ کر جا رہے ہیں آپ کو میری بات بھی سننی ہوگی۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شکوہ کر کے بولی۔ تو اسفند اسے دیکھتے ہوئے دوبارہ سے کرسی پر بیٹھا۔

بولیں کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟ وہ بیزاری سے بولا

آپ جانتے ہیں آپ سے ملنا آپ کو سننا آپ سے باتیں کرنا مجھے اچھا لگتا ہے۔۔ آپ مجھ سے میری خوشی چھین رہے ہیں۔۔ وہ غم آنکھوں کیساتھ بولی

زونا نشہ یہ لمحات روگ بن جائیں گے آپ کیلئے۔۔۔۔۔ آپ کیوں نہیں سمجھتیں۔ وہ نرمی سے بولا

میں کل کا سوچ کر اپنی آج کی خوشی برباد نہیں کرنا چاہتی ہو سکتا ہے یہ دن میری زندگی کے خوبصورت دن ہوں یہ یادیں خوبصورت یادوں کی طرح ہمیشہ میرے ذہن میں نقش رہیں۔ وہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے ہوئے بولی۔۔ تو اسفند نے اسے دیکھ کر گہرا سانس لیا۔

پتہ نہیں آپ میری بات کیوں نہیں سمجھنا چاہتی۔ وہ نفی میں سر ہلا کر بولا

تو آپ ہی سمجھ جائیں ناں میری بات اور ویسے بھی جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے میں ان لوگوں میں سے نہیں جو فیوچر کے غم کو اپنے حال پر مسلط کر لوں مجھے اپنے آج میں جینا ہے جو بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ اسکا لہجہ مضبوط تھا جس کے جواب میں اسفند کچھ بول نہ پایا اور اسے دیکھ کر رہ گیا

آج آپ کو اپنا گٹار کیسے یاد آگیا؟

دریہ نے سراہا
Kitab Nagri

تھینک یو۔۔۔ ناؤ دس از او نلی فور یو۔ اسنے گٹار بجاتے ہوئے گنگنا نا شروع کیا۔

تم کو صرف تم کو

ہم نے چاہا چاہت کی قسم

تم بن اگر جینا پڑا ہم کو

مر جائیں گے ہم

دل ہے تمہارا دھڑکن تمہاری

تیرے لئے ہیں سانسیں ہماری

ہو اتنا ہے کہنا سنگ رہنا صنم

ہے ہے ہا ہا ہا ہا ہا

دریہ اسکی محبت لٹاتی آنکھوں اور انداز پر مسرور سی ہو کر اسے دیکھے گئی اور اس نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو مسکراتے ہوئے چھپایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنا پیار کرتے ہیں مجھ سے؟۔ گانا ختم ہونے کے بعد وہ آہستگی سے پوچھنے لگی۔

ہمم۔۔ اتنا کہ میری خواہش ہے کہ جب میں اپنی آخری سانس لوں اس وقت بھی تمہارا چہرہ میری نظروں کے سامنے ہو۔

وہ اسکا ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں سے چھوتے ہوئے وارفتگی سے بولا تو دریہ نے خفگی سے اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے واپس کھینچا۔

اگر آپ نے ایسی بات پھر کبھی کی تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی۔

اچھا۔۔۔ بابائی کرتا ایسی بات۔۔۔

کاشان اس ڈر سے کہیں وہ پھر اداس ہو جائے فوراً بات بدل گیا

اب بتاؤ اور کیا سنائوں؟؟ وہ اس سے مشورہ لیتے ہوئے بولا

مجھے کیا معلوم محبت کا یقین آپ دلارہے ہیں۔ وہ کندھے اچکا کر بولی تو کاشان نے چٹکی بجائی ہاں یاد آگیا لیکن
اسمیں تمھاری لائن بھی ہے۔ وہ اسکی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔

اور گٹار بجانے لگا۔

دل تیرے بن کہیں لگتا نہیں

وقت گزرتا نہیں کیا یہی پیار ہے

www.kitabnagri.com

بولو بولوناں۔۔۔۔۔ وہ آئی برواچکاتے در یہ کو دیکھ کر بولا جو آدھے منہ کو دونوں ہاتھ سے چھپائے ہنس رہی
تھی۔

کر لینا۔ عاشر اسفند کے کین میں آکر اسکی ٹیبل پر فائل Read اسفند میں نے یہ فائل کمپیٹ کر دی ہے تم

رکھ کر بولا تو اسفند جو اپنی چیئر کی پشت پر سر ٹکائے بیٹھا تھا سر ہلایا۔

کیا ہوا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟ عاشر کو اسکی طبیعت کچھ عجیب سی لگی تو پوچھنے لگا۔
نہیں شاید فیور ہو گیا ہے۔

اسکی آواز کافی بھاری ہو رہی تھی۔

تمہیں تو کافی ٹمپرچر ہو رہا ہے عاشر نے اسکی پیشانی کو چھوا تو بولا۔

گھر جا کر میڈیسن لے لو نگا۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے بولا

اور گھر پر طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو؟ کون خیال رکھے گا تمہارا؟ وہ پریشانی سے بولا

کچھ نہیں ہوتا یار۔۔۔۔۔ وہ زبردستی کا مسکرایا۔

نہیں میں تمہیں اس کنڈیشن میں اکیلا رہنے کا مشورہ نہیں دوں گا تم ابھی پہلے میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو گے

پھر آج میرے ساتھ چل رہے ہو میرے گھر۔۔۔۔۔ اسنے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔

نہیں عاشر میں ٹھیک۔۔۔۔۔

میں اب کچھ نہیں سنو نگا۔ عاشر نے اسفند کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی اور اٹل لہجے میں بولا پھر اسے اپنے

گھر لے گیا۔

آدھی رات کے بعد جا کر اسکے بخار میں کمی آئی۔ عاشر نے رات اس کے پاس روم میں ہی گزاری جب اسکا بخار کم ہوا تو عاشر سویا صبح وہ آفس چلا گیا۔ جبکہ اسفند دوائوں کے زیر اثر کافی دیر تک سوتا رہا تھا۔

کاشان باتھ لے کر آیا تو دریہ بیڈ شیٹ درست کر رہی تھی وہ وارڈروب سے اپنے آفس کے لئے سوٹ نکالنے لگا

کاشان * دریہ نے اسے پکارا

ہممم۔۔۔ اپنی شرٹ ہینگر سے الگ کرتے ہوئے وہ متوجہ ہوا

وہ نیہا کی ڈیلیوری کی ڈیٹ قریب آرہی ہے تو امی اسلام آباد جا رہی ہیں۔

اچھا۔۔۔۔۔ کاشان شرٹ پہن کر اس کے بٹن لگاتے ہوئے بولا

www.kitabnagri.com

اسلام آباد جانے سے پہلے وہ بے بی کے لئے کچھ شاپنگ کرنا چاہتی ہیں تو انہوں نے مجھے ساتھ چلنے کو کہا ہے

۔ میں سوچ رہی ہوں آج چلی جاؤں۔ اسنے اجازت طلب نظروں سے کاشان کو دیکھا

ٹھیک ہے پھر جلدی سے ریڈی ہو جاؤ میں تمہیں آفس جاتے ہوئے ڈراپ کر دوں گا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا

نہیں میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤنگی بلا وجہ آپ آفس سے لیٹ ہو جائیں گے۔

میں کوئی لیٹ نہیں ہو رہا بس تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ وہ اپنے کف کے بٹن لگاتے ہوئے بولا
لیکن کاشان مجھے مار کیٹ جانے کے لئے ڈرائیور اور گاڑی کی ضرورت بھی تو ہوگی۔

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

تو میری جان اتنی صبح صبح کو نسی مار کیٹ کھلی ہوں گی۔ جب مار کیٹ جانا ہو تو ڈرائیور کو کال کر لینا۔ فی الحال یہ
ڈرائیور آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے کہیے آپ کو قبول ہے؟ کاشان نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک انداز
سے جھک کر کہا تو در یہ کھکھلا کر ہنسی۔

یہ ڈرائیور تو مجھے ساری زندگی کے لئے قبول ہے۔ وہ بھی اٹھلا کہ بولی اور پھر دونوں ہنسنے لگے

عاشی کیا بنا رہی ہو؟ زونا نشہ کچن میں اسے مصروف دیکھ کر پوچھنے لگی۔

www.kitabnagri.com

اسفند کے لئے سوپ بنا رہی ہوں۔

میں بناؤں؟ وہ اشتیاق سے بولی

کیا؟؟؟؟؟ تم بناؤ گی؟۔ عاشی نے بے یقینی سے اسے دیکھا تو زونا نشہ نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے سر کو ہلایا اور

عاشی منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔ کیونکہ اسنے آج سے پہلے کبھی کچن کے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔

سنایا ہو۔ وہ خفا ہوتے ہوئے بولی۔ joke تم تو ایسے ہنس رہی ہو جیسے میں نے کوئی

نہیں تم سوپ بنائو۔۔۔ وہ سائیڈ پر ہوتے ہوئے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ زونا نشہ اسے گھور کر رہ گئی۔

اب بتائو کیسے بناتے ہیں۔ اسنے عاشی سے پوچھا تو وہ اسے بتاتی گئی اور وہ اسکی ہدایات پر عمل کرتی گئی۔۔۔ اور جب سوپ تیار ہوا تو اسے عجیب قسم کی خوشی ہوئی عاشی کو ٹیسٹ کروا کر اس سے تعریف وصول کی پھر وہ اسفند کیلئے بائول میں نکال کر اسے ٹرے میں رکھ کر اب وہ گیسٹ روم میں آئی جہاں اسفند تھا وہ نقاہت اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا ندھال سا ہو گیا تھا۔

کیسی طبیعت ہے اب آپکی؟ اسنے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

پہلے سے کافی بہتر ہے۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا

گڈ۔۔۔ اب جلدی سے یہ سوپ پی لیں تو اور بہتر فیمل کریں گے۔ وہ مسکراتے ہوئے بائول اسکے ہاتھ میں پکڑا کر بولی۔

اتنے میں عائشہ بھی روم میں آ کر اس سے اسکی طبیعت کا پوچھنے لگی۔

اسفند آپکو پتہ ہے زونی نے آج فرسٹ ٹائم کسی کے لئے کچھ بنایا ہے ویسے بڑے لکی ہیں آپ؟ عاشی نے

شرارت سے زونا نشہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو اسفند کی نظریں اسپون منہ کے قریب لے جاتے ہوئے بے ساختہ

اسکی جانب اٹھیں جس پر زونا نشہ جھینپ کر مسکرائی اسفند اسے دیکھتا رہ گیا اس وقت وہ اسے بالکل دریہ جیسی لگی تھی جو اسکی اتنی کیئر کرتی تھی۔

کیا سوچ رہے ہیں ڈر تو نہیں لگ رہا آپکو اسے پینے میں؟ عاشی اسے سوچوں میں گم دیکھ کر پوچھنے لگی۔ ویسے میں نے ٹیسٹ کر لیا ہے آپ ڈریں نہیں۔۔

نہیں میں سوچ رہا ہوں آپ لوگ میری وجہ سے بے آرام ہو رہے ہیں۔۔۔ وہ شرمندگی سے بولا
ایسی کوئی بات نہیں ہے اسفند آپ اسطرح نہیں سوچیں۔ آپ یہاں اکیلے ہیں ایسے میں آپکی کیئر کرنا ہمارا فرض ہے۔ عاشی نے خلوص سے کہا۔

عاشی میرا بہت اچھا دوست ہے اسنے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔
بھابھی میں آپ لوگوں کے خلوص کا شاید کبھی بھی بدلانہ اتار پائوں۔
www.kitabnagri.com

اب آپ ایسی باتیں کر کے ہمیں شرمندہ نہ کریں۔ اور یہ سوپ پیئیں ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ وہ کہہ کر مسکراتے ہوئے چلی گئی۔

اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیے گا۔ زونا نشہ بھی اسکے پیچھے جانے لگی۔

زونا نشہ*۔۔۔ اسفند کے پکارنے پر وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔

تھینک یو۔۔۔۔۔ وہ مسکرایا

یو آر ویلکم۔۔۔ وہ بھی جواباً مسکرائی۔

السلام علیکم۔۔۔ عاشر آفس سے واپس آیا تو اسفند صوفے پر عاشر کی بیٹی عائرہ جس کی عمر تقریباً سو سال تھی کو گود میں لئے اس سے باتیں کر رہا تھا اور وہ اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو جوڑ کر اس سے باتیں کر رہی تھی جس کو اسفند بڑی مشکل سے سمجھ پارہا تھا مگر اسے اسکی کی باتیں بہت اچھی لگ رہی تھیں اور وہ بھی اس کے ساتھ بہت خوش تھی۔ عاشر کی آواز پر اس کی بانچھیں کھل گئیں اور وہ کھکھلاتی ہوئی اپنے چھوٹے چھوٹے قدموں سے دوڑتی عاشر کی جانب لپکی عاشر اپنے دونوں بازوؤں کو کھول کر گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔ اسفند مسکراتے ہوئے دلچسپی سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے رخسار پر دونوں جانب پیار کرتے ہوئے عاشق نے اسے گود میں اٹھایا۔ پھر اسفند کی طرف متوجہ ہوا۔
تمہاری طبیعت کیسی ہے اب؟؟

کیسا لگ رہا ہوں میں تمہیں؟ اسفند نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے مسکرا کر ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کر کے الٹا اس سے سوال کیا

تمہیں دیکھ کر تو لگ ہی نہیں رہا کہ تم بیمار بھی تھے۔ وہ عازہ کو لئے صوفے پر بیٹھا اور ہنس کر بولا۔ اور ایک ہاتھ سے اپنی ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلا کیا

اتنے میں عاشق آگئی اور اس کی گود سے عازہ کو لے لیا۔

آپ فریش ہو جائیں پھر سب مل کر چائے پیتے ہیں وہ مسکرا کر بولی تو عاشق سر ہلاتے ہوئے اٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ساتھ بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ چائے کے ساتھ عاشق نے مفنس۔ ڈونٹس اور کباب بھی سروو کئے۔

اسفند یار تمہارے لئے میرے پاس ایک گڈ نیوز ہے عاشق نے چائے کے سپ لیتے ہوئے اسفند کو دیکھ کر کہا۔ جو کہ صرف تمہارے لئے ہی گڈ ہے وہ مزید کہتے ہوئے تھوڑا داس ہوا

اچھا وہ کیا ہے؟؟ اسفند نے کچھ کچھ سمجھتے ہوئے پوچھا

ایکسپٹ ہو گیا ہے۔ Resignation تمہارا

تھینک گاڈ اسفند نے گھر اسانس لیتے ہوئے رب کا شکر ادا کیا۔ وہ پچھلے دو ماہ سے انتظار کی سولی پر لٹکا ہوا تھا۔ جبکہ دوسری جانب زونا نشہ اس خبر کو سن کر اداس ہوئی تھی۔

چائے پینے کے بعد کافی دیر تک گپ شپ کرتے گزر گئے

اچھا اب میں چلتا ہوں اسفند نے اٹھتے ہوئے کہا

کدھر شہزادے؟ آج آپ کہیں نہیں جا رہے۔۔۔ عاشر نے انگلی کے اشارے سے اسے منع کیا۔

نہیں یا اب میں چلوں گا میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ پہلے ہی کل سے تم لوگوں کو بہت تنگ کر چکا ہوں۔

www.kitabnagri.com

یہ کیا بات کی تم نے؟۔ مشکل وقت میں دوست ہی دوست کے کام آتے ہیں۔ عاشر میں برا مانتے ہوئے اسے

جتایا۔

میں نے بھی صبح آپ سے کہا تھا کہ آپ کی کیئر کرنا ہمارا فرض ہے۔ عاشر نے بھی مسکرا کر کہا

بالکل۔۔۔ عاشر بھی عاشر کی بات سے متفق ہوا۔

اور میں نے کہہ دیا کہ آج تم کہیں نہیں جا رہے۔۔۔ تو نہیں جا رہے۔ وہ حتمی لہجے میں بولا
اچھا میرے بھائی۔۔۔ میں نہیں جا رہا۔ اسفند نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔ لیکن تم جا کر کچھ دیر آرام کر لو
کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔ وہ اسے مشورہ دیتے ہوئے بولا

عاشرا اپنے کمرے میں آرام کی غرض سے چلا گیا اور عاشی سوزی (میڈ) کے ساتھ مل کر کچن میں ڈنر کی تیاری
کرنے لگی۔

تو پھر آپ جا رہے ہیں؟؟؟ زونا نشہ نے ان دونوں کے جانے کے بعد اداسی سے پوچھا اسفند نے تاسف سے اس
کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

مجھے تو جانا ہی تھا زونا نشہ۔۔۔ وہ اسے باور کراتے ہوئے بولا

ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ آپ کو تو جانا ہی تھا۔۔۔ اس نے سر ہلاتے ہوئے بڑی مشکل سے اپنے ہونٹوں پر
مسکراہٹ سجائی اور اسفند کو دیکھا تو اس نے بھی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔

اسفند آپ نے کبھی اپنے کسی فیملی ممبر کی پک نہیں دکھائی مجھے۔۔۔ آپ کے اسمارٹ فون میں پکس تو ہوں گی۔ وہ
موضوع چینج کرتے ہوئے بولی تو اسفند نے مسکراتے ہوئے اپنا موبائل پاکٹ سے نکالا۔ اور وہ اس کے برابر
میں آکر بیٹھ گئی اور اسفند اسے ایک ایک کی تصویر دکھانے لگا۔

کاشان نے آفس سے واپسی پر دریہ کو پک کیا تو اس نے اتنے سارے شاپنگ بیگز کاشان کو تھمائے کاشان نے مسکراتے ہوئے تمام بیگز گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھے اور دریہ کو لے کر واپس گھر آگیا۔

جی جناب تو کیا کیا خرید لیا آپ نے؟ کاشان فریش ہو کر آیا تو ٹاول ایک طرف ڈالتے ہوئے دریہ کے برابر میں بیٹھ گیا جو بیڈ پر تمام چیزیں پھیلائے دوبارہ سے دیکھ رہی تھی کاشان نے ایک نظر چیزوں پر ڈالی۔ جس میں ڈھیر سارے نیو بورن بے بی سوٹ۔ شوز سوکس کیپ ٹواٹز اور دوسری چیزیں تھیں۔

کاشان مجھے یہ چیزیں اچھی لگیں تو میں نے بھی نہا کے بے بی کیلئے شاپنگ کر لی۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی بہت اچھا کیا۔۔۔۔۔ وہ مسکرایا

دریہ اسے ایک ایک چیز اٹھا کر دکھانے لگی اور کاشان اسے مسکراتے چہرے کو دیکھتا رہا۔

آپ کو پتہ ہے بے بیز کی اتنی پیاری پیاری چیزیں تھیں کہ دل کر رہا تھا سب خرید لوں۔ اس نے ساری چیزیں کاشان کو دکھانے کے بعد ایکسائمنٹ سے بتایا اور تمام چیزیں واپس بیگز میں رکھنے لگی۔

نیکسٹ ٹائم میرے ساتھ چلنا تو پوری شاپ خرید لینا۔ کاشان نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور ریموٹ اٹھاتے ہوئے ایل ای ڈی آن کیا۔

دریہ کی طرف سے خاموشی پا کر اس نے اسکی جانب دیکھا تو وہ جوا بھی ہنستے ہوئے چیزیں دکھا رہی تھی الماری میں بیگز رکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ لب بھینچے خود کو رونے سے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

دریہ *کاشان کے پکارنے پر دریہ نے اسے دیکھا تو وہ اسے خفگی سے دیکھ رہا تھا۔ دریہ نے مسکرانے کی کوشش کی اور اپنی رخسار پر بہتے آنسو کو ہتھیلی سے رگڑ کر صاف کیا۔

ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔ کاشان نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے اسے اپنے پاس بلایا تو وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کے پاس سر جھکا کر بیٹھ گئی۔

روکیوں رہی ہو؟ کاشان نے اس کا چہرہ اونچا کرتے ہوئے پوچھا تو اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

دریہ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے دل کی ہر بات مجھ سے شیئر کرو۔ بتاؤ کیا بات ہے؟ وہ انگوٹھے سے اس کے رخسار سے ہلکا کر بولا۔

بس ایسے ہی مجھے خیال آیا کہ اگر ہمارا بی بی ہوتا تو ہم اس کے لئے بھی کتنی ڈھیر ساری شاپنگ کرتے ناں۔۔۔ وہ بتاتے ہوئے میں ایک بار پھر رونے لگی۔ کاشان اس کی حالت پر رنجیدہ ہوا۔ اور اس کے کندھے کے گرد

بازو حائل کرتے اسے خود سے لگایا۔ تمہیں پتہ ہے تمہیں اس طرح دیکھ کر مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ کاشان نے سر جھکا کر اسکا چہرہ دیکھتے آہستگی سے کہا

آئی ایم سوری۔۔ میں رونا نہیں چاہتی مگر میں اپنا وہ غم بھی بھول نہیں پاتی۔۔۔ در یہ نے ایک بار پھر رخسار پر بہتے آنسوؤں کو صاف کیا۔ کاشان نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پیوست کر کے اپنے ہونٹوں سے چھوا۔

آزمائشیں انسان کی زندگی میں آتی ہیں اور اللہ کی نظر میں پسندیدہ لوگ وہی ہیں جو ان آزمائشوں پر صبر سے کام لیتے ہیں۔ اپنی زبان پر حرف شکایت نہیں لاتے۔ اللہ قرآن میں کہتا ہے کہ میں تمہیں ضرور آزمائوں گا تمہاری مال اولاد اور جان کے ذریعے۔ پھر جنہوں نے صبر سے کام لیا ان کے لئے دنیا اور آخرت میں راحتیں اور انعامات ہیں۔ وہ اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا تم اللہ کی رحمت سے مایوس ہو؟ کاشان نے سر جھکا کر اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا تو در یہ نے نفی میں گردن ہلائی۔

تم اللہ سے دعا کیا کرو نا۔۔۔۔ جس نے پہلی بار اس خوشی کو ہماری زندگی میں شامل کیا۔ دوسری بار بھی دینے پر قادر ہے۔

ہے ناں؟

بے شک۔۔۔۔۔ اس کے پوچھنے پر دریہ نے سر کو اثبات میں ہلایا

آج تم مجھ سے ایک وعدہ کرو کہ آئندہ زندگی میں جتنی بھی آزمائشیں آئیں۔ تم صبر کا دامن تھام کر رکھو گی۔
کبھی بھی کمزور نہیں پڑو گی۔ وہ ایک آس سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ دریہ نے روئی روئی آنکھوں سے
اسے دیکھا۔

میں جانتا ہوں میری دریہ بہت بہادر ہے۔ وہ اسکے بالوں کو سہلاتے ہوئے بولا۔

کاشان مجھ میں نہیں برداشت میں بہت کمزور ہوں وہ پھر روئی۔

اللہ کسی کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا۔ اور آزماتا بھی اسے ہے جو اسے محبوب ہیں۔ وہ اسے گہری نظروں
سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا وعدہ کرو مجھ سے تم ہر طرح کے حالات کو ڈٹ کر بہادری سے فیس کرو گی۔

دریہ نے الجھتے ہوئے سر کو ایک بار پھر اثبات میں ہلایا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس وقت ایسی باتیں کیوں کر رہا
ہے۔

کاشان نے مسکراتے ہوئے اسکے ماتھے پر بوسہ لیا اور اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا۔

زونائشہ نے اسفند کو کال کر کے ایک ریسٹورنٹ میں بلایا تھا اسفند وہاں پہنچا تو وہ پہلے سے ہی موجود تھی۔ وہ بھی ٹیبل کے ساتھ لگی اس کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ویٹر نے ایک چاکلیٹ کیک ٹیبل پر لا کر جبکہ دوسرے ویٹر نے پھولوں کا بکے اسفند کو پیش کیا اور اسے مخاطب کیا جو نا سمجھی سے یہ سب دیکھ رہا تھا

ہیپی برتھ ڈے سر۔۔۔۔ مینی مینی ہیپی ریٹرنز آف دی ڈے۔

تھینک یو۔۔ اسفند نے خوشگوار حیرت کے ساتھ مسکراتے ہوئے جواب دیا اور زونائشہ کو دیکھا جو اپنی کہنیاں ٹیبل پر ٹکائے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہیپی برتھ ڈے۔۔۔ اس کے دیکھنے پر وہ بھی مسکرا کر بولی۔

آپ کو میری برتھ ڈے کیسے پتا چلی۔ اسفند نے حیرانگی سے پوچھا کیوں کہ اس نے کبھی زونائشہ کو اپنی برتھ ڈے کے بارے میں نہیں بتایا تھا

www.kitabnagri.com

ایف بی پر نو ٹیفیکیشن آئی تھی وہ مسکراتے ہوئے بولی تو اسفند ہنسنے لگا۔

کیسا لگا میرا سر پر انز؟ زونائشہ نے اشتیاق سے پوچھا تو اسفند ہنستے ہنستے چپ ہوا۔

پتہ ہے پہلے اس طرح کے سر پرانز مجھے دریہ دیا کرتی تھی۔ وہی ہمیشہ میری برتھ ڈے سیلیبریٹ کیا کرتی تھی۔ وہ کہیں کھوسا گیا تھا۔

اسفند آپ نے کبھی بتایا نہیں کہ آپ نے دریہ سے شادی کیوں نہیں کی؟ زونا نشہ اس کے اداس چہرے کو دیکھ کر پوچھنے لگی

تو اس نے ایک گہری سانس خارج کی۔

بس یوں سمجھ لیجیے کہ بعض اوقات ہمیں نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے دل میں جذبات کو دفن کر کے دوسروں کی خوشی کی خاطر کچھ فیصلے لینے پڑ جاتے ہیں۔ وہ کہنے کے بعد پھیکی سی ہنسی ہنسا اور نائف اٹھا کر کیک کاٹا پھر ایک چھوٹا ٹکڑا کاٹ کر پہلے زونا نشہ کو کھلایا اس کے بعد دوسرا ٹکڑا اپنے منہ میں رکھا۔

تھینکس فور سر پرانزنگ می۔ اسفند نے مسکرا کر کہا تو زونا نشہ بھی مسکرا نے لگی۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ فری ہو تو میرے ساتھ شاپنگ پر چلیں گی۔ ایکچوولی مجھے اپنی کزن بھابھی وغیرہ کے لئے گفٹس لینے ہیں لیڈیز شاپنگ کا مجھے کچھ خاص آئیڈیا نہیں ہے اگر آپ ساتھ ہو نگی تو تھوڑی ہیلپ ہو جائے گی۔ اسفند نے ہچکچاتے ہوئے کہا

وائے ناٹ۔۔۔۔۔ زونا نشہ مسکرا کر بولی

ہی ہر تھ ڈے جانی۔۔۔۔۔ فون پر نبیل کی تصویر کے ساتھ اس کی چہکتی ہوئی آواز ابھری۔

اوو بھائی میرے۔۔۔۔ میں نیہا نہیں اسفند ہوں۔ اس کے اس طرح وش کرنے پر اس نے قہقہہ لگا کر اسے جتایا۔

جانتا ہوں جانتا ہوں۔۔۔ لیکن آج میں اتنا خوش ہوں کہ سب پر ہی پیار آرہا ہے مجھے۔۔۔۔۔

اچھا اور وہ خوشی کی بات کیا ہے؟؟؟؟ اسفند نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

تو ایک عدد اور بھیجئے گا چاچو بن گیا ہے۔۔۔۔۔ نبیل نے اکسائٹمنٹ سے بتایا

واقعی یہ تو واقعی بہت خوشی کی خبر ہے تو باپ بن گیا۔۔۔ مبارک ہو یار۔۔۔ اسفند نے خوشی سے کہا زونا نشہ اپنا

جوس پیتے ہوئے مسکرا رہی تھی اسفند کے چہرے پر اس نے پہلی بار اتنی خوشی دیکھی تھی وہ موبائل اسکرین پر

دیکھتے ہوئے آس پاس کے ماحول سے بے خبر سا ہو گیا تھا

مجھے اس چھوٹو کا چہرہ دکھاتھے تو پچھلے 28 سالوں سے دیکھ رہا ہوں۔

اسفند کے کہنے پر نبیل نے موبائل کا بیک کیمرہ آن کیا اور کاٹ میں لیٹے ہوئے چھوٹے بے بی کو فوکس کیا۔
ماشاء اللہ۔۔۔ اسفند کے کہنے پر زونائشہ نے اشارے سے کہا کہ اسے بھی دیکھنا ہے تو اس نے موبائل اسکرین
اس کے سامنے کی۔

ہی از سو کیوٹ۔۔۔۔۔ زونائشہ نے بے اختیار کہا۔

نسوانی آواز کے کانوں میں پڑتے ہی نبیل نے فوراً فرنٹ کیمرہ آن کیا۔ تو زونائشہ کی ایک جھلک اسے نظر آئی
اور وہ نبیل کو اچانک اسکرین پر دیکھ کر سائیڈ پر ہو گئی۔

اسفند اسکرین پر پھر نظر آنے لگا اور نبیل اسے چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے معنی خیزی سے گھور رہا تھا۔ اسفند سمجھ
گیا کہ اس نے زونائشہ کو دیکھ لیا ہے۔

نیہا کیسی ہے؟؟ میری اس سے بات کرو۔۔۔۔۔ اسفند نے جان چھڑاتے ہوئے کہا تو نبیل نے اسے ایسے ہی
گھورتے ہوئے نیہا کو موبائل پکڑا دیا

www.kitabnagri.com

کاشان نے دریہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ نیہا کی ڈیلیوری کے بعد اسے اسلام آباد لے کر جائے گا

اور وعدے کے مطابق اگلے دن ہی وہ اسے اسلام آباد لیکر پہنچ گیا۔ وہ دونوں ایئرپورٹ سے ڈائریکٹ ہاسپٹل ہی آئے تھے

ماشاء اللہ۔۔ در یہ نے بھانجے کو پہلی بار گود میں لیا تو اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی چھوٹی چھوٹی انگلیاں منہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کاشان دیکھیں۔۔ ماشاء اللہ کتنا کیوٹ ہے نا؟؟؟؟ وہ کاشان کو متوجہ کر کے بولی جو اس کے برابر میں کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ہمم۔۔۔۔۔ چھوٹا نبیل۔۔۔ کاشان نے اس کے نرم ملائم رخسار کو چھوا۔

ہاں بالکل نبیل پر ہی گیا ہے۔۔۔ در یہ نے مسکراتے ہوئے اس کی بات سے اتفاق کیا۔

Kitab Nagri

لیکن اس کی نوس تو بالکل نیہا پر گئی ہے۔۔ کاشان نے کن آنکھیوں سے نیہا کو دیکھا اور شرار تاً اس کے بے بی کی نوس کو ہلکے سے دبایا۔ جس پر نیہا تڑپ کر چیخی۔

امی دیکھیں کاشان بھائی نے اتنی زور سے میرے بیٹے کی نوس دبائی ہے۔ اس کے چیخنے پر کمرے میں موجود سب لوگ ہنسنے لگے۔

نہیں کریں کاشان۔۔۔ در یہ نے خفگی سے کاشان کو دیکھا اور بے بی کو لے کر نہا کے برابر میں بیٹھ گئی۔
کاشان تمہیں ایسے ہی تنگ کر رہے ہیں۔ وہ نہا کو سمجھانے لگی جو منہ پھلا کر بیٹھی تھی۔ اور کاشان ہنستے ہوئے
اسے دیکھ رہا تھا۔

اور ویسے بھی تمہارا بیٹا بھی کچھ کم نہیں ہے۔ اگر زور سے دبائی ہوتی تو اس نے بھی رو رو کر پورا ہاسپٹل سر پر اٹھا
لینا تھا۔ سمعیہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ رات سے اسکے ساتھ تھیں اور اسکے بیٹے کے رونے کا نظارے دیکھ
چکی تھیں۔

کافی ٹائم ہاسپٹل میں گزارنے کے بعد کاشان نبیل کے ساتھ گھر چلا گیا مگر در یہ سمعیہ کے سمجھانے پر بھی کاشان
کے ساتھ نہیں گئی۔ کاشان نے جاتے ہوئے ایک ناراض سی نظر در یہ پر ڈالی تھی۔ جسے سمعیہ نے بھانپ لیا۔

www.kitabnagri.com

بیٹا تمہیں جانا چاہیے تھا

مجھے لگتا ہے کاشان ناراض ہو کر گیا ہے۔ انھوں نے فکر مندی سے کہا۔

امی آپ ٹینشن نہ لیں میں انہیں منالوں گی۔ ویسے بھی وہ مجھ سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہتے۔ در یہ نے انکے
گرد بازو لپیٹ کر پیار سے کہا

کون تھی وہ لڑکی؟؟؟ نبیل کو گھر پہنچ کر جیسے ہی موقع ملا تو اس نے پہلی فرصت میں اسفند کو ویڈیو کال کی۔ اور رات اسکے ساتھ جس لڑکی کو دیکھا تھا اس کے بارے میں پوچھا۔

کون سی لڑکی؟؟؟؟ اسفند نے انجان بننے کی کوشش کی تو نبیل نے اسے گھورا

وہی جو کل تیرے ساتھ تھی وہ چباتے ہوئے بولا

او اچھا وہ۔۔۔۔ میری دوست ہے زونا نشہ۔۔ اسفند نے سر کھجا کر کہا وہ جانتا تھا کہ اب اسنے دماغ کھانا ہے۔

اوہ۔۔۔۔ زونا انا نشہ انا۔۔۔۔ وہ کھینچ کر بولا

ویسے صرف دوست ہی ہے؟ نبیل نے معنی خیزی سے پوچھا۔

نبیل جیسا تو سمجھ رہا ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔ اسفند نے سنجیدگی سے بتایا

www.kitabnagri.com

تو ایسا ہونے میں ٹائم کتنا لگتا ہے یار۔۔۔۔ اسے کچھ تو نظر آیا ہو گا تجھ میں؟؟ جبھی تو دوستی کی ہو گی۔۔۔۔ بس تجھے

ضرورت ہے محبت کی پیٹنگیں بڑھانے کی۔ نبیل کے کہنے پر اسفند نے بیزاری سے اسے دیکھا۔

کیا فائدہ ان سب باتوں کا؟ جب کہ تو جانتا ہے مجھے شادی کرنی ہی نہیں ہے۔۔۔

کیوں ساری زندگی کے لئے جوگ لے کر بیٹھا ہے۔ تین سال گزر گئے اس کی شادی کو۔۔۔ بہت ہو گیا اب اپنی زندگی کے بارے میں کچھ سوچ۔۔۔ وہ خوش ہے کاشان کے ساتھ۔ نبیل نے اسے سمجھانے کی کوشش کی میری دعا ہے ہمیشہ خوش رہے۔ وہ مسکرا کر بولا۔

ہم تجھے بھی خوش دیکھنا چاہتے ہیں۔ نبیل نے اسے کہا۔

میں بھی خوش ہوں۔ یہ بتا چھوٹو کیسا ہے؟ وہ بات بدل گیا
ٹھیک ہے ماشاء اللہ۔

اچھا سن میں پہلے اسلام آباد آ رہا ہوں پھر کراچی جاؤں گا۔ اسفند نے مسکراتے ہوئے کہا تو نبیل خوشی سے اچھل پڑا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سچ یہ تو بڑی اچھی خبر سنائی تو نے۔۔۔۔۔

کب تک آ رہا ہے؟؟؟ نبیل نے مزید پوچھا

بس کچھ دن اور۔۔۔ سیٹ کنفرم کروا کر تجھے بتا دوں گا۔

ٹھیک ہے نبیل نے خوشی سے کہا

چل اب میں فون رکھتا ہوں۔ اسفند نے کہا اور لائن ڈسکنکٹ کی۔ فون بند کرنے کے بعد اسفند نے موبائل کی گیلری سے دریہ کی پکس اوپن کی۔

تمہیں بھلانا ہی اول تو دسترس میں نہیں

جو اختیار بھی ہوتا تو کیا بھلا دیتے۔

مسکراتے ہوئے وہ زیر لب بڑبڑایا۔

میری زندگی میں تم نہ سہی لیکن اس دل میں آج بھی صرف تم ہو۔ تم سے اعتراف محبت نہ کر سکا تو کیا ہوا بے وفائی آج بھی نہیں کی میں نے۔ میرے دل میں جو جگہ تمھاری تھی۔ وہ تمھاری ہے اور ہمیشہ تمھاری ہی رہے گی۔

www.kitabnagri.com

تم خوش ہو میں خوش ہوں۔ وہ مسکراتے ہوئے اسکی تصویر سے باتیں کر رہا تھا پھر اسنے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا اور اپنی آنکھیں رگڑیں۔

دریہ ہاسپٹل سے واپس آئی تو کاشان ٹی وی پر ٹاک شو دیکھ رہا تھا۔

السلام علیکم۔ اپنا اینڈ بیگ سائیڈ پر رکھتے ہوئے وہ بیڈ پر دراز ہوئی۔

وعلیکم السلام۔ مل گئی فرصت آپ کو اپنی بہن اور بھانجے سے؟ کاشان کی زبان پر شکوہ آیا۔

ناراض ہیں مجھ سے؟ دریہ نے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

رہ سکتا ہوں تم سے ناراض؟ کاشان نے اس کے گرد اپنے بازو پھلاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر

پوچھا۔ تو دریہ مسکرائی تو کاشان نے بھی مسکراہٹ کا تبادلہ کرتے ہوئے اس کے بالوں پر بوسہ لیا۔

کاشان * تھوڑی دیر بعد دریہ نے اسے پھر پکارا۔

ہمممم۔۔۔ وہ ٹی وی دیکھتے ہوئے بولا

تھینک یو۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے ہولے سے بولی

www.kitabnagri.com

فوروٹ؟؟ کاشانی نا سمجھی سے آئی بروز اچکائیں۔

مجھے اتنا پیار کرنے کے لئے۔۔۔ دریہ نے تھوڑا جھینپتے ہوئے کہا تو کاشان کے چہرے کی مسکراہٹ کافی گہری

ہوئی اور وہ اس کے چہرے پر جھکا۔

ویسے تھینکس تو مجھے تمہارا کہنا چاہیے۔۔۔۔ کاشان نے اس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹوں کو چہرے سے ہٹایا۔

کس لیے؟؟ اب دریہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

میری زندگی میں آنے کے لئے۔۔۔۔۔ ہر لمحہ میرے ساتھ ہونے کے لئے۔ اسنے اسکے رخسار پر پیار کیا۔۔۔۔۔ اور میری زندگی کو حسین اور خوبصورت بنانے کے۔۔۔ اسنے اسکی بند پلکوں کو اپنے لبوں سے چھوا۔ کاشان ہمیشہ اپنی محبت کا اظہار ایسے ہی وارفتگی سے کیا کرتا تھا دریہ نے اپنا بلش کرتا چہرہ اس کے سینے میں چھپایا تو کاشان نے اس کے گرد اپنے بازو میں مضبوطی سے لپیٹ دیئے۔ سو جاؤ بہت تھکی ہوئی لگ رہی ہو۔ کاشان نے اس کے بال سہلائے اور کہا تو وہ ایسے ہی اس کے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند گئی۔

Kitab Nagri

اتنی بھی کیا جلدی تھی واپس جانے کی؟ نہیہا دریہ سے ناراض ہو رہی تھی کیونکہ وہ تیسرے دن واپس جا رہی تھی۔

کاشان کی کچھ امپورٹنڈ میٹنگز ہیں۔۔۔۔۔ دریہ نہیہا کے بیٹے بلال کو گود میں لیے فیڈر پلاتے ہوئے بولی۔

تو کاشان بھائی کو جانے دو تم کچھ دن اور رک جاؤ میرے پاس۔ وہ اسے مشورہ دینے لگی۔

بالکل نہیں۔۔۔ نہ وہ میرے بغیر رہ سکتے ہیں اور نہ میں انکے بغیر۔۔۔ وہ فیڈر سائیڈ میں رکھ کر بلال کے منہ سے نکلتے دودھ کو صاف کرتے ہوئے بولی۔ اور وہ جو ابھی تھوڑی دیر پہلے بھوک کی وجہ سے آسمان پر اٹھائے ہوئے تھا پر سکون سا ہو کر آنکھیں موند لیں۔ در یہ کو اس پر پیار آیا اور وہ اس کے رخسار کو چوم کر مسکرا نے لگی۔ بالکل تم پر گیا ہے ذرا سی بھوک برداشت نہیں ہے۔ در یہ نے کہا تو نیہا اسکی بات سن کر ہنسنے لگی۔ اور در یہ کو غور سے دیکھنے لگی جو بلال کے چھوٹے چھوٹے کام کو کر کے خوش ہوتی تھی۔

امی نے مجھ سے کہا تھا کہ ڈلیوری کے وقت جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے انھوں نے کہا تھا کہ میں تمہارے لئے دعا کروں۔ میں نے تمہارے لئے دعا کی تھی تم دیکھنا ان شاء اللہ تمہیں بھی جلد یہ خوشی ملے گی۔ آمین۔۔۔۔۔ در یہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر بولی۔

تمہیں پتہ ہے اسفند بھائی بھی واپس آرہے ہیں اور پہلے وہ اسلام آباد آئیں گے یہاں سے خوشی سے بتایا۔ اچھا۔۔۔۔۔ میں بلال کو اپنے ساتھ روم میں لے جا رہی ہوں۔ وہ بلال کو گود میں لے کر اٹھی اور اسفند کے ذکر پر کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

ٹھیک ہے لے جاؤ۔۔۔۔۔ میں بھی تھوڑا سولوں گی رات اس نے خوب جگایا تھا۔ وہ لیٹتے ہوئے بولی۔ اور یہ امی اور پھپھو کہاں ہیں۔ آج صبح سے دونوں نند بھوج نظر نہیں آرہیں۔

امی اور پھپھو کچن میں تمہارے لئے دیسی گھی اور میووں سے کچھ اسپیشل بنا رہی ہیں۔ در یہ نے ہنستے ہوئے اسے

بتایا۔

اف میرے خدا یا۔۔۔ یہ دونوں خواتین مجھے بلڈوزر بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گی۔ وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے بولی پہلے ہی نبیل میرا اچھا خاصہ ریکارڈ لگاتا ہے۔ اسکے بولنے پر در یہ ہنستے ہوئے چلی گئی

اسفند جانے سے پہلے آخری بار عاشر کی فیملی سے ملنے آیا تھا اور ان سب کیلئے گفتگو بھی لایا تھا۔

ان سب چیزوں کی کیا ضرورت تھی؟ عائشہ اور عاشر دونوں نے اعتراض کیا۔

ضرورت تو کوئی نہیں تھی لیکن میرا دل کیا تو میں لے آیا۔ اسفند مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھا اور عائزہ کو گود میں اٹھایا۔

عائزہ چاچو کو مس کرے گی؟؟ اسفند نے اس کے رخسار پر پیار کرتے ہوئے پوچھا تو وہ ہنسنے لگی۔

www.kitabnagri.com

صرف عائزہ ہی نہیں ہم سب مس کریں گے آپ کو۔۔۔ عائشہ نے اداسی سے کہا۔

بھابھی میں بھی آپ سب کو بہت مس کروں گا۔ اسفند نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

یار عاشر تم آنا پاکستان سب کو لیکر۔۔۔ اسنے عاشر کو مخاطب کر کے کہا

ہاں ضرور اب تو میرا بھی دل کرتا ہے۔ عاشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تمہاری فلائٹ کس ٹائم کی ہے؟ صبح دس بجے کی وہ بتا رہا تھا جب زونا نشہ بھی روم میں آکر بیٹھی اور اسے سلام کیا۔

اسفند نے جواب دیتے اس پر نظر ڈالی جو بہت بجھی ہوئی سی لگ رہی تھی۔

یار اگر میرا آفس ٹائم نہ ہوتا تو میں ضرور تمہیں سی آف کرنے آتا۔ عاشر شرمندگی سے بولا

کوئی بات نہیں یار میں ملنے تو آگیا ہوں۔ اسفند نے اس کی شرمندگی کو بھانپتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

کافی ٹائم ان لوگوں کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ واپس گھر آگیا۔

موبائل پر اسے زونا نشہ کا ٹیکسٹ موصول ہوا تھا کہ وہ اسے ایئر پورٹ پر ملنے آئے گی۔ اسنے گہری سانس خارج کرتے موبائل سائیڈ پر رکھا اور تکیہ پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔ اتنے عرصے بعد وطن واپس لوٹنے کی خوشی میں نیند اسے آنہیں رہی تھی وہ آنکھیں بند کئے مسکراتے ہوئے آنے والے لمحوں کا تصور کرنے لگا۔

www.kitabnagri.com

زونا نشہ اور اسفند ایئر پورٹ پر لگی سیٹوں پر بیٹھے تھے دونوں کے درمیان خاموشی حائل تھی۔ اسفند نے ایک نظر اسکے اداس چہرے پر ڈالی تو اسے دکھ ہوا۔

سمجھایا تھا آپکو مگر آپ نے میری بات نہیں مانی اب آپ کا یہ رویہ مجھے گلٹ میں مبتلا کر رہا ہے۔ شاید غلطی میری بھی ہے مجھے آپ سے دوستی کرنی نہیں چاہیے۔ وہ سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ایسا نہیں کہیں اسفند آپ میرے بہت اچھے دوست ہیں۔ ہم نے مختصر سہی لیکن اچھا وقت ساتھ گزارا اور مجھے دکھ ہے کہ آج میرا دوست مجھ سے دور جا رہا ہے۔ آپ چاہتے ہیں میں اداس بھی نہ ہوں۔ اس کے شکوے پر اسفند کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

ایک وعدہ کریں گی مجھ سے؟ اس نے اس کی جانب رخ کر کے پوچھا۔

اگر پوسل ہوا تو ضرور۔ زونا نشہ چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولی۔

آپ شادی کر لیجئے گا۔ وہ اسے مشورہ دیتے ہوئے بولا

جس دن کوئی ایسا ملا جسے دیکھ کر مجھے لگے گا کہ مجھے اس سے شادی کر لینی چاہیے تو ایک منٹ بھی ضائع نہیں کروں گی۔

www.kitabnagri.com

میں دعا کروں گا کہ وہ شخص آپ کو جلد مل جائے۔ اسفند نے مسکرا کر کہا اور آپ یہ بات سب سے پہلے مجھے بتائیں گی۔ اسفند نے اسے تنبیہی انداز میں کہا

پر افسوس۔۔۔۔۔ زونا نشہ مسکرا کر بولی۔

اتنے میں اسفند کی فلائٹ کی اناؤ سمٹ ہوئی۔

اب مجھے جانا ہو گا وہ مسکراتے ہوئے بیگ کندھے پر ڈالتے کھڑا ہوا زونا نشہ نے بھی اسکی پیروی کی۔ زونا نشہ کی آنکھیں بھینکنے لگی تھیں۔ اسفند کی آنکھوں میں ہلکی سی سرخی اتری۔

اپنا خیال رکھئے گا۔ اسنے زونا نشہ کو کہا جسکے لب تو جیسے سل سے گئے تھے۔

آپ بھی اپنا خیال رکھئے گا وہ بڑی مشکل سے بول پائی۔

اسفند آگے بڑھ گیا۔ اندر جانے سے پہلے اس نے آخری بار پلٹ کر دیکھا زونا نشہ اسی طرح کھڑی تھی اسفند نے مسکراتے ہوئے ہاتھ لہرایا تو زونا نشہ نے بھی اپنے رخسار کو رگڑ کر مسکراتے ہوئے ویو کیا۔

چند دن اسلام آباد میں گزارنے کے بعد اسفند کراچی آچکا تھا۔ اس وقت وہ علی کے بچوں کے ساتھ لان میں فٹ بال کھیل رہا تھا۔ عبداللہ نے بال کو پوری طاقت سے کک لگائی جو حمزہ کو جا کر لگی اور وہ زور زور سے رونے لگی اس سے پہلے کہ اسفند اسے اٹھانے کے لئے آگے بڑھتا اس کی نظر دریہ پر پڑی جو مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور حمزہ کی جانب لپکی جو رو رہی تھی وہ اسے اٹھا کر پیار کرتے ہوئے چپ کرانے لگی۔

اسفند سینے پر ہاتھ باندھے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا وہ آج بھی بالکل ویسی ہی تھی۔ جیسی اس کی نظر پیچھے سے آتے کاشان پر پڑی اور اس نے کاشان کی جانب قدم بڑھائے کاشان نے بھی اسے دیکھ لیا تھا وہ دونوں ایک

دوسرے سے مصافحہ کرتے بغلگیر ہو رہے تھے جب دریہ نے بھی اسفند کو دیکھا وہ حمنہ کو گود میں لیے قریب آئی اور اسے سلام کیا۔

دریہ پھپھو*۔۔۔۔۔ عبد اللہ دوڑتے ہوئے قریب آیا اور اس سے اور کاشان سے باری باری شیک ہینڈ کیا۔ آپ نے حمنہ کو بال کیوں ماری؟ دریہ اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے پیار سے پوچھنے لگی حمنہ اس کی گود میں اب چپ ہو چکی تھی۔

میں نے ماری تھوڑی تھی وہ تو غلطی سے لگ گئی تھی۔ عبد اللہ نے اپنی صفائی دی۔ اچھا تو غلطی سے لگی تھی ہممم وہ اسکی ناک کو ہلکے سے دبا کر مسکرائی۔

پھپھو آپ کو پتا ہے چاچو کہہ رہے تھے کہ حمنہ بالکل آپ پر گئی ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر روتی ہے۔۔۔ اس کے کہنے پر دریہ نے آنکھیں گھما کر اسفند کو دیکھا جس نے شرمندگی سے عبد اللہ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا منہ بند کیا۔ مگر وہ اپنی بات مکمل کر چکا تھا۔

جبکہ کاشان اسکی بات سن کر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

بیٹا آپ کی پھپھو اب بھی ویسی ہی ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے والی۔

کاشان* دریہ نے خفگی سے کاشان کو دیکھا

آئی ایم سوری۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے زبان دانتوں تلے دبائی اتنے میں اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی۔

ایکسیوزمی۔۔۔۔ وہ کال رسیوو کر تا سائیڈ پر چلا گیا۔

حنہ تو مجھ پر گئی ہے آپ کس پر گئے ہو۔ در یہ حنہ کو گود سے اتار کر اس کے سامنے جھکی اور اس کے گال مروڑے۔

یہ چاچو کا بہادر بیٹا ہے اسفند نے اسکے بال بگاڑتے ہوئے کہا تو در یہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور مسکراتے ہوئے سیدھی ہوئی۔

عبداللہ نے اپنی فٹ بال دور اچھالی اور دونوں بہن بھائی اس کے پیچھے بھاگے۔

بہت بہادر ہو تم؟؟ در یہ ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑی تھی۔ اور اسکا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے بولی

فقط ایک لڑکی کے نہ ملنے پر ملک چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ بہادری دکھائی تم نے؟؟ وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ تو اسفند اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گیا۔ در یہ اس بات سے بے خبر کہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں وہ خود ہی تھی انجانے میں اس کے زخموں کو کرید گئی تھی۔

آتو گیا ہوں فیس کرنے۔۔۔ وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا در یہ نے آنکھیں پھیلائیں۔

تمہیں بہت پتہ ہے میرے بارے میں؟ وہ فوراً اسکے تاثرات نوٹ کرتا مصنوعی ہنسی کے ساتھ بولا

جیسے میں تمہیں جانتی نہیں ہوں۔۔۔ وہ آنکھیں گھما کر بولی

اچھا اب اندر چلو کیا یہی کھڑی رہو گی۔۔۔۔۔ اور یہ کاشان کدھر رہ گیا۔ اسفند نے نظر گھما کر دیکھا تو کاشان سامنے سے مسکراتا ہوا آ رہا تھا۔

بھابھی تائی امی نظر نہیں آرہیں۔ در یہ نے گھر میں ان کی غیر موجودگی کو بھانپتے ہوئے کرن سے پوچھا۔

وہ جو پچھلی گلی میں صابرہ خالہ رہتی تھیں انکی پرسوں ڈیٹھ ہو گئی تھی امی ان کے سوئم میں گئی ہوئیں ہیں۔

اوہ۔۔۔۔ بڑی اچھی خاتون تھیں اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آمین۔ کرن بھی جواباً بولی۔

بھابھی یہ چائے آج کی تاریخ میں بن جائے گی۔ گویا چائے نہ ہوئی پائے ہو گئے بن کر ہی نہیں دے رہی۔ اسفند

نے کچن میں آکر چڑ کر کہا۔

ہاں بس لے کر آرہی ہوں۔ کرن جلدی جلدی پلیٹوں میں کباب نمکو اور دوسری چیزیں سیٹ کرتے ہوئے بولی

-

اس چڑیل سے بنوانے تھی نہ چائے۔ وہ دریہ کو چھیڑتے ہوئے بولا جو اسے چڑیل کہنے پر غصے سے گھور رہی تھی۔

یہ چڑیل کس کو کہا ہے تم نے؟ وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑنے کے انداز میں بولی

ظاہر ہے اپنی اتنی پیاری بھابھی کو تو کہنے سے رہا۔ تم کو ہی کہا ہے۔

وہ اسے مزید تپاتے ہوئے بولا

تم لوگوں کو اس طرح لڑتے دیکھ کر مجھے گزرے دن یاد آ گئے۔ کتنا اچھا لگتا تھا اب تو سب اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہو گئے وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے کرن ٹھنڈی آہ بھر کر بولی تو دریہ اور اسفند نے بھی مسکراتے ہوئے گہری سانس خارج کی۔

ارے باتوں باتوں میں تو بھول ہی گیا کہ کاشان ادھر اکیلا بیٹھا ہے

اسفند نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور چلا گیا۔

www.kitabnagri.com

اب فیوچر پلان کیا ہیں تمہارے؟ دریہ اور کرن کمرے میں آئیں تو کاشان اسفند سے پوچھ رہا تھا۔

ابھی تو کچھ دن ریٹ کر رہا ہوں پھر اسکے بعد جاب سرچ کر کے اپلائے کروں گا۔ کرن نے کاشان اور اسفند کو چیزیں سروو کیں۔

ڈیپارٹ کیلئے ایک ہیڈ کی ضرورت ہے۔ اگر تم انٹر سٹڈ ہو تو ہمیں جوائن کر سکتے creative مجھے اپنی کمپنی کے ہو۔ مجھے تم میں جو پوٹینشل اور ہارڈ ورکنگ کا جنون نظر آیا ہے۔ وہ بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے اور مجھے ایسے سے کرتے ہیں۔ تم یہ مت سمجھنا کہ تمہارے پاس جاب sincerity لوگ بہت پسند ہیں جو اپنے کام کو پوری نہیں تو میں تمہیں آفر کر رہا ہوں میں جانتا ہوں کہ اگر تم نے میری آفر قبول نہ بھی کی تو تمہیں بہت جلد کوئی اچھی جاب مل جائے گی۔ لیکن تم اگر ہمارے ساتھ کام کرو گے تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔

مجھے کوئی جلدی نہیں ہے تم سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔ کاشان نے اسے خاموش پا کر مسکراتے ہوئے کہا تو اسفند نے بھی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔ لیکن کاشان کی آفر کے بارے میں اسے کچھ سوچنے کی ضرورت تھی ہی نہیں وہ اسکے ساتھ کام نہیں کر سکتا تھا مگر اسے فوراً جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

بھابھی یہ تصویریں کس کی ہیں؟ در یہ ٹیبل پر پڑے انویلیپ سے تصویریں نکال کر دیکھنے لگی۔ جو کئی لڑکیوں کی پکس تھیں۔ وہ ایک کے بعد ایک دیکھنے لگی۔

www.kitabnagri.com

یہ اسفند کے لئے کچھ لڑکیوں کی پکس منگوائی تھیں رشتے والی دے گئی ہے۔ مگر یہ شادی کے لئے تیار ہی نہیں ہے۔

اب تم لوگ ہی سمجھاؤ اسے کہ اگر عمر نکل جائے تو صرف لڑکیوں کے لئے مسئلہ نہیں ہوتا لڑکوں کیلئے بھی اچھی لڑکی کا ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ اسفند کو دیکھ کر بولی جسکے چہرے پر بیزاری صاف نظر آئی

بھابھی اگر آپ لوگوں کو یہی ٹاپک ڈسکس کرنا ہے تو میں ادھر سے چلا جاتا ہوں۔ اسفند نے ناگواری سے کہا۔ تو کرن چپ ہو گئی

جبکہ دریہ اور کاشان اسے دیکھ کر رہ گئے دریہ نے آہستگی سے تصویریں انویلیپ میں واپس رکھ دیں۔ کچھ دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔

بھابھی علی بھائی ابھی تک نہیں آئے؟ کاشان نے کمرے میں چھائی خاموشی کو موضوع بدلتے ہوئے توڑا۔ نہیں وہ تھوڑا لیٹ ہی آتے ہیں۔ کرن نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔ میں ذرا حمنہ اور عبداللہ کو دیکھ کر آتی ہوں وہ بہانہ بناتے ہوئے اٹھی تو دریہ بھی اس کے پیچھے چلی گئی



کیا دیکھ رہی ہو؟ دریہ بیڈ کے کرائون سے ٹیک لگائے ہوئے موبائل پر اسکرولنگ کر رہی تھی جب کاشان اس کے برابر میں آکر بیٹھا۔

بلال کی پکس ہیں۔۔۔ اس نے اسکرین کاشان کے آگے کی دیکھیں ماشا اللہ اور کیوٹ ہو گیا ہے نا۔۔۔۔۔ دریہ کے لہجے اور آنکھوں میں اسکے لئے پیار تھا۔

ہممم ماشاء اللہ کاشان نے بھی محبت سے تعریف کی۔

میں نے نہا سے کہا ہے کہ مجھے ہر روز بلال کی پکس بھیجا کرے۔ وہ دوبارہ اسکرین اپنے سامنے کرتی ہوئی بولی

نہا کراچی کب آرہی ہے ویسے؟

کہہ رہی تھی پندرہ دن لگیں گے ابھی۔۔۔۔۔ در یہ نے کاشان کے کہنے پر بتایا۔

*کاشان

ہممم در یہ کے پکارنے پر وہ متوجہ ہوا۔

نہا کراچی آئے گی تو آپ مجھے ہر روز امی کے گھر چھوڑیں گے نا۔۔۔

ٹھیک ہے چھوڑ دوں گا۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا اور کوئی حکم؟ وہ اسکے گرد اپنے بازو جھائل کرتے بولا

آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔ وہ مسکرائی

www.kitabnagri.com

سچ میں۔۔۔۔۔ کاشان نے شرارت سے اس کی ناک سے اپنی ناک رگڑی تو در یہ ہنسنے لگی تو کاشان اسکے

مسکراتے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوا در یہ کے چہرے پر مسکراہٹ اسے اندر تک سکون بخشی تھی۔

کل صبح مجھے حیدر آباد کے لئے نکلنا ہے ایک سیمینار اٹینڈ کرنے کے لئے بتایا تھا میں نے تمہیں۔۔۔ کاشان نے

اسے یاد دلاتے ہوئے کہا

جی مجھے یاد ہے۔۔۔

تو میرا سوٹ ریڈی کر دو۔۔۔

اپنا اور آپ کا سوٹ میں اور آل ریڈی تیار کر چکی ہوں۔ در یہ نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا

اپنا کیوں؟ کاشان نے نا سمجھی سے آئی بروز اچکائیں

کیوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔ وہ اتر کر بولی

جی نہیں آپ کہیں نہیں جائیں گی؟ بلا وجہ تھک جاؤ گی۔ آج کل گرمی بھی کافی ہو گئی ہے۔ ویسے بھی میں شام تک

واپس آ جاؤں گا۔۔۔ کاشان نے اس کے خیال کی وجہ سے اسے ٹوکا

کاشان میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔ وہ رونی صورت بنا کر ضد کرتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

تھک جاؤ گی اور بور بھی ہو جاؤ گی۔۔۔ کاشان نے اسے سمجھایا

جب آپ ساتھ ہوتے ہیں ناں تو میں کہیں بھی کبھی بھی بور نہیں ہوتی۔۔۔ وہ اسے اطمینان دلاتے ہوئے بولی

بہت ضدی ہو گئی ہو تم۔۔۔ کاشان نے ہار مانتے ہوئے کہا

تو پھر آپ مجھے لے کر جائیں گے نا۔۔۔

ظاہر ہے لے کر جانا پڑے گا اب میں اپنی اتنی پیاری بیوی کا دل تو نہیں توڑ سکتا۔ کاشان نے اس کی ناک زور سے دبائی۔

اففف۔۔۔ ٹھیک ہی کہتی ہے نہ! اتنی زور سے دباتے ہیں آپ نوں۔۔۔ وہ اپنی ناک پکڑ کر خفگی سے اسے دیکھنے لگی تو کاشان قہقہہ لگا کر ہنسا۔ اور اپنا موبائل اٹھایا۔

ایک بات تو بتاؤ؟ تھوڑے وقفے کے بعد کاشان بولا

یہ اسفند شادی کے نام سے اتنا چڑتا کیوں ہے؟ کاشان نے یاد آنے پر دریہ سے پوچھا

دراصل وہ جس لڑکی کو پسند کرتا تھا اس کی شادی ہو گئی ہے؟ دریہ نے سنجیدگی سے بتایا

کہیں وہ لڑکی تم تو نہیں تھی؟ کاشان نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے دریہ کو غور سے دیکھا تو دریہ کے چہرے کا رنگ فق ہوا۔

یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں کاشان۔۔۔۔۔ اس کے کہنے پر کاشان کی ہنسی چھوٹی۔

نہیں میں سوچ رہا تھا کہ اگر وہ لڑکی تم ہوتی اور تمہاری شادی اسفند سے ہو جاتی۔ تو پھر میرا کیا ہوتا؟ وہ شرارت سے کہتا دوبارہ اپنے موبائل میں مگن ہو گیا۔

وہ اپنی کلاس فیلو کو لائیک کرتا تھا۔ دریہ نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔ اور لیٹ کر آنکھیں موند لیں۔

اگر وہ مجھے پسند کرتا تو شاید میں آپ کی زندگی کا حصہ نہ بنتی۔ شاید یہ آپ کی محبت کی شدت تھی جو آج میں آپ کی زندگی میں شامل ہوں کل تک میں اس فکر میں تھی کہ اسفند کا سامنا کر کے پھر کمزور نہ پڑ جاؤں لیکن آج میں مطمئن ہوں کیونکہ اب میری زندگی میں آپ سے زیادہ کسی دوسرے شخص کی اہمیت نہیں ہے۔ آپ نے اپنی محبت سے مجھے جیت لیا ہے۔

صبح وہ دونوں تیار ہو کر نیچے آئے تو ثریا ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھیں۔

السلام علیکم۔۔ کاشان اور دریہ نے باری باری ان کے کندھے پر سر رکھتے ان کے گال سے گال مس کیے اور پیار وصول کیا

مما آج آپ جاگ رہی ہے اس وقت؟ کاشان نے اپنی چیئر پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا کیوں کہ فجر کی نماز کے بعد وہ اور عرفان دوبارہ سو جایا کرتے تھے۔

ہاں بیٹا آج پتہ نہیں کیوں نیند نہیں آرہی تھی۔ اور دل بھی عجیب سا ہو رہا ہے۔ دریہ نے بریڈ پر جیم لگاتے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ کافی بجھی بجھی سی لگ رہی تھیں۔

مما آج تو میں جا رہا ہوں کل آپ کو اپائنٹمنٹ لے کر دوبارہ چیک اپ کرواتا ہوں میڈیسن تو آپ لے رہی ہیں ناں باقاعدگی سے؟ کاشان نے فکر مندی سے پوچھا

ہاں میڈیسن وغیرہ سب لے رہی ہوں تم فکر نہ کرو کبھی کبھی دل ہو جاتا ہے ایسے ہی۔۔۔۔۔ وہ اسے مطمئن کرتے بولیں پتہ نہیں کیوں انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے۔

تم حیدر آباد جاتے ہوئے دریہ کو راشدہ آپا کی طرف چھوڑو گے؟ وہ دریہ کو بھی تیار دیکھ کر مسکرا کر پوچھنے لگیں۔ کیونکہ وہ اکثر ایسے ہی میکے جایا کرتی تھی۔

نہیں ماما میں بھی کاشان کے ساتھ حیدر آباد جا رہی ہوں۔ وہ انہیں بتانے لگی۔
بیٹا تم کیوں جا رہی ہو؟ وہ پیار سے پوچھنے لگیں۔

ماما میں نے تو سمجھانے کی کوشش کی پر آپ کی بہو صاحبہ بضد ہیں کہ میرے ساتھ جائیں گی۔ آپ ہی سمجھا دیں شاید آپ کی بات سمجھ جائے۔ کاشان نے جو س کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا

نہیں اچھا نہیں لگتا اب یہ پوری تیار ہے جانے کے لئے اور میں اسے روکو۔ انہوں نے دریہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

ارے ماما کبھی کبھی ظالم ساس والا رول بھی ادا کر دیا کریں۔ کاشان نے ایک آنکھ دبا کر شرارت سے کہا تو وہ ہنسنے لگی

دریہ میری بہو نہیں بیٹی ہے۔۔۔ انہوں نے پیار لوٹادی نظروں سے دریہ کو دیکھا تو وہ بھی مسکرا رہی تھی

میرے تو ارمان ہی رہ گئے کہ ساس اور بہو کا جھگڑا دیکھوں۔

کاشان ٹھنڈی آہ بھر کر بولا

آپ کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی کیوں ماما؟ در یہ ہنس کر بولی تو ثریا نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

در یہ جلدی سے یہ جو س پیو اور چلو دیر ہو رہی ہے۔ کاشان نے جو س کا گلاس در یہ کو

پکڑایا جسے اس نے منہ بناتے ہوئے تھما وہ ایسی ہی تھی کھانے پینے کی چور۔ ثریا مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

در یہ نے آدھا گلاس پی کر رکھنا چاہا مگر پھر کاشان کے گھورنے پر اس نے پورا گلاس خالی کر دیا

اور پھر کاشان فوراً کھڑا ہو گیا۔ ثریا اور در یہ بھی اپنی اپنی نشستوں سے اٹھیں۔

اوکے ماما۔۔۔ وہ ان کے گلے سے لگنے کے بعد ان کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا

www.kitabnagri.com

اپنا خیال رکھنا وہ بھی اس کے گال تھپتھپا کر اس کا ماتھا چوم کر بولیں۔ پھر در یہ کو سینے سے لگا کر اسکے ماتھے پر بھی پیار کیا۔

میری بیٹی کا بھی خیال رکھنا وہ کاشان کو دیکھ کر بولی تو کاشان اپنے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہلکا سا سر خم کیا اور پھر تینوں ہنس پڑے۔

وہ دونوں کار میں بیٹھ گئے اور دونوں نے اپنی سیٹ بیلٹ بھی باندھ لیں پھر کاشان کی نظر تریا پر پڑی تو وہ ابھی بھی ویسی ہی کھڑی کھوئی کھوئی سی کاشان کو دیکھ رہی تھیں۔ وہ پہلے بھی تو جاتا تھا لیکن آج ان کا دل عجیب سا ہو رہا تھا۔

کاشان نے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھا اور پھر کار سے واپس نیچے اتر کر ان کے قریب آیا اور ان کا ماتھا چوما۔
شام میں ملتے ہیں ماما۔۔۔ کاشان نے مسکرا کر کہا تو تریا بھی مسکرائیں۔

فی امان اللہ۔۔۔ میرے بچوں ان کی کار گیٹ سے باہر نکل رہی تھی جب وہ زیر لب بولیں۔
مما کی طبیعت مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔ کار ڈرائیو کرتے ہوئے کاشان نے دریہ کو مخاطب کر کے کہا۔ یار
میں تو سارا دن آفس میں ہوتا ہوں تم ذرا ماما کی میڈیسن وغیرہ کا خیال کر لیا کرو۔ وہ اس سے ریکویسٹ کرتے
بولا

ٹھیک ہے کاشان میں اب سے دیکھ لیا کروں گی آپ ٹینشن نہ لیں۔ دریہ نے مسکراتے ہوئے اسے مطمئن کیا۔
تھینک یو۔ وہ اسے شکر گزار

نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

میرے پیرنٹس میرے لئے بہت اہم ہیں اور میں جانتا ہوں

تم انکا ہمیشہ خیال رکھو گی۔

ہم دونوں مل کر انکا خیال رکھیں گے۔۔۔۔۔ در یہ نے کاشان کا جملہ درست کرتے ہوئے کہا تو کاشان نے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

سیمینار میں کاشان اسپیشل گیسٹ کے طور پر انوائٹ تھا اسی لئے اسے اور در یہ کو اسپیشل پروٹوکول بھی دیا گیا تھا کے دوران speech در یہ کو سب کچھ بہت اچھا لگ رہا تھا کاشان کا ساتھ اسکے کانفیڈنس کو بڑھاتا تھا۔ کاشان مسکراتے ہوئے بار بار در یہ کو دیکھ رہا تھا جو پوری توجہ سے اسے سن رہی تھی۔

اسفند ساحل سمندر پر چلتے چلتے تھک کر ریت پر بیٹھ گیا تھا۔

بہت بہادر ہو تم جو ایک لڑکی کے نہ ملنے پر ملک چھوڑ کر چلے گئے۔ در یہ کا کہا گیا جملہ اسکی سماعتوں میں گونجا تو وہ نفی میں گردن ہلاتے پھیکی سی ہنسی ہنسا اور ایک پتھر اٹھا کر دور لہروں میں پھینکا۔ اور کافی دیر تک ساحل پر دم توڑتی لہروں کو دیکھتا رہا۔ ڈھلتے ہوئے سورج کا منظر ماحول کو اور اداس کر گیا تھا وہ اپنے کپڑوں اور ہاتھوں سے ریت جھاڑتے ہوئے اٹھا اور اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔

ہممم جناب تو کیسا لگا آپکو یہاں آ کر؟

کاشان اور دریہ واپس گھر جا رہے تھے جب کاشان نے ڈرائیو کرتے ہوئے دریہ سے پوچھا۔

مجھے تو بہت مزہ آیا۔ لوگ کتنی رسپیٹ کرتے ہیں آپ کی۔ آپ کی وجہ سے مجھے بھی اسپیشل پروٹوکول دیا گیا۔ سچی مجھے بہت بہت اچھا لگا۔ دریہ ایکسائمنٹ سے بولی۔ میں تو سمجھا تھا تم بور ہو جاؤ گی لیکن تمہیں اس طرح دیکھ کر مجھے خوشی ہو رہی ہے۔ کاشان نے ڈرائیو کرتے مسکرا کر کہا سفر کے دوران وہ دونوں ہلکی پھلکی گفتگو بھی کرتے جا رہے تھے تو کبھی خاموش ہو جاتے۔ اسی طرح کافی راستہ کٹ گیا کاشان نے کسی بات کیلئے دریہ کو مخاطب کیا تو اسے خاموش پا کر اسکی جانب دیکھا جو پتہ نہیں کب سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے سوچکی تھی۔ کاشان محبت سے بھرپور نگاہ اسپر ڈال کر مسکرایا اور پھر سامنے دیکھ کر ڈرائیو کرتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد اسکی آنکھ کھلی اور وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

ابھی کافی راستہ رہتا ہے اور سو جاؤ۔ کاشان نے اسے اٹھتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں؟ دریہ نے شرمندگی سے آنکھیں رگڑیں

www.kitabnagri.com

میری اتنی مجال کہ میں اپنی اتنی پیاری سی بیوی کا مذاق اڑاؤں۔ کاشان نے ایک ہاتھ سے کان کو چھوا جبکہ اسکا دوسرا ہاتھ اسٹیرنگ پر تھا۔

اور کتنا راستہ رہتا ہے؟ دریہ نے بیزارگی سے پوچھا

یہ پی لو۔۔۔۔۔ وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا اور در یہ نے مسکراتے ہوئے جو س کی بوتل کا کیپ کھولنے کے بعد بوتل منہ سے لگائی اور چند گھونٹ پیئے۔

کتنی کیڑ کرتے ہیں نہ آپ میری؟

ہممم۔۔ یاد کرو گی جب میں نہیں رہوں گا۔۔ کاشان کے کہنے پر دریا نے خفگی سے اسے دیکھا اور جو س کی بوتل کو غصے سے پٹختے ہوئے واپس رکھ دیا۔ کاشان اس کے غصے کو بھانپ گیا۔

دریہ۔۔۔۔۔ دریہ۔۔۔۔۔ کاشان نے بے چینی سے اسے پکارا جو ونڈو کے اس پار گردن موڑ کر دیکھ رہی تھی
اسکی آنکھوں میں آنسو تھے۔

آئی ایم سوری یار۔۔۔ وہ شرمندہ ہوا۔ پلیز مان جائو

آپ کو پتہ ہے آپ ہمیشہ ایسی باتیں کر کے مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ وہ روہانسی ہوئی

کاشان نے اپنی کار کی اسیڈ مذید بڑھالی۔

آپ پلیز ڈرائیونگ پر کنسنٹرٹ کریں درپہ نے اسے ٹوکا۔

او کے میری جان میں ایسا کرتا ہوں لیفٹ پر لے لیتا ہوں یہ ٹرک ڈرائیور کچھ زیادہ جلدی میں ہے شاید
www.kitabnagri.com
۔۔۔ کا نشان اسکے بار بار ہارن دینے پر چڑھ کر بولا اور کار کو لیفٹ پر لینے کی کوشش کی جو اسکی غلطی ثابت ہوئی بیک
سے آتا دوسرا تیز رفتار ٹرک جو کا نشان دیکھ نہیں پایا تھا اس ٹرک سے اسکی کار بری طرح ٹکرائی در یہ کی
دلخراش چیخ فضا میں گونجی اور کار اس تصادم کے بعد زمین سے اوپر ایک فاصلہ طے کرتی سڑک کے دوسرے
کنارے پر ڈھلے گئی۔

ہاسپٹل کا بڑا ساحطہ اسفند اور علی نے تقریباً دوڑتے ہوئے کر اس کیا تھا۔ ہانپتے ہوئے ریسپشن پر پہنچ کر انہوں نے تھوڑی دیر پہلے آئے ایکسیڈنٹ کے کیس کے بارے میں معلوم کیا۔

جی سر۔۔۔ ان میں سے ایک کی ڈیتھ ہو چکی ہے ان کی ڈیڈ باڈی سامنے روم میں ہے ان دونوں نے حیرت اور صدمے کی ملی جلی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھا۔ اور ایک پیشنٹ کی حالت انتہائی کریٹیکل ہے۔ وہ آئی سی یو میں ہیں۔ ریسپشن پر موجود لڑکی نے مکمل معلومات فراہم کر دی تھی۔

وہ دونوں بوجھل قدموں کے ساتھ آگے کی جانب بڑھے علی کی نظر سیٹنگ ایریا میں موجود عرفان پر پڑی جو صوفے پر سر جھکائے غم سے نڈھال بیٹھے ہوئے تھے اور دو افراد ان کا کاندھا تھپک کر انہیں تسلیاں دے رہے تھے وہ ان کی جانب بڑھا جبکہ اسفند نے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اس کمرے کے دروازے کا ناب گمایا جہاں سامنے اسٹریچر پر پڑی لاش سفید چادر سے ڈھکی ہوئی تھی اس نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ چہرے سے چادر ہٹائی اور جھٹکے سے دو قدم پیچھے ہٹا حیرت اور بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے اس نے اپنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کیا۔ اور پیچھے دیوار سے ٹکرایا۔ علی بھی اس کے پیچھے روم میں آیا اور اسفند کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر رونے لگا۔ ابھی کل رات کتنی دیر تک باتیں کی تھی ہم نے اور آج دیکھو یہ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔ علی رو رہا تھا جب کہ اسفند کی آنکھیں انگاروں جیسی سرخ ہو رہی تھیں۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ تم دریہ کو چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہو؟ وہ بے یقینی سے اس کے بے جان وجود کو دیکھ کر سوچ رہا تھا

دریہ۔۔۔۔۔ دریہ۔۔۔۔۔ اسے ہوش آیا تو اسے اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئیں۔ وہ دیوانہ وار آئی سی یو کی جانب بھاگا۔ علی بھی اس کے پیچھے دوڑا

شیشے کے اس پار وہ مختلف قسم کی مشینوں کے درمیان تھی۔ ہاتھوں میں لگی کئی طرح کی ڈرپس۔ مانیٹر پر نظر آتی اسکی پلس اور اسکی ہارٹ بیٹ کی رفتار منہ پر لگا آکسیجن ماسک اس کو اس حالت میں دیکھ کر اسفند کا دل کٹ رہا تھا۔ علی بھی قریب کھڑا آنسو بہا رہا تھا۔

یا اللہ اگر اسے کچھ ہوا تو میں بھی نہیں جی پاؤں گا اسفند نے دیوار سے سر ٹکا کر کرب سے آنکھیں موند لیں۔ ڈور کھلنے کی آواز پر اسنے آنکھیں کھولیں اور ڈاکٹر کو روم سے نکلتے دیکھا۔

اسے کچھ ہو گا تو نہیں وہ بچ جائے گی ناں؟ اسفند نے بے قراری سے آگے بڑھ کر ڈاکٹر سے پوچھا

دیکھیں ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے آپ لوگ پلینز دعا کریں۔۔۔ وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آگے بڑھ گیا۔

دعا کرو وہ بچ جائے۔ میرا بیٹا چلا گیا اب میں اپنی بیٹی کو مزید نہیں کھونا چاہتا۔ ان کا کندھا ایک دن میں ہی جھک گیا تھا علی نے انھیں سہارا دے کر بیچ پر بٹھایا

اسفند جب سے ہاسپٹل آیا تھا ایک منٹ کے لئے بھی ادھر سے گیا نہیں تھا اس نے بے چینی سے اٹھ کر ایک بار پھر شیشے کے اس پار نظر آتے وجود کو دیکھا جس کی سانسوں کے ساتھ اس کی سانسیں بھی جڑی تھیں۔

تم سے دوری کا غم تو میں برداشت کر گیا مگر تمہیں ہمیشہ کیلئے کھونے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔ تمہیں لوٹنا ہو گا در یہ تمہیں لوٹنا ہو گا۔۔۔ وہ شیشے پر ہاتھ رکھے خود کلامی کر رہا تھا جب اسے اپنے کندھے پر دباؤ محسوس ہوا اس نے اپنی آنکھیں رگڑتے پلٹ کر دیکھا نبیل اس کے پیچھے کھڑا تھا دونوں کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی

نیہا سمعیہ ذرا اور کاشف بھی نبیل کے ساتھ ہی ہاسپٹل آئے تھے یہ سب لوگ خبر ملتے ہی پہلی فلائٹ سے کراچی پہنچے تھے۔

سمعیہ در یہ کو اس حالت میں دیکھ کر اپنا ضبط کھو بیٹھیں۔ انہیں سب نے بڑی مشکلوں سے سنبھالے۔ نیہا نبیل کے سینے پر سر رکھے ہچکیاں لئے رو رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

ہاسپٹل کے کوریڈور میں بیٹھا ہر شخص غم سے نڈھال تھا۔ کاشان کی موت ان پر قیامت بن کر گزر چکی تھی اور آئی سی یو میں موجود زندگی اور موت سے لڑتی دریاہ کے لیے ہر لب پر دعا تھی کوئی نوافل پڑھ رہا تھا تو کوئی وظیفے اور منتیں مان رہا تھا۔ رورو کر کے انکے آنسو خشک ہو چکے تھے۔

دریاہ کو ہوش آگیا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہے۔ ڈاکٹر نے روم سے نکل کر ان سب کو اسکی زندگی کی نوید سنائی۔ لیکن اسکی کنڈیشن ابھی ایسی نہیں ہے کہ وہ کسی سے کوئی بات کر سکے یا مل سکے آپ لوگ پلینز پیشٹ کو ڈسٹرب کرنے کے بارے میں مت سوچئے گا۔ وہ تنبیہ کرتا آگے بڑھ گیا۔



اگلے دن ظہر میں کاشان کی تدفین تھی سب اس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اسفند ہاسپٹل میں ہی تھا اسکا دوست حمزہ بھی کئی گھنٹوں سے اسکے ساتھ تھا کچھ دیر پہلے اسفند نے اسے اصرار کے بعد واپس بھیجا تھا۔ سنیں آپ کاشان ہیں؟ نرس نے آئی سی یو روم سے نکل کر اسفند کو مخاطب کیا جو ہاسپٹل کی ریلنگ پر جھکا کہیں گم تھا۔

نہیں۔۔۔۔۔ اسفند نے نفی میں سر ہلایا۔

وہ پیشینٹ بار بار غنودگی میں یہی نام لے رہی ہیں۔ نرس نے اسے بتایا۔

کاشان اسکے ہسبینڈ کا نام ہے جسکی اس ایکسیڈنٹ میں ڈیٹھ ہو گئی ہے۔

اوہ۔۔۔ سوری۔ وہ اسفند کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر بولی۔

آپ انکے کون ہیں؟

کزن ہے وہ میری۔ اسفند نے سنجیدگی سے بتایا

مجھے لگتا ہے بہت کلوز ہیں وہ آپ سے کیونکہ کل سے میں آپکو مسلسل یہیں دیکھ رہی ہوں۔ آپ پلیز میرے ساتھ آئیں اور ان سے بات کرنے کی کوشش کریں۔ اسنے کہتے ہوئے قدم بڑھائے اسفند اسکے پیچھے چلنے لگا۔

Kitab Nagri

دریہ۔۔۔۔ اسفند نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ نرمی سے رکھ کر اسے پکارا۔

www.kitabnagri.com

دریہ نے ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھا

کک۔۔۔ کاشان۔۔۔ وہ بمشکل بول پائی

وہ دوسرے روم میں ہے۔۔۔ اسفند نے اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے جھوٹ کا سہارا لیا۔

وہ۔۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ تو ہیں۔۔۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر اسفند کا دل کٹ رہا تھا

ہاں وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ تم بھی جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔ خود کو سنبھالتے ہوئے اسفند نے اسے جھوٹی تسلی دی تو در یہ نے پر سکون ہو کر آنکھیں موند لیں۔

شام میں ملتے ہیں ماما۔۔۔۔۔ کاشان کی کہی بات تریا کو یاد آئی۔ وہ اسکے جنازے کے پاس صدمہ میں بیٹھی تھیں۔
آخری وقت میں کی گئی ایک ایک بات یاد کر کے وہ رو رہی تھیں۔
حوصلہ کرو تریا۔۔۔۔۔ راشدہ بیگم انھیں دلا سہ دے رہی تھیں۔

کہاں سے لائوں آپا اتنا حوصلہ۔ میرا جوان بیٹا مجھے چھوڑ کر چلا گیا وہ انکے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں۔

www.kitabnagri.com

ہو گئی تدفین۔۔۔ اسفند نے نم آنکھوں سے نبیل کو دیکھا جو قبرستان سے ڈائریکٹ ہاسپٹل آیا تھا
ہاں۔۔۔۔۔ کتنا نازک رشتہ ہے روح کا جسم سے ایک جھٹکے میں سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ نبیل تھوڑے توقف
کے بعد اپنی آنکھیں رگڑ کر بولا

دریہ کیسی ہے اب؟ وہ مزید پوچھنے لگا
کچھ دیر پہلے کا شان کے بارے میں پوچھ رہی تھی میں نے کہہ دیا کہ دوسرے روم میں ہے۔ اسفند نے کسی غیر
مرئی نکتے کو دیکھتے ہوئے کہا

تو نے ٹھیک کیا ابھی اس کی کنڈیشن ایسی نہیں ہے کہ اسے کا شان کی موت کے بارے میں بتایا جائے۔

www.kitabnagri.com

میں یہ سوچ رہا ہوں کہ جب اسے یہ معلوم ہو گا کہ کا شان اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلا گیا ہے تو وہ یہ کیسے
برداشت کر پائے گی۔۔۔ اسفند دکھ سے کہہ رہا تھا نبیل خاموش تھا کچھ بول ہی نہ پایا

میں نے تو ہمیشہ اس کی خوشیوں کے لئے دعائیں مانگی تھیں۔ وہ نبیل کو دیکھتے ہوئے بولا

تقدیر کے لکھے کو کون بدل سکتا ہے اس کی قسمت میں یہی سب لکھا تھا۔۔۔ نبیل اسے سمجھا رہا تھا

ہاسپٹل میں اسی کئی دن گزر چکے تھے در یہ کی کنڈیشن کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔ اسے آئی سی یو روم سے دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

سب وقتاً فوقتاً اس سے ملنے آتے رہے تھے۔ اور کاشان کے بارے میں سب اس سے ایک ہی بات کرتے تھے۔ اس نے کئی بار کاشان سے ملنے اور اسے دیکھنے کی ضد کی مگر سب کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ٹالے جارہے تھے۔

اس وقت نہ اس کے پاس موجود تھی اور وہ اسے کچھ کھلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

جب در یہ کاشان سے ملنے کی ضد کر رہی تھی۔ میں جانتی ہوں وہ بھی مجھے دیکھے بغیر بے سکون ہونگے آخر تم لوگ سنتے کیوں نہیں کتنی بار کہا ہے کہ میری ان سے بات کرادو چاہے ویڈیو کال پر ہی سہی میں جب تک انہیں دیکھ نہ لوں مجھے سکون نہیں آئے گا مجھے کاشان سے ملنا ہے ان سے بات کرنی ہے

در یہ یہاں ہاسپٹل میں سگنل کا پرابلم ہے ورنہ میں تمہاری بات کاشان سے کروادیتا۔ نبیل نے کئی دفعہ کی کہی بات دوبارہ سے کر کے ٹالنے کی کوشش کی۔ نہانے رخ موڑ کر در یہ سے اپنے آنسو چھپائے۔ اسفند خاموشی سے

دیوار سے ٹیک لگائے دریہ کو دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ کب تک اسے حقیقت سے بے خبر رکھ سکتے ہیں۔ آخر تو اسے سب کچھ بتانا ہی ہو گا۔

مجھے کچھ نہیں پتا میں

کاشان سے آج ہر حال میں ملوں گی۔ وہ بیڈ سے اٹھنے لگی نہانے دریہ کو سنبھالا
تمہاری کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے ابھی۔

مجھے کاشان سے ملنا ہے۔ وہ چیخ کر بولی تو نیہا اور نبیل نے بے چارگی سے اسفند کو دیکھا اور اسکی آنکھوں کے اشارے سے نبیل نے موبائل میں ایک تصویر اوپن کر کے دریہ کو موبائل پکڑا یا جسے اسنے کچھ نہ سمجھتے ہوئے تھاما۔ اور اسکرین پر نظر ڈالی۔ اسکرین پر کاشان کی کفن میں لپٹی تصویر تھی جو دریہ کو دکھانے کے لئے ہی لی گئی تھی کیونکہ وہ بد نصیب اپنے شوہر کا آخری دیدار نہ کر سکی تھی۔ دریہ نے لمحے بھر میں اس کو پہچان لیا اور اس کا پورا وجود کانپ اٹھا۔

یہ کیا ہو اس ہے؟ وہ موبائل بیڈ پر پٹخ کر زور سے چلائی

کاشان کی موت کو تقریباً مہینہ گزر گیا تھا۔ دریہ کو سمعیہ سب کے مشوروں کے بعد اپنے گھر لے آئی تھیں۔ کیونکہ کاشان کے کمرے کی ہر شے سے اسکی یادیں وابستہ تھیں جس کی وجہ سے دریہ کی ذہنی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی تھی۔ وہ کاشان کی موت کو تسلیم ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے انتظار تھا کاشان کے واپس لوٹنے کا۔

اسفند کسی پرائیوٹ ادارے میں جاب کے لئے انٹرویو دے کر آیا تھا دریہ گھر کی راہداری میں بنی سیڑھیوں پر بیٹھی تھی اسفند کے گیٹ سے اندر داخل ہونے پر اس کی آنکھوں میں چمک ابھری مگر پھر وہ بجھی ہوئی صورت لئے اداس ہو گئی۔

اسفند اسکے برابر میں آکر بیٹھا اور اسکا چہرہ بغور دیکھنے لگا صبح نہی اس سے کہہ رہی تھی کہ اب دریہ کو کسی سائیکٹر سٹ کو دکھانا پڑے گا۔

یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ اسفند نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا وقت کی ستم ظریفی سے اس کا چہرہ مر جھا گیا تھا۔ آنکھوں کے گرد حلقے اور زرد چہرہ۔ اسفند اسکو اس حالت میں دیکھ کر دکھ محسوس کر رہا تھا۔

کاشان آئیں گے ناں مجھے لینے انکا انتظار کر رہی ہوں۔

وہ نظریں گیٹ پر مرکوز کئے بولی۔

وہ نہیں آئیگا دریہ۔۔۔۔ اسفند نے اسے سمجھایا

نہیں وہ آئیں گے وہ مجھ سے دور نہیں رہ سکتے۔ وہ یقین سے بولی

وہ تم سے اتنی دور جا چکا ہے جہاں سے واپسی ناممکن ہے۔ اسفند نے اسے دیکھ کر دکھ سے کہا تو اسکے کہنے پر دریہ کے چہرے پر خوف پھیلا۔

چپ۔۔۔۔۔ بلکل چپ وہ کھڑی ہو گئی۔ میں نے کہا تھاناں کہ کاشان کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کرے گا۔ وہ چیخی تو گھر کے دوسرے افراد بھی آ گئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرے چپ ہو جانے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی۔ اسفند بھی ذور سے چیخا

تم کب تک خود کو جھوٹی تسلی دو گی مان لو کہ وہ تمہیں چھوڑ کر جا چکا ہے۔ وہ بھی وہیں چلا گیا ہے دریہ جہاں

تمہارے پاپا چلے گئے۔۔۔۔۔ جہاں میرے بابا جان چلے گئے۔۔۔۔۔ وہ واپس آئے؟؟ نہیں ناں۔۔۔۔۔ کاشان بھی

نہیں آئے گا۔ اسفند سرخ آنکھیں لئے اسے کندھوں سے پکڑے جھنجھوڑ رہا تھا۔ بچپن کی طرح سمجھا رہا تھا۔ وہ

ایسا نہیں ہو سکتا وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

ایسا کسے ہو گیا؟

کاشان

کاشان۔۔۔۔۔ وہ اپنی پوری طاقت سے چلا کر روئی اور روتی چلی گئی۔ اسے کسی نے نہیں روکا کیونکہ وہ کاشان کی موت کے بعد پہلی بار روئی تھی۔

تم کب تک خود کو جھوٹی تسلی دو گی مان لو کہ وہ تمہیں چھوڑ کر جا چکا ہے۔ وہ بھی وہیں چلا گیا ہے در یہ جہاں تمہارے پایا چلے گئے۔۔۔ جہاں میرے بابا جان چلے گئے۔۔۔ وہ واپس آئے؟؟ نہیں نا۔۔۔ کاشان بھی نہیں آئے گا۔ اسفند سرخ آنکھیں لئے اسے کندھوں سے پکڑے جھنجھوڑ رہا تھا۔ بچپن کی طرح سمجھا رہا تھا۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی پیچھے ہوئی باقی افراد خاموش تھے کیونکہ سب ہی چاہتے تھے کہ وہ حقیقت کو تسلیم کرے۔ سب کی آنکھیں بھپک رہی تھی۔

ایسا نہیں ہو سکتا وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

ایسا کسے ہو گیا؟

کاشان-----

کاشان----- وہ اپنی پوری طاقت سے چلا کر روئی اور روتی چلی گئی۔ اسے کسی نے نہیں روکا کیونکہ وہ کاشان کی موت کے بعد پہلی بار روئی تھی۔ اور سب چاہتے تھے کہ وہ رو کر اپنا دل ہلکا ہلکا کرے روتے روتے وہ زمین پر ہی بے ہوش ہو گئی۔

میں نے انہیں سکون کا انجیکشن دے دیا ہے اب یہ کافی دیر سوتی رہیں گی۔ ڈاکٹر نے چیک کرنے کے بعد اسے انجیکشن لگایا تھا اور کچھ میڈیسن لکھ کر پر سکریپشن اسفند کو پکڑائی وہ انہیں چھوڑنے باہر تک گیا۔



www.kitabnagri.com

عرفان کاشان کی ڈیٹھ کے بعد بمشکل تیسری بار آفس آئے تھے وہ بھی اپنے آفس کے سب سے سینئر ورکر فیاض صاحب کے کہنے پر کیونکہ انہیں آفس کے کچھ ایشوز ان سے ڈسکس کرنے تھے اور کچھ فائلز پر ان کے سائن بھی لینے تھے۔

سر میں جانتا ہوں کہ کاشان صاحب کی موت کا دکھ کافی گہرا ہے آپ کی زندگی میں۔ لیکن اگر آپ بھی آفس نہیں آئیں گے تو آفس کے معاملات کیسے ہینڈل ہونگے۔ آپ پلیز کچھ گھنٹوں کے لئے ہی سہی آفس آئیں مگر آئیں سر۔۔۔۔۔ ہم تمام ورکرز آپ کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے۔ وہ بڑی دلجوئی کیساتھ کہہ رہے تھے۔ کاشان کے بغیر انکا آفس میں دل ہی نہیں لگتا تھا عرفان سر ہلاتے کسی اور سوچ میں گم تھے انھی سوچوں کے ساتھ وہ ایکدم اٹھے۔

سر پھر کل آپ آئیں گے ناں؟ فیاض صاحب نے انھیں جاتا دیکھ کر پوچھا
انشاء اللہ وہ کہتے ہوئے چلے گئے۔

پہلے وہ روئی نہیں تھی اب آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ وہ ابھی بھی بیٹھی رو رہی تھی اور کچھ کھا پی بھی نہیں رہی تھی۔
www.kitabnagri.com

میں کیوں نہیں مر گئی کاشان کے ساتھ وہ کیوں اکیلا چھوڑ گئے مجھے؟

دریہ ایسے مت کہو میری جان

سمعیہ نے اسے خود سے لپٹایا

تمہیں پتہ ہے کتنی اذیت ناک رات تھی وہ ہمارے لئے جب تم زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی۔ کتنی دعائیں کتنی منتیں مانگیں تھیں ہم نے۔۔۔

نہیں چچی جان اسے کیا معلوم اسے تو بس صرف اپنا دکھ نظر آتا ہے دوسروں کے دکھوں کا اسے زرہ برابر احساس نہیں ہے۔ اسکے منہ سے نکلنے والے الفاظ سے کسی کو تکلیف پہنچتی ہے اسے فرق نہیں پڑتا۔ اسفند جو اسی کمرے میں موجود تھا اسکی باتیں سن کر چباتے ہوئے بولا تھا۔

امی میں کیسے رہوں گی کاشان کے بغیر۔۔۔۔۔ وہ ان سے الگ ہوتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولی

مجھے دیکھو میں نے بھی تو اپنی زندگی گزاری ہے تمہارے پاپا کے بغیر۔۔۔۔۔ وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھیں۔

www.kitabnagri.com

آپ کے پاس تو میں اور نیہا تھے نا۔۔۔

میری تو گود بھی خالی ہے۔ وہ مزید بولی تو اسفند سے برداشت نہ ہوا اور وہ کمرے سے نکل گیا۔۔

ہم سب ہیں ناں تمہارے ساتھ تم اکیلی نہیں ہو میری جان۔۔۔۔۔ سمعیہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں لئے بولیں۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے ایک کے بعد ایک دکھ سہا ہے اس لڑکی نے وہ اپنے کمرے میں آکر اپنے ہاتھوں میں سر دیئے بیٹھ گیا۔

یا اللہ کاش کاشان کی جگہ میں مرجاتا تو وہ اس کرب سے تونہ گزرتی۔



راشدہ آپا آج میں بہت ضروری کام سے آیا ہوں۔ عرفان آفس سے سیدھا انکی طرف آئے تھے در یہ کی طبیعت وغیرہ پوچھنے کے بعد انہوں نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے راشدہ بیگم سے کہا۔ اور کمرے میں موجود ایک نظر اسفند پر ڈالی۔

www.kitabnagri.com

جی عرفان بھائی آپ بلا جھجک بات کریں۔ راشدہ بیگم بولیں۔

کاشان نے اسفند کو اپنی آخری ملاقات میں ہماری کمپنی جوائن کرنے کی آفر کی تھی۔ اسکا ذکر گھر جا کر اسنے مجھ سے بھی کیا تھا۔ انکے کہنے پر راشدہ بیگم نے اسفند کو دیکھا کیونکہ اسنے ان سے اس بات کا ذکر نہیں کیا تھا اسنے سر ہلا کر اقرار کیا۔

اسفند بیٹا آج میں تم سے ریکویسٹ کرنے آیا ہوں کہ تم میری کمپنی جوائن کر لو۔ مجھے اسوقت تمہاری بہت ضرورت ہے۔ میری کمپنی کا شان کے بعد کرائسٹس میں جا رہی ہے ہمارے تمام پارٹنرز ہم سے ہاتھ کھینچ رہے ہیں۔ مارکیٹ میں ہمارے شیئرز کی ویلیو گر رہی ہے۔

کا شان نے سب کچھ بہت اچھے سے بیچ کر رکھا تھا۔ پلینز مجھے اسوقت کسی اپنے کا ساتھ چاہیے اور تم سے بہتر میری نظر میں کوئی نہیں۔ وہ کافی پریشان تھے۔ اسفند بھی انکی بات سے پریشان ہو گیا تھا اسنے تو اسطرح کچھ نہیں سوچا تھا وہ تو انٹرویو دیکر آچکا تھا اور اسے امید تھی کہ ایک دو دن میں اسے اپائنٹمنٹ لیٹر مل جائے گا۔

اسفند آپ کا ساتھ ضرور دیگا بھائی صاحب آپ پریشان نہ ہوں اسفند کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے جواب راشدہ کی طرف سے آیا تھا۔

انکل آپ ٹینشن نہ لیں میں آپ کے آفس کا چکر لگاتا ہوں اسفند نے بھی انہیں تسلی دی تو وہ مطمئن سے ہو گئے۔

اسفندیہ فیاض صاحب ہیں اس آفس کے سب سے سینئر اور او نیسٹ ورکر۔۔۔ اسفند انکے آفس آیا تو انھوں نے بڑی گرم جوشی سے اسکا استقبال کیا اور پھر فیاض صاحب کو اپنے آفس میں بلا کر تعارف کروایا۔

فیاض صاحب یہ اسفند ہیں سمجھیں یہ میرے دوسرے بیٹے ہیں۔۔۔۔۔ عرفان صاحب اسفند سے بہت خوش تھے کیونکہ اس نے ایک بیٹے کی طرح انکا مان رکھا تھا۔ اسفند اس طرح کے تعارف پر کچھ شرمندہ سا ہو گیا تھا۔

آج سے کمپنی کے تمام معاملات کو کاشان کی طرح ہی دیکھیں گے اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ انہیں تمام انفارمیشن اور پروجیکٹس کی مکمل ڈیٹیلز فراہم کریں۔

اوکے سر۔۔۔۔۔ فیاض صاحب مسکراتے ہوئے ٹیبل سے فائل اٹھاتے کھڑے ہوئے۔

چلیں سر میں آپ کو آپ کا آفس دکھا دوں۔۔۔ وہ اسفند کو مخاطب کر کے بولے تو اسفند سر ہلاتے کھڑا ہو گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

امی میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔۔۔ در یہ آپ کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی

ہاں بیٹا ضرور جاؤں کیوں نہیں۔۔۔ سمعیہ نے پیار سے کہا

نیہا کو بھی ساتھ لے جاؤ۔۔۔ اور کب تک واپس آؤ گی وہ مزید پوچھنے لگیں۔

امی اب میں وہیں رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔اپنے گھر میں۔۔۔۔۔اپنی کنڈیشن کی وجہ سے میں عدت نہیں کر پائی مگر اب میں اپنی عدت کے بقیہ دن اپنے شوہر کے گھر میں گزارنا چاہتی ہوں۔

کاشان کے بعد ماما پاپا کتنے اکیلے ہو گئے ہونگے اور میں بھی ادھر آ کر رک گئی۔ اب میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہوں گی

وہ اپنا فیصلہ سناتی ہوئی بولی۔

ہاں بیٹا تم نے بالکل ٹھیک فیصلہ لیا ہے۔ لیکن تم وعدہ کرو کہ ثریا اور عرفان کے ساتھ ساتھ اپنا بھی بہت خیال رکھو گی۔ راشدہ بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

جی تائی امی۔۔۔ در یہ نے ان کی بات مانتے ہوئے کہا۔

میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ یہاں اسکی تنہائی کے خیال سے کہا۔

اسکی ضرورت نہیں ہے نہا۔۔۔ میرے خیال سے اب تمہیں بھی اپنے گھر واپس جانا چاہیے

وہ اسکی گود سے بلال کو لیکر پیار کرنے لگی۔

میری وجہ سے تم لوگوں کی لائف کتنی ڈسٹرب ہوئی ہے۔ در یہ کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

ایسے نہیں کہتے بیٹا۔۔۔ سمعیہ نے در یہ کو ٹوکا

Page 221

کہاں؟ اسفند نے حیرت کا اظہار کیا۔

اپنے گھر۔۔۔۔۔ اب وہ اپنی عدت کے بقیہ دن وہیں گزارے گی۔

تم اس کے ساتھ کیوں نہیں گئی؟ اسفند اس پر غصہ ہوا۔

میں تو جانا چاہتی تھی پر وہ مجھے ساتھ لے جانے کے لیے تیار نہیں تھی۔ بقول اس کے کہ میں کب تک اس کی تنہائی بانٹ لوں گی۔ آخر تو اسے اکیلا ہی رہنا ہے۔ یہاں سنجیدگی سے بتا رہی تھی اور وہ تاسف سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسے نہیں جانا چاہیے تھا۔ اسفند سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

اسفند بھائی آپ میری ٹکٹ کروادیں۔ یہاں نے تھوڑے توقف کے بعد کہا تو اس کی سوچ کا حصار ٹوٹا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم بھی جا رہی ہو؟

میں تو دریہ کی وجہ سے رکی ہوئی تھی اب جب وہی چلی گئی تو میرا رکنے کا کیا فائدہ؟

ٹھیک ہے میں تمہاری ٹکٹ کروادوں گا۔۔۔۔۔ کب کی کروانی ہے؟

دو دن بعد کی کروادیں۔۔۔۔۔

اوکے میں کروادوں گا وہ اس کا سر تھپکتے ہوئے اٹھ گیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

دریہ تمہیں وہاں نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔ کمرے میں آنے کے بعد وہ کافی دیر تک اسی اس کے بارے میں سوچتا رہا۔

ارے واہ آج تو ہماری بیٹی آئی ہے۔۔۔۔۔ عرفان آفس سے آئے تو دریہ کو دیکھ کر خوش ہو گئے

دریہ نے آگے بڑھ کر انہیں سلام کیا تو انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

کیسے ہیں آپ پاپا؟

بھئی اپنی بیٹی کو دیکھ کر تو بہت اچھا فیل کر رہا ہوں۔ وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

www.kitabnagri.com

پاپا آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے پانی لے کر آتی ہوں وہ انکا ہاتھ پکڑ کر انہیں صوفے پر بٹھاتے ہوئے بولی۔ اور
گلاس میں ٹھنڈا پانی بھر کر انھیں پکڑایا۔

صرف پانی سے کام نہیں چلے گا آج تو مجھے اپنی بیٹی کے ہاتھوں کی چائے پینی ہے۔ بہت دن ہو گئے اچھی چائے پیے ہوئے۔ وہ پانی کا گلاس خالی کرتے ہوئے بولے۔

کیوں نہیں پایا آج ہم سب ساتھ مل کر چائے پیئیں گے۔۔۔۔۔ میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔ وہ کہتے ہوئے چلی گئی۔

شکر ہے در یہ نے سچائی کو تسلیم تو کیا۔۔۔۔۔ اس کے جانے کے بعد عرفان نے ثریا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ جنہوں نے ان کی بات پر ٹھنڈی آہ بھری۔



مجھے اسے دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے عرفان۔۔۔۔۔ اتنی سی عمر میں اتنا بڑا صدمہ ملا ہے اسے۔ کتنے خوش تھے دونوں۔۔۔۔۔ وہ پھر رو پڑیں

سنجالیں ثریا خود کو ہمیں در یہ کے سامنے خود کو کمزور نہیں ظاہر کرنا ورنہ اس کا غم پھر تازہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔ وہ انہیں سمجھاتے ہوئے اٹھے اور فریش ہونے چلے گئے۔

چائے کے بعد وہ لوگ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے تھے اور پھر جب ڈائننگ ٹیبل پر کافی عرصے کے بعد ساتھ بیٹھے تو تینوں کی نظریں بیک وقت کاشان کی خالی نشست کی جانب اٹھیں اور تینوں نے ہی ایک دوسرے سے اپنے آنسو چھپائے۔

رات سونے کیلئے در یہ جب اپنے کمرے میں آئی تو بلا مقصد کاشان کی وارڈروب کھول کر کھڑی ہو گئی۔ کاشان کے کپڑوں سے اٹھتی اسکی مخصوص پرفیوم کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے اسنے کاشان کے ہینگ کئے ہوئے کوٹ پر ہاتھ پھیرا اور آنکھیں موند کر اسپر سرٹکاتے اسکے لمس کو ڈھونڈنا چاہا۔ کاشان۔۔۔۔۔ آہستگی سے اسے پکارتے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ کر کاشان کے کوٹ میں جذب ہو رہے تھے۔ دیکھو اگر تم اس طرح روؤ گی تو میں بھی رو دوں گا۔ آئی سوئیر روتے ہوئے میں بہت برا لگتا ہوں۔ کاشان کا کہا جملہ اسے یاد آیا۔ اسنے آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھا۔ اور وارڈروب بند کیا اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا اسنے سائیڈ ٹیبل پر رکھی کاشان کی تصویر اٹھائی تو وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

آپکو پتہ ہے کتنی تنہا ہو گئی ہوں میں؟ جانتے تھے ناں آپ کہ مجھے چھوڑ جائیں گے۔ اسی لئے ہمیشہ ایسی باتیں کرتے تھے ہے ناں؟۔۔۔ وہ روتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا ناں کہ مہاپاپا کا خیال رکھوں گی دیکھیں میں آگئی ہوں انکے پاس انکا خیال رکھنے۔۔۔۔۔ پر میرا خیال کون رکھے گا کاشان۔؟۔۔ میرا خیال تو آپ ہی رکھتے تھے ناں؟ وہ روتے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ آپ ٹھیک کہتے تھے آپکی در یہ بہت بہادر ہے دیکھیں کتنا کچھ سہہ گئی میں۔۔

رات سونے کیلئے در یہ جب اپنے کمرے میں آئی تو بلا مقصد کاشان کی وارڈروب کھول کر کھڑی ہو گئی۔ کاشان کے کپڑوں سے اٹھتی اسکی مخصوص پرفیوم کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے اسنے کاشان کے ہینگ کئے ہوئے کوٹ پر ہاتھ پھیرا اور آنکھیں موند کر اسپر سرٹکاتے اسکے لمس کو ڈھونڈنا چاہا۔ کاشان۔۔۔۔۔ آہستگی سے اسے پکارتے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ کر کاشان کے کوٹ میں جذب ہو رہے تھے۔ دیکھو اگر تم اس طرح روؤ گی تو میں بھی رو دوں گا۔ آئی سوئیر روتے ہوئے میں بہت برا لگتا ہوں۔ کاشان کا کہا جملہ اسے یاد آیا۔ اسنے آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھا۔ اور وارڈروب بند کیا اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا اسنے سائیڈ ٹیبل پر رکھی کاشان کی تصویر اٹھائی تو وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

آپکو پتہ ہے کتنی تنہا ہو گئی ہوں میں؟ جانتے تھے ناں آپ کہ مجھے چھوڑ جائیں گے۔ اسی لئے ایسی باتیں کرتے تھے ہمیشہ۔۔۔۔۔ ہے ناں؟۔۔۔ وہ روتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا

رہی۔

ن اور ٹیم ورک کے بعد اسفند کمپنی کی پوزیشن کو بحال کرنے میں کامیاب ہو گئی۔
اسے آفس آنے لگے تھے در یہ کی مدت کی مدت ختم ہو چکی تھی اس

www.kitabnagri.com

عموماً لائٹ کلر کے سوٹ میں ملبوس وہ لڑکی سر پر سفید دوپٹہ لئے اسفند کیلئے تکلیف کا باعث بنتی تھی کیوں کہ وہ ہمیشہ شوخ کلر پہنا کرتی تھی اور اب کس طرح اس کی زندگی ان پھیکے رنگوں کی طرح بے رنگ ہو گئی تھی۔

آفس کے بڑے سے ہال روم میں ٹیبل کی گرد ملک کی کئی نامور کمپنیز کے افراد بیٹھے تھے۔ پریز نٹیشن کے دوران چلتی ہوئی سلائیڈ کے ذریعے اسفند ایک ایک پوائنٹ کی بریفنگ بڑے اعتماد کے ساتھ دے رہا تھا عرفان گلاسز ہاتھوں میں لیے اسے بڑی محبت سے دیکھ رہے تھے آج انہیں ایسا لگ رہا تھا کہ انکے سامنے ان کا اپنا بیٹا کاشان کھڑا ہے وہ اپنے الفاظوں کے ساتھ اپنی باڈی لینگویج سے بھی فل کونفیڈینٹ نظر آ رہا تھا۔ میٹنگ کے بعد کئی پرانی کمپنیز کے ساتھ نئی کمپنیز نے بھی ان کیساتھ کانٹریکٹ سائن کیے تھے جس کے پیچھے اسفند کی کئی مہینوں کی محنت تھی۔

کانٹریکٹ سائن کرنے کے بعد عرفان نے اسفند کو گلے لگا کر اس کی حوصلہ افزائی کی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آئی ایم پرائوڈ آف یومائی سن۔ آج مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میرا کاشان واپس آ گیا ہے وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولے اور اسے ساتھ لئے کاشان کے آفس میں آ گئے۔ اسفند نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

آج سے یہ آفس یہ جگہ تمہاری ہے۔۔۔ عرفان مسکرا کر بولے

آئی ایم سوری انکل۔۔۔ میں کاشان کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اسفند نفی میں سر ہلاتے بولا

یہ جگہ کاشان کی تھی مگر اب میں تمہیں اپنی خوشی سے یہ سیٹ دینا چاہتا ہوں تم بھی تو میرے بیٹے کی طرح ہو۔ تم نے ایک بیٹے کی طرح مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھے اور اسے کاشان کی سیٹ پر بٹھا کر خود

اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئے اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

امی مجھے صرف ایک بار کاشان کی قبر پر جانے دیں اسکے بعد میں پھر کبھی دوبارہ یہ ضد نہیں کروں گی۔ اسفند آفس سے واپس گھر آیا تو اسے دریہ کی آواز سنائی دی وہ اسی سمت چلا آیا۔

بیٹا تم سمجھ کیوں نہیں رہی عورتوں کا قبرستان جانا منع ہے۔ راشدہ بیگم نے اسے بہت پیار سے سمجھانے کی کوشش کی۔

تائی امی صرف ایک بار۔۔۔۔۔ صرف ایک بار مجھے جانے دیں پلیز۔۔۔۔۔ وہ التجائیہ انداز میں بولی ساتھ اسکی آنکھوں سے آنسو بھی بہہ رہے تھے۔ اسفند کمرے کے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا سب سن چکا تھا۔

اماں اسے ایک بار جانے دیں۔ اسفند نے اسکی بات کی تائید کرتے ہوئے اسکا ساتھ دیا۔ دریا کی پشت اسفند کی جانب تھی۔ اسکی آواز پر اسنے پلٹ کر اسے دیکھا اور اپنی آنکھیں رگڑیں۔

www.kitabnagri.com

دریا کل صبح میں تمھیں لے کر چلوں گا۔ وہ اسے مطمئن کرتے بولا۔

اسفند کے کہنے پر سمعیہ اور راشدہ ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں۔

تھینک یو اسفند دریہ شکر گزار نظروں سے اسفند کو دیکھتی کمرے سے اپنی آنکھیں رگڑتی نکل گئی۔

اسفند نے قبرستان کے قریب کاررو کی اور اپنے سائیڈ کا ڈور کھول کر باہر نکلا تو دریہ بھی آہستگی سے ڈور کھولتی نیچے اتر آئی اور اسفند کی پیروی کرتے آہستگی سے اسکے پیچھے چلنے لگی۔ چند قدم فاصلہ طے کرنے کے بعد اسفند گلاب کی تازہ پتیاں خریدنے کیلئے رکا دریہ بھی وہیں رکی اسکی نظریں مین گیٹ سے نظر آتی قبروں پر تھیں اور ورد زبان درود شریف تھے۔

چلیں۔۔۔ اسفند نے اسکی جانب گھوم کر اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا جو ذرہ پڑ رہا تھا۔ دریہ اثبات میں سر ہلا کر اسکے ساتھ آگے بڑھی۔ وہ زندگی میں پہلی بار قبرستان آئی تھی اور وہ بھی اس شخص کی قبر پر جس شخص نے اسے اپنی جان سے زیادہ چاہا تھا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور قدم بوجھل تھے جو وہ بڑی مشکل سے اٹھا پارہی تھی۔ قبروں کے درمیان بنے راستے پر چلتے اسفند رخ موڑ کر بار بار اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔ دریہ کے قدم لڑکھڑائے تو اسنے اسکے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام لیا۔ اور آگے بڑھنے لگا وہ کھینچتی ہوئی اسکے ساتھ چلتی گئی وہ اسکا کرب محسوس کر رہا تھا جیسی اسکی خود کی آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھیں۔

کیا ہے ہماری اوقات؟؟ ہم اس جگہ کو کیوں بھول جاتے ہیں۔ پھر اسفند نے ایک قبر پر رک کر اسکا ہاتھ چھوڑا در یہ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ قبر کے کتبے پر لکھا نام وہ آنسوؤں سے دھندلائی آنکھوں سے پڑھ چکی تھی کاشان عباسی ولد عرفان عباسی۔ اسکا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔ اسکا ضبط ٹوٹا اور وہ قبر کے پاس گھٹنے کے بل بیٹھ کر کاشان کے نام پر ہاتھ پھیرتے سسکتے ہوئے رو رہی تھی۔ اسفند نے تاسف سے اسے دیکھا اور شاہیر سے گلاب کی پتیاں نکال کر قبر پر ڈالی اور دعا کیلئے ہاتھ بلند کئے۔

تمہیں پتہ ہے تمہیں روتے دیکھ کر مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے

کاشان کے الفاظ دریہ کے کانوں میں گونجنے لگے تو وہ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

وعدہ کرو مجھ سے زندگی میں جتنی بھی آزمائشیں آئیں تم صبر کا دامن نہیں چھوڑو گی۔

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا کاشان۔۔۔۔۔۔ ہولے سے منمناتے ہوئے اس نے قبر کی دیوار پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس پر سر ٹکا دیا اور مزید روتے ہوئے آنکھیں بند کیں۔

بس کرو در یہ تمہارے آنسوؤں سے کاشان کی روح کو تکلیف پہنچتی ہوگی۔ اسفند نے دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیر کر اسے اٹھایا۔ اور اپنی سرخ آنکھیں رگڑیں۔ در یہ نے پھٹی آنکھوں سے اسفند کو دیکھا۔ کچھ دیر پہلے والا منظر غائب تھا۔

www.kitabnagri.com

بے شک وہ جس جگہ پر ہے وہ ہم سے بہتر جگہ ہے۔ اسفند نے ایک بار پھر آنکھوں کو رگڑا دیا یہ کادکھ اسے بہت تکلیف دیتا تھا۔

اسفند در یہ کو اسکے گھر چھوڑ کر آفس آگیا تھا کام کے دوران بار بار در یہ کا روتا سسکتا وجود اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا تھا۔ عجیب سی بے سکونی اسے ہو رہی تھی۔ وہ انہی کیفیات میں گھرا تھا جب زونا نشہ کی کال اسکے موبائل پر آنے لگی۔

رسمی سلام دعا کے بعد زونا نشہ نے اسے اپنے اور شاہ زیب کے رشتے کے بارے میں بتایا جو کچھ دنوں پہلے دونوں کی فیملیز کی رضامندی سے طے ہوا تھا۔ شاہ زیب کی فیملی پاکستانی تھی اور گزشتہ دس سالوں سے وہ لوگ لندن میں مقیم تھے شاہ زیب کی امی نے زونا نشہ کو ایک فیملی ایونٹ میں پسند کیا تھا۔ وہ کافی سلجھا ہوا اور ڈیسینٹ سا تھا عاشی کے فورس کرنے پر زونا نشہ اس سے ایک بار ملی تھی اور شاہ زیب سے ملنے کے بعد زونا نشہ نے اپنی رضا مندی دے دی تھی۔

زونا نشہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے یہ جان کر۔۔۔ اسفند نے اسکی بات سن کر اسے جواباً مبارکباد دی۔
www.kitabnagri.com

در یہ اب کیسی ہے؟ زونا نشہ اس سے لندن سے آنے کے بعد بھی رابطے میں تھی اور در یہ کے ساتھ پیش آنے والے واقعے سے بھی باخبر تھی۔

جس لڑکی کی ہنستی بستی زندگی اجڑ جائے وہ کیسی رہ سکتی ہے؟ اسفند نے دکھ سے کہا۔

اسفند اگر آپ چاہیں تو اسکی زندگی ایک بار پھر خوشیوں سے بھرپور ہو سکتی ہے؟ زونائشہ نے تھوڑا ٹھہر کر کہا۔

مطلب میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔

آپ دریہ کا ہاتھ تھام لیں۔ اسے اپنائیں مجھے یقین ہے اسکی اجڑی ہوئی زندگی میں ایک بار پھر سے بہار آجائے گی۔

زونائشہ کی باتوں نے اسکی سوچ کے نئے درجے کھولے تھے جو بات وہ ابھی تک سوچ اور سمجھ نہیں پایا تھا اسنے

اس جانب اسکی توجہ دلائی تھی۔

www.kitabnagri.com

زونائشہ ٹھیک کہتی ہے میں تم سے شادی کروں گا تمہاری زندگی کے تمام دکھوں کو خود میں جذب کر کے تمہارا

دامن ایک بار پھر خوشیوں سے بھر دوں گا یہ میرا وعدہ ہے دریہ۔۔۔۔۔

انگل آپ نے مجھے بلایا تھا؟ اسفند عرفان صاحب کی سامنے والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے بولا

ہاں بیٹا۔۔۔۔۔ یہ تصویر دیکھو

عرفان نے موبائل اسفند کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

اسکرین پر ایک اسفند کے تقریباً ہم عمر کی تصویر تھی جو شکل و صورت سے معقول ہی لگ رہا تھا۔ اسفند نے نا سمجھی سے تصویر کو پھر انھیں دیکھا۔

یہ اسامہ ہے میرے دوست شہریار کا بیٹا۔ کاشان کا کلاس فیلورہ چکا ہے اور اسکا بہت اچھا دوست بھی تھا۔ ان دنوں یہ آسٹریلیا میں ہے اسنے دو سال پہلے ایک کر سچن لڑکی کو مسمان کر کے اس سے شادی کر لی تھی مگر کچھ عرصے بعد وہ پھر مرتد ہو گئی اور اس سے ڈائیورس لے لی ایک بیٹا ہے سال بھر کا جو اسنے علحیدگی کے بعد اسامہ کے پاس ہی چھوڑ دیا ہے

اسفند کچھ نا سمجھتے ہوئے پوری تفصیل سن رہا تھا

ویسے تو میں نے مکمل معلومات حاصل کر لی ہے مگر

میں چاہتا ہوں تم آسٹریلیا جاؤ اور اس سے مل کر اسکی مزید تھوڑی ڈیٹیل لے کر آؤ۔

شہر یار نے دریہ کیلئے اسامہ کا پوپزل دیا ہے۔ اسفند نے سنا تو اسنے ضبط کرتے ہوئے ٹیبل پر رکھے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کیں۔

بظاہر تو مجھے کوئی خامی نظر نہیں آرہی مگر میری بیٹی کا معاملہ ہے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا اور مکمل تسلی کے بعد ہی کوئی فیصلہ لونگا۔ وہ مذید بولے۔

آپ نے دریہ سے بات کی ہے؟ اسفند نے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں ابھی پہلے میں ہر طرح سے مطمئن ہو جائوں۔ اسکے بعد ہی اس سے بات کروں گا اسے منانا بھی ایک مشکل کام ہو گا جانتا ہوں وہ اتنی آسانی سے نہیں مانے گی لیکن میں نے اور ثریانے فیصلہ کیا ہے کہ اسے ساری زندگی کا شان کے نام پر نہیں بٹھا کر رکھیں گے اسے ہم اپنی بیٹی کی طرح گھر سے رخصت کریں گے۔

تو کیا قسمت ایک بار پھر اسے مجھ سے دور کر دے گی؟ اسفند اپنے آفس میں بیٹھا سوچوں میں ڈوبا تھا
نہیں اس بار میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔ کاشان کی بات اور تھی لیکن اب اسے مجھ سے زیادہ بڑھ کر کوئی
نہیں چاہ سکتا۔ میں اپنی محبت سے اسے زندگی کی ہر خوشی واپس لوٹاؤں گا۔

آفس میں سارا ٹائم الجھن میں گزارنے کے بعد وہ گھر آیا تو سیدھا راشدہ بیگم کے کمرے میں آیا۔

کیا بات ہے بیٹا؟؟ اس کے چہرے سے عیاں پریشانی کو بھانپتے ہوئے راشدہ بیگم نے پیار سے پوچھا۔

اماں۔۔۔۔۔ اس بار میں ہرگز ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

www.kitabnagri.com

اور اگر دوبارہ میرے ساتھ ایسا ہوا تو میں اپنی زندگی خود اپنے ہاتھوں سے ختم کر لوں گا۔ وہ سرخ آنکھوں سے ماں
کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ تڑپ اٹھیں۔

یہ کیا اول فول بکے جارہے ہو۔۔۔ اور اس طرح کی ذو معنی باتوں سے بہتر ہے مجھے آسان لفظوں میں اپنی پریشانی بتاؤ تاکہ میں کچھ حل ڈھونڈوں۔ وہ اسے ڈانٹ کر بولیں

عرفان انکل در یہ کارشتہ اپنے کسی دوست کے بیٹے سے کرنا

چاہ رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں میں اس لڑکے سے ملنے آسٹر یلیا جائوں۔۔۔۔۔ اماں میں سچ مچ برداشت نہیں کر پائوں گا اس بار۔

وہ انکے گھٹنے پر سر رکھ کر بولا جذبات کی شدت سے اسکی آنکھیں انگاروں سی سرخ ہو رہی تھیں۔

تم فکر مت کرو میرے لعل اس بار تمہاری ماں تمہارے ساتھ ہے اور عرفان بھائی ہماری مرضی کے خلاف در یہ کارشتہ کبھی طے نہیں کریں گے۔ وہ اسکے گھنیرے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولیں تو اسفند نے سر اٹھا کر انھیں مشکور نظروں سے دیکھا۔

تمہیں ایک سچی بات بتائوں میری خواہش بھی یہی ہے کہ در یہ میری بہو بن کر اس گھر میں واپس آجائے اور میں جانتی ہوں تم اسے بہت خوش رکھو گے کیونکہ تم آج بھی اس سے محبت کرتے ہو۔

میں نے اس سے ہمیشہ محبت کی ہے لیکن جو کچھ ہوا میں ایسا کبھی نہیں چاہتا تھا۔

جانتی ہوں بیٹا لیکن شاید نصیب میں سب کچھ ایسے ہی لکھا تھا۔

لاؤ مجھے عرفان بھائی کا نمبر ملا کر دو میں ابھی اور اسی وقت ان سے بات کرونگی وہ مسکراتے ہوئے بولیں تو اسفند

نے فورالینڈ لائن سے انکا موبائل نمبر ڈائل کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارے ماما پاپا آپ دونوں؟ دروازے پر ناک ہونے پر دریہ نے ڈور کھولا تو وہ دونوں اسکے روم کے باہر کھڑے تھے۔

اگر آپ کو مجھ سے کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے وہ دونوں اسکے روم میں بیٹھے تو وہ بولی۔



کیوں ہمارا آنا تمہیں اچھا نہیں لگا۔ ثریا مسکرا کر بولیں
نہیں ماما ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ وہ شرمندہ ہوئی

ادھر آؤ ہمارے پاس بیٹھو۔ ثریا نے ہاتھ آگے کر کے اسکے ہاتھ کو تھام کر اسے اپنے اور عرفان کے درمیان میں بٹھالیا۔

کیا کر رہی تھی ہماری بیٹی؟ عرفان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے پوچھا۔

پاپا وہ کاشان کے کپڑے تھوڑے بے ترتیب ہو گئے تھے اسے سیٹ کر رہی تھی۔ وہ مسکرا کر بولی عرفان اور ثریا نے دکھ سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ جبکہ دریہ کی نظریں نیچی تھیں۔

بیٹا ہم تم سے بہت ضروری بات کرنے آئے ہیں۔ عرفان نے جھجھکتے ہوئے لفظوں کو ترتیب دینے کی کوشش کی۔

جی پایا آپ کہیں میں سن رہی ہوں۔ وہ پوری طرح متوجہ ہوئی۔
دیکھو بیٹا کسی کے جانے سے زندگی ختم نہیں ہو جاتی نہ کسی کے مرنے سے کوئی مرتا ہے ہمیں آگے بڑھنا پڑھتا ہے۔ اپنے لئے اپنے سے وابستہ لوگوں کی خوشی کیلئے۔ تمہیں اس طرح دیکھ کر ہمیں بہت دکھ ہوتا ہے تمہارا بھی حق ہے کہ تم ایک خوشگوار زندگی گزارو اور۔ ہم سب کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ تمہاری شادی کر دی جائے کیونکہ ہم سب ہی تمہیں خوش اور آباد دیکھنا چاہتے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ دونوں کا ساتھ کا شان کی باتیں انکی یادیں میری کل کائنات ہیں آپ لوگ میری ٹینشن نہ لیں میں خوش ہوں پایا۔ وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔

ہم ہمیشہ ساتھ نہیں رہیں گے در یہ۔۔۔۔ اور کسی کی یادوں کے سہارے زندگی نہیں گزاری جاتی۔ کاشان پیچھے رہ گیا ہے اور تمہیں آگے بڑھنا ہے۔ ثریانے بھی اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ تو وہ تاسف سے انھیں دیکھنے لگی۔

میں شادی نہیں کرنا چاہتی ماما

کیا میں آپکی بیٹی کی طرح اس گھر میں ہمیشہ نہیں رہ سکتی؟

میں نے کاشان سے وعدہ کیا تھا کہ آپ دونوں کا ہمیشہ خیال رکھوں گی۔ وہ مزید اپنے آنسوؤں پر بندنا باندھ پائی۔

تم ہماری بیٹی ہی ہو اور ہر ماں باپ کی طرح ہم بھی اپنی بیٹی کا گھر بسا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور جہاں تک کاشان سے کئے گئے وعدے کی بات ہے وہ تم شادی کے بعد بھی پورا کر سکتی ہو۔

www.kitabnagri.com

اسفند تو اپنا ہی بچہ ہے۔۔۔ وہ اسکا سر تھپتھپا کر بولے۔

اسفند؟؟؟؟ وہ آنسوؤں کے درمیان حیرت سے آنکھیں اور منہ کھولے انھیں دیکھنے لگی۔

راشدہ آپا نے اسفند کیلئے تمھاری بات کی ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ تم دونوں کا سادگی سے نکاح کر دیا جائے۔ وہ مسکرا کر بولے۔

آپ لوگ میری شادی کرنا چاہتے ہیں ناں تو پھر ٹھیک ہے اسفند کے سوا کسی بھی شخص سے شادی کر دیں مگر اسفند کیساتھ میں کبھی بھی شادی نہیں کرونگی۔ وہ اپنے آنسو ر خسار ر گڑ کر حتمی لہجے میں بولی تو ثریا اور عرفان نے ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا۔

اسفند؟؟؟؟؟ وہ آنسوؤں کے درمیان حیرت سے آنکھیں اور منہ کھولے انھیں دیکھنے لگی۔

راشدہ آپا نے اسفند کیلئے تمھاری بات کی ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ تم دونوں کا سادگی سے نکاح کر دیا جائے۔ عرفان مسکرا کر بولے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ لوگ میری شادی کرنا چاہتے ہیں ناں تو پھر ٹھیک ہے اسفند کے سوا کسی بھی شخص سے شادی کر دیں مگر اسفند کیساتھ میں کبھی بھی شادی نہیں کرونگی۔ وہ اپنے آنسو ر خسار سے ر گڑ کر حتمی لہجے میں بولی تو ثریا اور عرفان نے ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا۔

میں در یہ کے انکار کی وجہ سمجھ نہیں پار ہا جب وہ شادی کیلئے راضی ہے تو پھر اسفند تو بیسٹ چوائس ہے اسی لئے میں نے بھی اسامہ کی جگہ اسفند کو ترجیح دی۔ عرفان اپنے کمرے میں آنے کے بعد ثریا سے محو گفتگو تھے۔

عرفان آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ میں سمعیہ سے بات کرتی ہوں کہ وہ آکر در یہ کو سمجھائے۔ ثریا انھیں تسلی دیتے ہوئے بولیں حالانکہ وہ خود بھی فکر مند تھیں۔

اللہ کرے وہ سمجھ جائے ورنہ دوسری صورت میں میں اسامہ کے پرپوزل کو ایکسیپٹ کرنے کے بارے میں سوچوں گا۔ وہ گہری سانس کھینچ کر بولے۔



امی میں ماما پاپا کو پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ میں اسفند سے شادی کسی صورت نہیں کروں گی۔ وہ ضدی لہجے میں بولی

ثریا کے کہنے پر سمعیہ اگلے دن ہی دریہ کو سمجھانے آگئی تھیں۔ گزشتہ رات سے جو راشدہ بیگم کے منہ سے اسفند اور دریہ کے رشتے کی بات سن کر بہت خوش تھیں دریہ کے انکار نے ان کی ساری خوشیوں پر پانی پھیر دیا تھا۔

لیکن دریہ انکار کی کوئی وجہ بھی تو ہوتی ہے؟ آخر اسفند میں برائی کیا ہے؟ وہ نرمی سے پوچھنے لگیں۔

برائی اسفند میں نہیں۔۔۔ مجھ میں ہے امی۔۔۔ اگر تائی امی اپنی خواہش کے اظہار سے پہلے ایک دفعہ اسفند سے پوچھ لیتیں تو شاید وہ خود ہی انکار کر دیتا وہ سوچتے ہوئے بولی۔

بھابھی نے اسفند کی خوشی اور رضامندی کے بعد ہی یہ بات کی ہے۔ سمعیہ نے اسے بتایا تو وہ حیرت زدہ ہوئی پھر اس کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ ابھری۔ اور آنکھوں میں نمی آئی

تو اس کا مطلب ہے وہ مجھ پر ترس کھا رہا ہے۔۔۔۔

وہ تم پر ترس کیوں کھائے گا میری جان؟؟ تم اس طرح کیوں سوچ رہی ہو؟ مجھے تو اس کی آنکھوں میں تمہارے لئے محبت نظر آتی ہے۔۔۔۔۔ کتنی پرواہ کرتا ہے وہ تمہاری؟ سمعیہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے اسے پیار سے سمجھا رہی تھیں۔

محبت۔۔۔۔۔ اسے مجھ سے ہمدردی تو ہو سکتی ہے مگر محبت کبھی نہیں۔۔۔۔۔ وہ نفی میں گردن ہلاتی تلخی سے ہنسی تو سمعیہ نے اسے دکھ سے دیکھا۔

امی میں نے آپ کو بتا دیا ہے میں اسفند سے شادی نہیں کروں گی۔ آپ لوگ پلیز مجھے مجبور نہ کریں۔

آپ لوگ چاہتے ہیں نا کہ میں شادی کر لوں تو میرے لیے کوئی میرے جوڑ کا رشتہ دیکھیں کوئی طلاق یافتہ

یا پھر کوئی ایسا شخص جس کی بیوی مر چکی ہو۔ وہ بولی تو سمعیہ کا دل کٹ کر رہ گیا

مجھے سمجھ نہیں آرہی جب اسے کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر تم کیوں یہ ضد لے کر بیٹھ گئی ہو؟ در یہ کی باتوں سے سمعیہ ناراض ہو کر غصے سے بولیں۔

اگر یہ ضد ہے تو ضد ہی صحیح

آپ لوگ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔ وہ ہٹ دھرمی سے بولی اور سمعیہ اسے دیکھ کر رہ گئیں وہ ایسی تو نہیں تھی۔

سمعیہ واپس گھر آئیں تو چپ چپ سی تھیں۔

کیا بات ہے سمعیہ پریشان لگ رہی ہو؟ راشدہ بیگم نے ان کی پریشانی بھانپتے ہوئے پوچھا۔

جی بھابھی دریا کی وجہ سے پریشان ہوں؟ وہ لمبی سانس کھینچ کر بولی۔

اب تم دریا کی فکر کرنا چھوڑ دو۔ دیکھنا اسکی زندگی میں ایک بار پھر سے خوشیاں ہوں گیں۔ راشدہ نے سمعیہ کو

سمجھاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ دریا کی فکر میں آدھی ہو گئی تھیں۔

www.kitabnagri.com

دریا راضی نہیں ہو رہی اسفند سے شادی کیلئے۔ وہ آہستہ سے بولیں۔

میں جانتی ہوں وہ اتنی آسانی سے شادی کے لیے رضامند نہیں ہوگی لیکن تم فکر نہ کرو ہم سب مل کر اسے منا

لینگے۔ وہ ان کی دلجوئی کرتے ہوئے بولیں۔

سمعیہ کی یہ کہنے کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ شادی کے لئے توتیار ہو گئی ہے مگر اسفند سے شادی کیلئے رضامند نہیں ہے۔ وہ خاموشی سے راشدہ کے اطمینان دلانے پر بظاہر خود کو مطمئن ظاہر کر کے سونے کیلئے لیٹ گئیں۔

سمعیہ رات بھر بے چینی میں مبتلا رہیں رات کا تہائی حصہ آنکھوں میں ہی کٹ گیا۔ کاش کہ در یہ اسفند سے شادی کے لیے راضی ہو جائے تو میری بچی ہمیشہ میری نظروں کے سامنے رہے گی کسی اجنبی کے پلے باندھتے انہیں سو طرح کے واہمے ستارہ تھے۔ ساری رات ٹینشن میں گزارنے کی وجہ سے فجر کے وقت وہ اٹھنا پائیں راشدہ انہیں نماز کے لیے جگانے آئیں تو وہ بے سدھ سی پڑی تھیں۔ ان کی نبض کی رفتار کافی سلو تھی اور وہ ٹھنڈی پڑ رہی تھی۔ راشدہ نے گھبراہٹ میں اسفند اور علی کو جگایا اور فوراً ہی ہاسپٹل لے کر پہنچے۔ ہاسپٹل کے ایمر جنسی وارڈ میں ان کا فوری ٹریٹمنٹ کیا گیا جس کے بعد ان کی طبیعت قدرے بہتر ہوئی پھر انہیں وارڈ میں شفٹ کر کے آبرویشن میں رکھا گیا۔

ثریا اور عرفان سمعیہ کی طبیعت کا سن کر دریہ کو ساتھ لئے ہاسپٹل پہنچے تھے پھر وہ لوگ کافی دیر رکنے کے بعد واپس چلے گئے مگر دریہ سمعیہ کے پاس ہی رک گئی تھی راشدہ بھی کئی گھنٹوں سے سمعیہ کے ساتھ تھیں۔ لہذا دریہ نے انہیں بھی علی کے ساتھ واپس بھیج دیا تھا جبکہ اسفند کو عرفان صاحب نے خود ہاسپٹل میں رکنے کی تنبیہ کی تھی۔ اور کہہ کر گئے تھے کہ آفس کے معاملات آج وہ خود دیکھ لیں گے۔

امی آپ مجھ سے ناراض ہیں ناں؟ دریہ نے سمعیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر خود کو رونے سے روکنے کی ناکام کوشش کی۔

نہیں میں کسی سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔ انہوں نے بستر پر لیٹے چند لمحوں تک اس کا چہرہ دیکھنے کے بعد رکھائی سے کہا۔

www.kitabnagri.com

میں جانتی ہوں آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔ آپ کی اس حالت کے ذمہ دار میں ہوں۔۔۔۔۔ اس کے رونے میں مزید روانی آئی۔

جب سب جانتی ہو تو پوچھ کیوں رہی ہو؟؟؟ ان کی آنکھوں میں بھی نمی تیر گئی۔

دریہ تمہارا دکھ تو مجھے چین سے مرنے بھی نہیں دے گا۔۔۔۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولیں۔

امی پلیز ایسی باتیں تو نہ کریں۔ وہ ان کے سینے پر سر رکھ کر سسکیاں لے کر رونے لگی۔

اب مجھ میں مزید کوئی غم سہنے کا حوصلہ نہیں ہے۔۔۔۔

تو پھر فضول کی ضد چھوڑ دو اور میری بات مان لو۔ وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے بولیں۔

امی میں آپ کی ہر بات مانو گی۔ مگر آپ پلیز ٹھیک ہو جائیں۔ وہ سراٹھا کر انکے ہاتھ چومتے ہوئے بولی تو انکے نقاہت زدہ چہرے پر مسکراہٹ ابھری اور انہوں نے بھی اسکے ہاتھ کو جو انکے ہاتھ میں ہی تھا پیار سے چوما۔

دریہ یہ کھالو تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔۔ اسفند نے سینڈوچ اور جوس دریہ کی طرف بڑھایا تو دریہ نے غصے سے منہ موڑ لیا۔

مجھے کچھ نہیں کھانا۔ اور تمہیں میری اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ چباتے ہوئے بولی۔ تو اسفند کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ریگ گئی اسوقت وہ اسے وہی دریہ لگی جو اس سے ہر وقت لڑنے کے لئے تیار رہتی تھی۔

برى بات هے اسفند كتنے پيار سے لایا هے اور تم اسے اس طرح جھڑك رہی هو۔

كوئی بات نهیں چچی جان

وہ مسكراتے هوئے بولا تو دريہ اور سلگ كر رہ گئی

امی مجھے نهیں كهانا كچھ بهی۔۔

كهالو میری جان ورنہ پيار هو جائوگی تو پھر میرا خيال كیسے ركھوگی۔ سمعیہ نے پيار سے سمجھایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسفند دونوں چیزیں ركھ كر كمرے سے باهر جانے لگا۔

چچی جان میں ادھر باهر ہی هوں اگر كسی چیز كی ضرورت هو تو بتا دیجیے گا۔

بیٹا تم اتنی گرمی میں باهر كیوں بیٹھے هو۔۔۔۔۔ یہی ہمارے ساتھ روم میں بیٹھ جائو۔ سمعیہ نے اسفند سے كهاتو

دريہ اپنی جگہ پہلو بدل كر رہ گئی

چچی جان میں باہر ہی ٹھیک

ہوں۔ وہ ایک نظر دریہ پر ڈالتے مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔

سمعیہ کی طبیعت چند دنوں میں کافی بہتر ہو گئی تھی اور ان کے کہنے پر ہی نکاح کی تاریخ ٹھیک ایک ہفتے بعد رکھی گئی تھی۔ اسلام آباد سے نبیل اور نیہا اشارہ ملتے ہی کراچی وارد ہو گئے جبکہ زارا اور کاشف کا ارادہ نکاح سے ایک دن پہلے آنے کا تھا۔ نکاح میں صرف خاص رشتے داروں کو مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن راشدہ بیگم کو اسفند کی شادی کو لے کر جتنے ارمان تھے سب پورے کر رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خواتین کمرے میں پھیلے ہوئے کپڑوں اور جیولری میں الجھی ہوئی تھی علی ٹی وی دیکھنے میں محو تھا اور بچوں نے ماحول میں ایک قسم کا شور برپا کر رکھا تھا

ان سب سے بے نیاز اسفند شاید موبائل پر در یہ کی کوئی تصویر دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ جب نبیل نے اس کی چوری پکڑی

یہ تم جو اتنا مسکرا رہے ہو

کچھ تو ہے جو چھپا رہے ہو

اس کے قریب بیٹھتے ہوئے نبیل نے موبائل میں جھانک کر سرگوشیانہ انداز میں کہا تو اسفند کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔



www.kitabnagri.com

تجھ سے تو کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے یا۔۔۔۔۔ اسفند کے بولنے پر نبیل بھی مسکرا دیا

معاف کر دیں در یہ بی بی میری زبان پھسل گئی میرا مقصد آپ کی دل آزاری کرنا نہیں تھا آپ روئیں مت۔
۔۔۔ وہ شرمندہ اور پریشان سی کھڑی تھی۔

رضیہ تم جاؤ۔۔۔۔۔ در یہ نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تو وہ اسے تاسف سے دیکھتی چلی گئی۔

در یہ نے کاشان کی مسکراتی ہوئی تصویر کو اٹھایا۔

آپ کو پتہ ہے آج آپکی وجہ سے میری زندگی اس شخص کے ساتھ جڑنے جا رہی ہے جسکی ہر یاد ہر بات میں آپ سے شادی سے پہلے اپنے دل سے کھرچ آئی تھی۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میری زندگی میں وہ شخص دوبارہ آئیگا۔ کاش آپ نے میرا ساتھ نہ چھوڑا ہوتا۔ آپ مجھے بچ راستے میں چھوڑ گئے تنہا کر گئے ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا؟ آپ بہت برے ہیں کاشان۔۔۔۔۔ بہت برے۔۔۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

در یہ بیٹا تمہیں شام

چار بجے پارلر پہنچنا ہے۔ ثریا کمرے میں آئیں تو در یہ

کاشان کی تصویر سینے سے لگائے رونے میں مصروف تھی۔ انھوں نے کاشان کی تصویر اسکے ہاتھ سے آہستگی سے لیکر سائیڈ میں رکھی۔

مما مجھے نہیں کرنی شادی۔۔ آپ لوگ مجھے اس گھر سے خود سے دور نہ کریں۔۔ وہ روتے ہوئے ان سے لپٹ گئی۔

پاگل مت بنو در یہ۔۔۔ تمہارے سامنے ایک خوبصورت زندگی با نہیں پھیلائے کھڑی ہے۔ خود کو ماضی کے دکھوں سے آزاد کرو اور آگے بڑھو اسفند بہت اچھا لڑکا ہے تم اسکے ساتھ بہت خوش رہو گی۔ وہ اسکی پیٹھ سہلاتے اسے تسلیاں دے رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

در یہ دلہن بنی شیشے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔ کتنے عرصے بعد آج اسکا چہرہ میک اپ سے سنوارا گیا تھا۔ ثریا نے اسکے بار بار انکار کے باوجود بھی اسکی ایک نہ سنی تھی اور اسکی تمام سروسز کراچی کے نامور بیوٹی سیلون سے کروائی تھی۔ جسکی وجہ سے اسکا روپ نکھر گیا تھا۔

مختصر سے لوگ بارات کی صورت میں پہنچ گئے اور

ایجاب و قبول کے مراحل طے ہوئے پھر دریہ کو اسفند کے برابر میں لا کر بٹھا دیا گیا۔ اسفند کے چہرے کی مسکراہٹ کافی گہری تھی جبکہ دریہ اداس چہرے کے ساتھ بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی راشدہ بیگم نے ان دونوں کی کئی بار بلائیں لے ڈالیں۔ اسفند کی بیقرار نظریں بار بار دریہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔ نبیل ہر تھوڑی دیر بعد اسفند کے کان میں سرگوشی کے انداز میں چھیڑ چھاڑ جاری رکھے ہوئے تھا جس پر اسفند مسلسل مسکرائے جا رہا تھا۔ رخصتی کا وقت قریب آیا تو عرفان نے دریہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ لیا پھر دریہ کا ہاتھ اسفند کے ہاتھ میں دیدیا۔

Kitab Nagri

میں آج سے اپنی بیٹی کی ذمہ داری تمہیں سونپتا ہوں اور مجھے امید ہے تم اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھائو گے۔

انگل میں پوری کوشش کرونگا کہ آپکو کبھی شکایت کا موقع نہ دوں اور آپ لوگوں کی توقعات پر پورا اتروں۔ اسفند نے تابعداری سے کہا تو عرفان نے اسے گلے سے لگا لیا۔ دوسری جانب دریہ ثریا کے گلے لگی رورہی تھی۔

ایک بار وہ اُس گھر سے رخصت ہو کر اس گھر میں آئی تھی اور آج وہ اس گھر سے رخصت ہو کر دوبارہ اُسی گھر میں جارہی تھی۔ ایک وہ وقت تھا جب وہ اُس گھر کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھی اور ایک یہ وقت تھا کہ وہ اس گھر کو چھوڑنے پر غمگین تھی۔ اسے اپنی بے بسی پر خوب رونا آیا۔ اسفند نے کار میں اسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے اسکے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام کر خود اسکے ساتھ ہونے کا یقین دلایا۔



اسے تھوڑی دیر پہلے نیہا اور کرن اسفند کے کمرے میں بٹھا کر گئیں تھیں۔ کمرے میں ہلکی پھلکی سجاوٹ کی گئی تھی۔

دریہ کو اس وقت کا شان کا کمرہ اسکی باتیں یاد آنے لگیں

رورو کردریہ کی آنکھیں بو جھل ہو گئیں تھیں اتنا زیادہ رونے کی وجہ سے اسے بخار بھی ہو گیا تھا۔ اسنے بیڈ
کراؤن پر سر کی پشت ڈکا کر آنکھیں موند لیں۔

دریہ دیکھو میری بات سنو

تم میری سب سے اچھی دوست ہو اور ہمیشہ رہو گی مگر میرے ذہن میں جو ایک لائف پارٹنر کے لئے میچ ہے
وہ تم سے بالکل بھی میچ نہیں کرتا۔ میں نے کبھی تمہیں اس نظر سے نہیں دیکھا نہ کبھی تم سے محبت کی اور نہ
شاید کبھی کر سکوں۔

یاد کا ایک اور دریچہ کھلا اسفند کی جانب سے کی گئی بات دریہ کے سر پر ہتھوڑے کی طرح برسی۔ اسنے پٹ سے
آنکھیں کھولیں اور ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی۔

اسفند کمرے میں آیا تو بیڈ پر دریہ کے عروسی لباس کا دوپٹہ پڑا تھا نظر گھما کر دیکھا تو ڈریسنگ پر اسکی جیولری اور
چوڑیاں بکھری تھیں۔ اسنے تاسف سے واش روم کے بند دروازے کو دیکھا جہاں سے پانی گرنے کی آواز آرہی
تھی وہ دریہ کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے سر جھٹک کر اپنی شیروانی کے بٹن کھولنے لگا۔ وہ جس طرح اسکی زندگی میں
شامل ہوئی تھی اسکا رد عمل فطری تھا اسفند سمجھ گیا کہ اسے اس رشتے کو سمجھنے میں کچھ ٹائم تو لگے گا اور اسے امید
تھی وہ اپنے اور دریہ کے درمیان اپنی محبت سے بہت جلد رشتہ قائم کر لے گا۔

کمرے میں اے سی آن کرتے ہوئے وہ بیڈ پر دراز ہوا اور بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے پیر پر پیر ٹکاتے ہوئے بیٹھ گیا۔ سفید بے داغ سوٹ میں وہ بہت وجیہہ لگ رہا تھا اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ اور اطمینان تھا۔ اسنے موبائل اٹھایا اور گیم کھیلنے لگا۔

اتنے میں واش روم کا دروازہ کھلا اور وہ دشمن جاں عام سے لان کے سوٹ میں ملبوس باہر آئی اور اسفند کی جانب سے رخ موڑ کر بیڈ کے ایک کونے پر پیر لٹکا کر بیٹھ گئی۔ اسفند آہستگی سے موبائل سائیڈ میں رکھتے ہوئے اٹھا سائیڈ ٹیبل سے ایک باکس نکالتے ہوئے دریہ کے برابر میں آ کر بیٹھ گیا۔ گردن موڑ کر ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی جہاں میک اپ کی ہلکی سی رمتق بھی باقی نہ تھی۔ رورو کر خوبصورت آنکھوں کے ساتھ چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا۔ اسفند آج اسے پورے حق کے ساتھ دیکھ رہا تھا کیوں کہ آج سے وہ صرف اسی کی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دریہ اپنے لب کاٹتے ہوئے اپنی گود میں دھرے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔ اسفند نے بے اختیار اس کے ہاتھ کو تھام لیا دریہ نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔ تو اس نے مسکراتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھوں میں باری باری کنگن پہنائے۔

اماں کی خواہش تھی کہ میں یہ گنگن تمہیں رونمائی کے طور پر دوں۔

اور اماں ہی کی خواہش پر تم نے یہ شادی بھی کی ہوگی در یہ کے دل میں ٹھیس سی اٹھی۔

تمہارے ہاتھوں میں آکر کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں وہ اسپر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا جب در یہ کی طرف نگاہ

اٹھائی تو اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر اشک باری جاری ہو چکی تھی۔ اسفند کو تکلیف سی ہوئی۔

میں مانتا ہوں در یہ تم نے زندگی میں بہت دکھ اور تکلیفیں دیکھی ہیں مگر میری خواہش ہے کہ تم ماضی کی ان تمام

تلخ یادوں کو بھلا کر میرے ساتھ ایک خوشگوار زندگی گزارو

میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تم اپنا ہر دکھ اور تکلیف بھول جاؤ گی

www.kitabnagri.com

وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے ہوئے سمجھا رہا تھا

میرے لیے تو سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ میں آج تمہاری زندگی کا حصہ ہوں جس نے کبھی میری محبت کو

ٹھکرایا تھا۔ وہ اسے سنتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

دُر مجھے لگتا ہے کہ ہمیں زیادہ مشکل پیش نہیں آئے گی۔

کیونکہ مجھے علم ہے کبھی تم اپنے دل میں میرے لئے نرم گوشہ رکھتی تھی۔ وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں نرمی سے دبا کر بولا تو در یہ نے آہستگی سے اپنا ہاتھ واپس کھینچا۔

اسفند اب میرے دل میں نہ ہی ایسے جذبات ہیں نہ احساسات ماضی کی ان تمام باتوں کو میں کاشان سے شادی سے پہلے اپنے دل میں دفن کر چکی تھی۔

کوئی بات نہیں جب میرا پیار پھوار بن کر تمہارے وجود پر برسے گا تو تمہارے دل میں ایک بار پھر میری محبت کی ننھی ننھی کوئلیں پھوٹنا شروع ہو جائیں گی اور تم دیکھنا ایک دن یہ تناور درخت کی شکل اختیار کر لیں گی اسفند نے

در یہ کی جانب لو دیتی نگاہوں سے دیکھا جبکہ در یہ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

جب زمینیں بنجر ہو جائیں تو ان پر کوئی سبزہ نہیں اگتا اور میرے دل کی حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ دریا تلخی سے بولی۔

بارش کے قطرے جب مسلسل بنجر زمین کو سیراب کرتے ہیں تو وہ بھی زرخیز ہو جایا کرتی ہے۔ اسفند نے مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیکر اپنی جانب گھمایا اور اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔ دریا خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھے گئی۔

مجھے لگ رہا ہے تمہیں فیور ہو گیا ہے۔ میں تمہارے لیے میڈیسن اور کچھ کھانے کے لئے لے کر آتا ہوں۔ وہ کہتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا اور دریا یہ سوچنے پر مجبور تھی کہ کبھی اس شخص کو اس نے دعاؤں میں مانگا تھا اور آج جب وہ اس کے اتنا قریب تھا تو اس کا دل اس کی طرف مائل نہیں ہو رہا تھا۔ واقعی کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ بعض اوقات دعائیں قبول ہونے میں اتنا وقت لے لیتی ہیں کہ پھر ہمارے جذبات سامنے والے شخص کے لیے وہ نہیں رہتے جو کبھی ہم ان کے لئے محسوس کرتے ہیں۔

اسفند نے اسے گرم دودھ کے ساتھ میڈیسن دی تھی اور وہ اس وقت دوائوں کے زیر اثر سو رہی تھی جبکہ دوسری جانب اسفند بیڈ کے دوسرے کنارے پر کروٹ بدل بدل کر تھک گیا تو اٹھ کر بیٹھ گیا آج اسکی محبت اسکے اتنے

قریب تھی کہ وہ اسے ہاتھ لگا کر چھو سکتا تھا محسوس کر سکتا تھا۔ یہ احساس ہی بہت خوبصورت تھا وہ آہستگی سے اٹھا اور اس کے قریب آکر بیٹھناٹ بلب کی روشنی میں اس کے چہرے کو کافی دیر دیکھتا رہا وقت کی کڑی دھوپ میں اس کا چہرہ

کملایا ضرور تھا مگر وہ آج بھی خوبصورت تھی اس نے اس کی پیشانی کو چھو کر اس کے بخار کو چیک کیا تو وہ ٹھنڈی پڑی تھی۔ اسفند نے آہستگی سے اس کے ہونٹوں کے قریب رخسار پر پیار کیا تو وہ ہلکا سا کسمسائی۔ اسفند نے مسکرا کر اسے دیکھا پھر اٹھ کر اپنی جگہ پر واپس لیٹ گیا۔

اگلے دن ولیمے کی تقریب تھی۔ جسمیں اسفند نے اپنے قریبی دوستوں کو بھی انوائٹ کیا تھا۔

اس دن دریا کی ملاقات پہلی بار دعا سے ہوئی وہ دریا سے بہت اپنائیت سے ملی تھی۔ اسفند اور دعا چونکہ کافی عرصے بعد ملے تھے تو دونوں کے درمیان گلے شکوے بھی چل رہے تھے۔ دعا کی دیرھ سال کی بیٹی تھی جسے دیکھ کر اسفند کو عاشر کی بیٹی عازہ یاد آگئی تھی وہ اسے گود میں لئے اسے پیار کرتے ہوئے اس سے باتیں کر رہا تھا۔

اسفند کا یوں دعا اور اس کی بیٹی کو اہمیت دینا دریا کے زخموں کو ہرا کر گیا تھا۔ گھر واپس آنے کے بعد دریا ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے جلے دل کیساتھ چوڑیاں کھینچ کر اتار رہی تھی جب اسفند تقریباً اس کے پیچھے ہی کمرے میں

آیادریہ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اسنے مذید چوڑیاں اتارنے سے روکا اور اس کا رخ اپنی جانب گھمایا جو اپنے خوبصورت نقوش پر میک اپ سے لیس کسی اپسرا کا روپ دھارے ہوئے تھی اسفند نے اسکا چہرہ ٹھوڑی کو ہاتھ لگاتے اونچا کیا تو دریہ جھینپ سی گئی۔

اسفند میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔ اسنے خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کی۔

اگر چھوڑنا ہوتا تو پکڑتا کیوں؟

اسفند شرارت سے بولا۔

میں نے سنا تھا عورت کا سارا سنگھار اسکے شوہر کیلئے ہوتا ہے مگر یہاں تو میری بیوی میرے دیکھنے سے پہلے ہی ہر آرائش اور زیبائش سے آزاد ہونا چاہتی ہے۔ اسفند نے شکوہ کرتے ہوئے اسکے ہاتھ کو چھوڑ کر اسکے گرد حصار باندھ لیا جسکی وجہ سے دریہ اسکے اور قریب آگئی۔
www.kitabnagri.com

اس ظلم کی وجہ جان سکتا ہوں؟ وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر بولا اور دریہ جو اسکے پہلی بار اتنے قریب ہونے پر کنفیوژن کا شکار تھی اسکا گھمبیر لہجہ اور لفظوں کی بازگشت کی وجہ سے گھبرا سی گئی۔

کیوں دور رہوں؟ جبکہ شریعت مجھے تم سے قریب ہونے کی پوری پوری اجازت دیتی ہے۔ وہ نظروں میں بے پناہ پیار لئے اسکی حالت سے محفوظ ہوتے ہوئے بولا اور اس کے چہرے پر جھکنے لگا۔

پلیز۔ ززززز۔۔۔۔۔ در یہ نے رندھی ہوئی آواز میں اسفند کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور آنسو کے چند قطرے پلکوں کی باڑھ توڑ کر اسکے رخسار پر لڑھک گئے۔ اسفند نے اسے فوراً اپنی گرفت سے آزاد کیا۔

www.kitabnagri.com

اچھا نہیں کرتا تنگ مگر پلیز تم ان خوبصورت آنکھوں میں آنے والے سیلاب پر بند باندھو۔۔۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ دریہ کے گرد سے ہٹاتے ہوئے پیچھے ہوا اور اسکی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے بولا تو دریہ نے اپنے رخسار کیساتھ آنکھیں بھی رگڑ لیں۔ اور واپس ڈریسنگ کی طرف منہ کر کے اپنی چوڑیاں اور جیولری اتارنے لگی۔ جبکہ اسفند اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینکنے کے بعد بیٹھکر اپنے شوز اتارنے لگا۔

ویسے ایک بات بتاؤ اتنا پانی آتا کہاں سے ہے تمھاری ان آنکھوں میں؟ میں تو سوچ رہا ہوں ملک میں پانی کی اتنی قلت ہے اگر تم جیسی آٹھ دس عورتوں کو ڈیم کے کنارے پر بٹھا دیا جائے تو پانی کا مسئلہ ہی حل ہو جائے۔ وہ بات کو مزاح کا رنگ دیکر بولا تو دریہ کے ہونٹوں پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ رینگے اسفند نے اسکا عکس شیشے میں دیکھ لیا۔

شکر ہے یہ لب مسکرائے تو سہی۔ وہ اس کے عین پیچھے کھڑا شیشے میں اس کے عکس کو دیکھتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے بولا تو دریہ نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا ہونٹوں کی ہنسی ایک دم معدوم ہوئی اور وہ فوراً سر جھٹک کر سوٹ تبدیل کرنے چلی گئی



نبیل اور نیہا ذرا اور کاشف اسلام آباد جاتے ہوئے سمعیہ کو بھی ساتھ لے گئے تھے۔ وہ بیماری سے اٹھی تھیں اور اسلام آباد کی آب و ہوا انھیں راس آتی تھی۔ اسفند آفس چلا گیا تو دریہ نے راشدہ سے اجازت لیکر عرفان کو کال کر کے ڈرائیور کو بلوایا اور ثریا سے ملنے چلی گئی۔

اسلام و علیکم ماما

دریہ شادی کے پہلی بار ثریا سے ملنے آئی تھی۔ اور ثریا اسکے اچانک آمد پر بہت خوش ہوئی تھیں۔

وعلیکم اسلام انھوں نے فرط جذبات سے اسے گلے سے لگایا

کیسی ہیں آپ؟ طبیعت ٹھیک ہے؟ میڈیسن ٹائم پر لے رہی ہیں ناں دریہ نے کئی سوال اکٹھے کر ڈالے۔

ہاں بابا طبیعت بھی ٹھیک ہے اور میڈیسن بھی ٹائم پر لے رہی ہوں۔ وہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر مطمئن کرتے

بولی۔

تم بتاؤ خوش ہو؟ وہ اسکا چہرہ دیکھتے پوچھنے لگیں۔ تو دریہ ایک دم سنجیدہ ہوئی۔

اسفند خیال رکھتا ہے نا تمھارا۔ انھوں نے جانچتی نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھا تو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسنے سر جھکا کر اثبات میں سر کو ہلایا

تم بھی اسکا خیال رکھنا۔۔۔۔۔ وہ اسکے رخسار چھو کر بولیں تو دریہ نے نم آنکھوں کیساتھ ایک بار پھر سر کو ہلایا۔

پھر وہ دونوں کافی دیر تک باتیں کرتیں رہیں اور جب دریہ

اپنے کمرے کی جانب جانے لگی تو ثریا نے اسے روکا۔ اور اسکا ہاتھ پکڑے دوسرے روم میں لے گئیں۔
تمہارے لئے میں نے یہ روم سیٹ کروا دیا ہے اب سے تم جب بھی ہمارے پاس آؤ گی اس روم کو استعمال کرنا
کیونکہ کاشان کا روم میں نے لاک کر دیا ہے۔

مگر کیوں ماما؟ اسنے آہستگی سے احتجاج کیا۔

بیٹا اب کاشان کے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے وہ تمہارا ماضی تھا اسکے کمرے میں اسکی چیزیں ہیں اگر ان
سے جڑی رہی تو اپنی زندگی میں کیسے سیٹ ہوگی۔ کوئی بھی مرد برداشت نہیں کرتا کہ اسکی بیوی کے دل میں
کوئی اور شخص ہو چاہے وہ مر ہی کیوں نہ گیا ہو۔ وہ اسے سمجھا کر چلی گئیں تھیں اور در یہ لب بھینچے بیڈ پر بیٹھی بیڈ
شیٹ پر انگلیوں سے لائنیں بنا رہی تھی

Kitab Nagri

اسفند نے کئی بار در یہ کو کال ملائی پر اس سے بات نہیں ہو سکی پہلے تو اسنے کال رسیو نہیں کی اسکے بعد اسکا نمبر
مسلسل بند جاتا رہا۔ اسفند نے غصے سے موبائل کو پٹخا اور اپنا کام کرنے لگا۔

اسفند میں گھر جا رہا ہوں تم بھی ساتھ ہی چلو؟ عرفان اسفند کے کیمین میں کھڑے کہہ رہے تھے تو اسفند نے انھیں نا سمجھی سے دیکھا۔

وہ دریہ گھر پر آئی ہوئی ہے کیا اسنے تمھیں نہیں بتایا؟ وہ اسکے چہرے کے تاثرات نوٹ کرتے بولے۔

جی۔۔ جی بتایا تھا۔ وہ میں کام میں اتنا بڑی تھاز ہن سے ہی نکل گیا۔ وہ اپنا ماتھا دو انگلیوں سے کھجا کر بات بناتے ہوئے بولا تو عرفان مسکرا دیئے۔

تو اب کیا ارادے ہیں برخوردار۔

انکل آپ جائیں میرا تھوڑا سا کام رہتا ہے وہ نمٹا کر پہلے گھر جاؤنگا پھر آپ کی طرف آتا ہوں۔

www.kitabnagri.com

اچھا چلو جیسی تمھاری مرضی لیکن جلدی آنا۔ تمھاری آنٹی تمھارا انتظار کر رہی ہیں۔ وہ جاتے ہوئے تنبیہ کرتے گئے۔

اسفند آیا تو ثریا نے اسکا استقبال بڑے جوش سے کیا جبکہ دریہ منہ بسورے ہوئے تھی چونکہ آج وہ پہلی بار ثریا اور عرفان کے گھر آیا تھا تو ثریا نے کئی دُشز تیار کروالیں تھیں۔ ٹیبل پر کھانا لگا تو عرفان اسفند کو ساتھ لئے ٹیبل پر آئے اسفند ایک چیئر کھینچ کر بیٹھنے لگا تو دریہ عرفان اور ثریا ایک دوسرے کی شکل تکتے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے۔ اسفند ان تینوں کے اسطرح دیکھنے پر کچھ سمجھ نہیں پایا۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ جس نشست پر بیٹھا تھا وہ کاشان کی تھی اور اسکے جانے کے بعد سے وہ خالی تھی جسے اسفند نے آج پر کر دیا تھا۔

ارے بیٹا لونہ شروع کرو۔ ثریا نے دُش اسکی جانب بڑھائی۔

اسفند نے مسکراتے ہوئے انکے ہاتھ سے دُش تھامی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دریہ بیٹا تم کیوں نہیں کھا رہی صحیح طرح سے۔۔۔؟ عرفان نے کھانے کے دوران دریہ کو ٹوکا جو پلیٹ میں چمچہ چلا رہی تھی۔

پاپا میں کھا تو رہی ہوں۔۔۔ وہ انکے ٹوکنے پر تھوڑے سے چاول اسپون میں لیکر منہ میں ڈالتی بولی۔

آنٹی کھانا بہت ٹیسٹی ہے اسپیشلی یہ تندوری چکن تو بہت مزیدار ہے۔۔۔ اسفند نے بائٹ منہ میں رکھتے کہا۔

بیٹا تو اور لوناں۔۔۔۔ وہ ڈش اسکے آگے کرتی بولیں۔

ارے نہیں آنٹی میں آلریڈی ضرورت سے زیادہ کھا چکا ہوں۔

وہ ہنستے ہوئے بولا۔

بھئی کھانا تو ہو گیا اب ہماری بیٹی کے ہاتھوں کی چائے بھی مل جائے تو مزہ دو بالا ہو جائے۔

عرفان نے دریہ کو دیکھ کر کہا تو وہ مسکرا کر انھیں دیکھنے لگی۔

رضیہ بنادے گی۔ ثریا عرفان کو ٹوک کر بولیں۔

مما میں بنادیتی ہوں۔ دریہ اٹھتے ہوئے بولی۔

پھر کب آئو گے؟ اسفند اور دریہ واپس گھر آرہے تھے اسفند نے ثریا کے آگے سر جھکا کر ان سے پیار و وصول کیا تو وہ مسکرا کر پوچھنے لگیں۔

جب آپ کا دل مجھ سے ملنے کو چاہے بس ایک فون کر دیجئے گا۔ وہ تابعداری سے بولا۔

ٹھیک ہے۔۔ اپنی بات سے پھر نہ جانا وہ اسے جتاتے ہوئے بولیں۔

آپ مجھے اپنے قول کا پکا پائیں گی۔ انشاء اللہ

ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر دریہ اور عرفان مسکرا رہے تھے۔ دریہ کو اسفند کا یوں کا شان کے پیرنٹس سے محبت اور اخلاق سے پیش آنا بہت اچھا لگا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ ان سے کہتا ہوا گاڑی کی جانب بڑھا دوسری جانب دریہ ان دونوں کو اللہ حافظ کرتی دوسری سائیڈ کار کا فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی۔ عرفان اور ثریا مسکراتے ہوئے ان دونوں کو جاتا دیکھ رہے تھے

تم کاشان کے پیرنٹس سے اتنی اچھی طرح پیش آئے اسکے لئے تھینک یو۔ در یہ نے راستے میں اسفند کا آہستگی سے شکریہ ادا کیا۔

اسفند نے رخ موڑ کر شکایتی نظروں سے اسے دیکھا

مجھے رشتوں کا احترام اور مان رکھنا آتا ہے۔ وہ اسے جتا کر بولا

تمہاری طرح نہیں کہ گھر سے نکلتے وقت ایک فون کر کے بتانے تک کی روادار نہیں تھی فون کرنا تو درکنار فون رسیو کرنے تک کا ٹائم نہیں تھا تمہارے پاس۔ اسفند کی زبان پر شکوے آئے تو در یہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔ جانتی ہو مجھے کتنی ایمبیریسمنٹ ہوئی تھی انکل کے سامنے۔ جب ان سے معلوم ہوا کہ تم انکی طرف آئی ہوئی ہو۔ وہ مزید بولا

سوری۔۔۔۔۔ در یہ آہستگی سے بولی۔

آئندہ خیال رکھنا۔۔۔۔۔ اسفند نے ڈرائیو کرتے ہوئے اسے سخت لہجے میں کہا تو در یہ اپنے نچلے ہونٹ کاٹنے لگی اسکی آنکھوں میں نمی بھر آئی

کاشان نے مجھ سے کبھی اس لہجے میں بات نہیں کی تھی۔ وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

تو تم نے بھی کاشان کے ساتھ کبھی اس طرح نہیں کیا ہو گا اسفند نے اسی لہجے میں کہا تو در یہ خاموش ہو گئی۔

ویسے بھی میں کاشان نہیں اسفند ہوں اس حقیقت کو جتنی جلدی تسلیم کر لو تمہارے لئے اچھا ہے۔ وہ اسے
تنبیہ کرتے ہوئے سخت لہجے میں ہی بولا پتہ نہیں کیوں اسے اس وقت دریہ کے منہ سے کاشان کا ذکر کچھ اچھا
نہیں لگتا تھا



یہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ دریہ نے اسفند کو کار کو الگ روٹ پر لیتے دیکھ کر پوچھا۔

فکر مت کرو تم اپنے شوہر کیساتھ ہو کسی اجنبی کیساتھ نہیں جو اس طرح ڈر رہی ہو۔ اسفند نے سنجیدگی سے کہا اسکا
اچانک ہی موڈ بدلا تھا اور اسنے کار کو سی ویو کی جانب موڑ لیا تھا۔

مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔ دریہ غصے سے بولی۔

چپ چاپ بیٹھی رہو ورنہ ابھی گاڑی سے اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔ وہ اسے گھور کر بولا تو در یہ اس کے لہجے کی سختی سے ڈر کر چپ ہو گئی۔ وہ اسفند کو بچپن سے جانتی تھی جو غصے میں آجائے تو کچھ بھی کر سکتا تھا۔

سارا راستہ تقریباً خاموشی سے کٹا پھر اسفند نے ساحل کے اس سائیڈ پر جہاں وہ اکثر آیا کرتا تھا کار روکی۔

کار سے باہر نکل کر اس نے پہلے راشدہ کو کال ملا کر مطلع کیا تا کہ وہ پریشان نہ ہوں۔ دوسری جانب در یہ ابھی تک کار میں ہی بیٹھی تھی۔ اسفند نے گھوم کر اسکی جانب کا ڈور کھولا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے

منہ پھلا کر باہر نکل گئی۔ اسفند نے ڈور کو لاک کیا اور آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ کو زبردستی تھامتے اسکی مخروطی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پیوست کیں۔
www.kitabnagri.com

در یہ نے اب کی بار ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہیں کی۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اسکا فائدہ نہیں بس خفگی سے اسفند کو دیکھا تو وہ مسکرا دیا اور اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھا۔

سمندر کی لہریں ان کے قدموں میں ڈھیر ہو رہی تھیں۔ در یہ کے بال ہو اسے اڑ کر اس کے چہرے پر آرہے تھے۔ جنہیں وہ اپنے ایک ہاتھ سے بار بار ہٹا رہی تھی۔

چاند اپنے پورے جو بن پر تھا جسکی وجہ سے ہر سمت چاند کی ملکچی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

کتنا خوبصورت لگ رہا ہے اس چاندنی رات میں یہ سمندر اور تمہارا ساتھ۔ اسفند اسے کندھوں سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب موڑتے بولا۔

آؤ ہم اس حسین لمحے میں عہد کریں کہ ہمیشہ ایک دوسرے کا ساتھ نبھائیں گے۔

وہ ایک جذب سے کہہ رہا تھا۔

Kitab Nagri

جبکہ در یہ خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس کے وجود پر جمی برف اسفند کے منہ ذور جذبوں سے آہستہ آہستہ پگھل رہی تھی مگر جب ٹھکرائے جانے کا احساس غالب آتا تو اسکی محبت اسے ہمدردی اور ڈھونگ لگتی۔

وہ اسکی طرف سے رخ موڑ گئی اور کار کی جانب آہستگی سے جانے لگی اسفند نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسکے پیچھے قدم بڑھا دیئے۔

رات کے کسی پہر دریہ کی آنکھ کھلی تو اسفند اسکی جانب کروٹ لئے تھوڑے فاصلے پر سو رہا تھا وہ یونہی لیٹے لیٹے اسکے چہرے کو تکتی رہی۔

کیوں آگئے ہو ایک بار پھر میری زندگی بے سکون کرنے کیلئے۔۔۔۔۔ وہ اسے دیکھ کر سوچے گئی اسفند کی آنکھیں کسی احساس کے تحت کھلی تو دریہ کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس ہوئیں۔ اور اس نے اسفند کی آنکھیں کھلنے پر فوراً اپنی آنکھیں بھیچ لیں اسکی چوری پکڑتے ہوئے اسفند کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی وہ اپنی محبت کا اثر آہستہ آہستہ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ چند ثانیے تک وہ اسے دیکھتا رہا پھر دوسری جانب کروٹ لے کر دوبارہ سو گیا۔

اگلے دن چھٹی تھی تو اسفند کافی دیر سے اٹھا جبکہ دریہ صبح سے اٹھی خود کو کسی نہ کسی کام میں مصروف رکھے ہوئے تھی۔

اسفند فریش ہو کر آیا اور شیشے میں دیکھ کر بالوں کو سنوارنے لگا ایک بار پھر اس نے دریہ کو شیشے میں دیکھا جو اسکے دیکھنے پر نظروں کا رخ پھیر گئی۔

کب تک چلے گا آخر ایسا؟

وہ دریہ کے سامنے آکر چٹان کی طرح کھڑا ہو گیا۔

کیا مطلب؟ دریہ اسکے انداز پر تھوڑا گھبرائی۔

مطلب شوہر ہوں تمہارا تمہیں میرا کچھ احساس ہے کہ نہیں؟ وہ اسکے قریب ہوا تو دریہ تھوڑا پیچھے کھسکی اور

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دیوار سے جا لگی۔

کرتی تو ہوں احساس تمہارے سارے کام میں ہی کرتی ہوں۔ وہ اسکو اپنے ذمہ اسکے ایک۔ ایک کام گنوانے لگی۔

Page 281

ادھر دیکھو میری آنکھوں میں۔۔۔۔۔ اسفند نے اسکا چہرہ دوبارہ اونچا کیا۔

کیا تمہیں میری ان آنکھوں میں ہمدردی دکھائی دیتی ہے؟ اسکی نظروں کی تپش سے در یہ لمحہ لمحہ پگھل رہی تھی مگر وہ ہار کر اپنی انا کو مجروح نہیں کر سکتی تھی۔

میں اپنی محبت کی تذلیل بھولی نہیں ہوں اسفند۔۔۔۔۔ تم نے کئی سال پہلے جس چیز کو کیئر اور رسپو نسیبلٹیٹیز کا نام دیا میں آج اسے محبت کیسے مان لوں؟

تم نے تو کبھی مجھ سے محبت کی ہی نہیں تھی اور نہ کر سکتے تھے پھر آج یہ دعوے کیوں؟

دُردیکھو میری بات سنو بعض اوقات انسان کو مصلحتاً کچھ باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ جب کے حقیقتاً وہ باتیں سچ نہیں ہوتیں۔ اسفند اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

www.kitabnagri.com

بالکل ٹھیک کہا تم نے۔۔۔۔۔ در یہ اسکی بات کا الٹا مطلب لیتے ہوئے اس پر طنزیہ ہنسی جس سے اسفند زچ ہوا۔

تم نے تجیہ کر لیا ہے کہ میری ہر بات کا الٹا مطلب ہی لوگی؟ اسفند نے دانت پیستے ہوئے اسکا منہ غصے سے پکڑا تو اسکی سخت انگلیاں اسکے نرم گالوں میں دھنس گئی تکلیف کی شدت سے دریہ کے مزید آنسو بہنے لگے اسفند کو اپنی غلطی کا احساس فوراً ہوا اور اسنے اپنے ہاتھ فوراً ہٹائے جبکہ دریہ اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔ اسنے اسکے چہرے کو دوبارہ نرمی سے ہاتھوں میں لیا مجھے تم میں یا تمہاری باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

دریہ نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے سے ہٹایا اور رخ موڑ گئی۔ اسفند نے تاسف سے اسکی پشت کو دیکھا پھر اپنا وائلٹ اور چابی اٹھاتے ہوئے تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔

یہ آج دریہ اور اسفند ابھی تک سو رہے ہیں؟ راشدہ نے صبح سے ان لوگوں کو نہیں دیکھا تھا اور اب تو دوپہر ہونے کو آئی تھی انہوں نے کچن میں کام کرتی کرن کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اماں اسفند کو تو میں نے دیکھا تھا بائیک باہر نکالتے۔ البتہ دریہ مجھے صبح سے نظر نہیں آئی

میں ذرا دیکھ تو لوں پتہ نہیں طبیعت بھی ٹھیک ہے اسکی؟

وہ اس کے کمرے میں گئیں تو وہ اونڈھے منہ بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔

دریہ انہوں نے اسے پکارا تو وہ جلدی سے اٹھی اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے جو

خشک ہو چکے تھے۔ اس سے انہیں اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ روتی رہی تھی

طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟ بیڈ پر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے انہوں نے پیار سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر کو

ہلا دیا۔

یہ اسفند کہاں گیا ہے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پتا نہیں وہ دھیمی آواز میں بولی

جھگڑا ہوا ہے تم دونوں کا؟ وہ جانچتی نظروں سے دریہ کو دیکھ کر پوچھنے لگیں۔ دریہ نے کوئی جواب نہ دیا اور

خاموش رہی پر اس کے آنسو کہاں رکنے والے تھے فوراً ٹوٹ ٹوٹ کر گرنا شروع ہو گئے اور وہ راشدہ کے گلے

سے لگ گئی۔

مجھے بتاؤ کیا کہا ہے اسفند نے تم سے؟ میں اس کے کان کھینچوں گی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اسے خود سے الگ کرتے بولیں۔

تائی امی آپ نے اسفند کی زندگی نے مجھے زبردستی مسلط کر دیا ہے وہ ان کے پیار بھرے انداز پر ہمت کر کے بولی۔



یہ بات تم سے اس نالائق نے کہی ہے راشدہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں
نہیں کہی تو نہیں پر مجھے ایسا لگتا ہے۔ وہ سر جھکا کر بولی

اس نے اپنی خوشی اور پوری رضامندی سے تم سے شادی کی ہے۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔ راشدہ اسکی غلط فہمی دور کرتی بتانے لگیں

نہیں وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ تو کسی اور کو پسند کرتا تھا پر اس کی شادی کسی اور سے ہو گئی تھی۔ اس نے جھجھکتے ہوئے ان سے کہا

اور وہ لڑکی کون تھی بھلا؟ راشدہ نے مسکراتے ہوئے اسے غور سے دیکھا

دعا۔۔۔ در یہ نے آہستگی سے کہا تو راشدہ ہنسنے لگیں۔

اسے تو وہ اپنی بہن سمجھتا تھا۔

جاننا چاہتی ہو وہ لڑکی کون تھی؟ وہ اس کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولیں۔

www.kitabnagri.com

وہ تم تھی۔۔۔۔۔ مجھ سے بہتر یہ بات کون جان سکتا ہے کتنی بار وہ میری گود میں سر رکھ کر تمہارے لئے رویا

ہے۔۔۔ میں جان گئی تھی کہ تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو مگر میں مجبور تھی کچھ نہ کر سکی۔ کیونکہ

تمہارا رشتہ کاشان کے ساتھ طے تھا میرے کہنے پر وہ خاموش رہا اس نے سب کچھ خاموشی سے سہا۔ تاکہ تم اپنی

زندگی میں خوش رہو۔ اگر کاشان زندہ ہوتا تو تمہیں کبھی یہ باتیں نہ میں بتاتی نہ وہ۔ وہ اسے بتاتے ہوئے آبدیدہ ہو گئی تھیں۔

میری بیٹے کا صبر شاید اللہ تعالیٰ کو پسند آگیا جو اس نے اس طرح ہی صحیح تمہیں ایک بار پھر اس کی زندگی میں شامل کر دیا۔ اس نے بہت دکھ سہے ہیں اب تم اسے مزید دکھ نہ دو۔ پرانی باتوں کو بھلا کر اپنی نئی زندگی ہنسی خوشی گزارو۔

چلو اٹھو شباہ پہلے اسفند کو فون کرو۔ پھر اپنا حلیہ ٹھیک کرو۔ وہ اسے سمجھاتے چلی گئی تھی اور در یہ کے دل پر چھائی بدگمانی کی دھند مکمل طور پر صاف ہو چکی تھی۔ اس نے اپنا فون اٹھایا اور دھڑکتے دل کے ساتھ اسفند کو کال ملائی مگر بیل جاتے ہی احساس ہوا کہ وہ موبائل گھر پر ہی چھوڑ گیا ہے۔ اس کا دل بجھ سا گیا اور وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آئی تو موسم کافی خوشگوار ہو رہا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کو گہری سانس لیتے ہوئے اپنے اندر اتارا۔ اور پھر وارڈروب سے اسفند کا دل لائے ہوئے سوٹ میں سے ایک سوٹ نکالا جو ایک دن وہ اپنے ساتھ زبردستی شاپنگ پر لے جا کر دلا کر لایا تھا اور در یہ نے اسے رکھنے کے بعد پلٹ کر دیکھا تک نہیں تھا۔

سمندر پر کتنی دیر وہ موجوں سے لڑنے کے بعد تھک کر ریت پر بیٹھ گیا تھا۔ اس وقت اس کی کیفیت ایک ہارے ہوئے کھلاڑی کی طرح تھی۔ دریاہ کے دل میں بدگمانی کے بیج جو اس نے ماضی میں مصلحتاً بوائے تھے آج ان کی جڑیں مضبوط ہو چکی تھیں۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ دریاہ کبھی اس کی محبت پر یقین کر پائے گی یا نہیں۔۔۔۔۔ اسنے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی کڑی دھوپ کے بعد موسم ایک دم تبدیل ہوا تھا اور آسمان پر گہرے کالے بادل چھا چکے تھے۔

اے کڑی دھوپ کو چھاؤں میں بدلنے والے رب میری مشکلوں کو بھی آسانیوں میں بدل دے۔ اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کی آنکھوں سے چند اشک اسکے رخسار کو بھگو گئے۔ یکایک بارش کی بوندیں گرنا شروع ہو گئیں اور اسفند کے آنسو دھو گئیں۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی دعا لبوں سے نکلنے سے پہلے ہی بارگاہ خداوندی میں مقبولیت کا درجہ پا چکی ہیں۔ بارش تیز ہوتی جا رہی تھی اور وہ کئی گھنٹوں سے گھر سے باہر تھا غصے میں اسکا موبائل بھی گھر پر ہی رہ گیا تھا اسنے گھر واپس جانے کیلئے قدم بڑھائے۔

دریاہ تیار ہو کر نیچے آئی تو راشدہ بیگم اسکے پر سکون چہرے کو دیکھ کر مطمئن سی ہو گئیں۔

کرن کچن میں کھڑی پکوڑے بنانے کی تیاری کر رہی تھی۔ دریاہ اسکا ہاتھ بٹانے لگی۔

کہیں جارہی ہو؟ کرن نے اسے تیار دیکھ کر پوچھا۔

نہیں تو۔ وہ جھینپتے ہوئے بولی۔

ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو ایسے ہی تیار رہا کرو۔ کرن نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا دی۔

کچن میں کام کرنے کے دوران دریاہ کی نظریں بار بار گھڑی کی جانب اٹھ رہی تھیں۔ وقت کی رفتار کتنی سست تھی اسفند کے انتظار میں ایک ایک لمحہ گراں گزر رہا تھا۔

دریاہ تم نے اسفند کو فون کیا تھا؟ راشدہ اسے اپنے پاس بلا کر پوچھنے لگیں۔

جی کیا تھا پر اسفند کا فون گھر پر ہی رہ گیا ہے اسنے اپنے لب کاٹتے ہوئے ایک بار پھر گھڑی کو دیکھا۔

پتہ نہیں کہاں رہ گیا ہے یہ لڑکا اب فون بھی گھر پر ہے تو رابطہ کیسے ہوگا؟ راشدہ کو اب پریشانی ہونے لگی تھی اور

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دریاہ کو بھی عجیب قسم کے وسوسوں نے گھیرنا شروع کیا

کیا ہوا اماں کیوں پریشان ہیں علی نے ان کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے وجہ دریافت کی

اسفند کئی گھنٹوں سے نکلا ہوا ہے اور اس کا موبائل بھی گھر پر ہی رہ گیا ہے۔ اسی کی وجہ سے پریشان ہوں راشدہ

نے علی کو تفصیل بتائی۔

حمزہ کی طرف نکل گیا ہو گا میں حمزہ کو فون کرتا ہوں۔ علی نے اپنے موبائل سے حمزہ کو کال کی تو معلوم ہوا کہ وہ اس کی طرف گیا ہی نہیں۔ حمزہ نے ایک دو اور دوستوں کے نام بتائے اور بولا کہ وہ ان سے معلوم کر کے کال بیک کرتا ہے

علی اس کی کال کا انتظار کرنے لگا

پھر اس نے کال کر کے بتایا کہ وہ انکی طرف بھی نہیں گیا۔ در یہ اس سارے ٹائم میں بے چینی سے اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔



گیا بھی بانیگ پر ہے کار تو اسکی یہیں کھڑی ہے۔ علی نے اسکی کار کو دیکھ کر کہا کم از کم در یہ کو تو بتا کر جاتا۔ علی نے در یہ کو دیکھا جس کی شکل رو دینے والی ہو رہی تھی۔

یا اللہ میرے بچے کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔

اماں آپ پلیز پریشان نہ ہوں آتا ہی ہو گا۔ علی نے انھیں تسلی دی اور پھر لینڈ لائن پر کال نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ علی نے تیزی سے لپک کر کال رسیو کی۔

ہاں یار اسفند کہاں رہ گئے ہو سب فکر مند ہو رہے ہیں۔۔۔ فون پر اسفند کی آواز سن کر علی نے کہا تو اسفند کا نام سن کر سب کی جان میں جان آئی۔

کیا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے؟ علی کے کہنے پر جہاں راشدہ نے دل پر ہاتھ رکھا وہیں دریہ بھی صوفے پر گرنے والے انداز میں راشدہ کے برابر میں بیٹھی اور انکے کندھے پر سر رکھے رونے لگی۔



تم ٹھیک ہو؟

اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔ علی فون بند کرنے کے بعد راشدہ کی طرف متوجہ ہوا۔

اسفند کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے لیکن فکر کی بات نہیں ہے معمولی چوٹیں آئیں ہیں۔ میں اسے لیکر آتا ہوں آپ لوگ پریشان نہ ہوں۔

وہ تفصیل بتاتے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ واپس آیا تو راشدہ بیگم نے بیقراری سے آگے بڑھ کر اسکے ماتھے اور ہاتھ کو چومتے ہوئے اسے پیار کیا۔ اسکے پیروں میں کچھ زخم آئے تھے جسکی وجہ سے اسے چلنے میں تھوڑی تکلیف ہو رہی تھی۔

میں ٹھیک ہوں اماں وہ انھیں خود سے لگا کے مطمئن کرتے بولا اور ایک نظر سامنے کھڑی دریہ کو دیکھا جو اسکا دلایا ہوا سوٹ پہنے اپنا پسندیدہ رونے کا شغل جاری رکھے ہوئے تھی۔ اسفند نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

بھائی مجھے میرے کمرے ہی میں چھوڑ آئیں۔۔۔۔۔ اس پر سے نظر ہٹاتے اس نے علی کو مخاطب کیا۔

سیڑھیاں چڑھنے میں دقت تو نہیں ہوگی۔ علی نے پوچھا

ارے نہیں بھائی معمولی زخم ہیں۔

www.kitabnagri.com

کھانے کے بعد راشدہ نے دریہ کے ہاتھ ہلدی والا گرم دودھ بھیجا تھا جسے اسفند نے خاموشی سے اسکے ہاتھوں سے لیکر پی لیا اسفند دریہ کے رویے میں بدلائو محسوس کر چکا تھا۔ اسکا اسفند کا دلایا ہوا سوٹ پہننا اسپر لائٹ سے

میک اپ کے ساتھ بالوں کو ٹومیسٹ کر کے کلپس لگانا۔ اور اسے یہ بھی محسوس ہوا کہ جیسے وہ کچھ کہنا چاہ رہی ہو۔ کیونکہ بیڈ کے دوسرے کنارے پر بیٹھی کبھی وہ ہاتھ مسلتی تو کبھی انگلیاں مروڑنے لگتی۔

میرا موبائل؟؟؟ اسفند نے کہا تو وہ اپنے خیالات سے چونکی۔ اور فوراً موبائل اٹھا کر اسکے قریب آئی اور اسے تھمایا۔

اسفند نے موبائل کیساتھ اسکا ہاتھ بھی تھام لیا اور اسے اپنے پاس بٹھا کر اسکا چہرہ بغور دیکھنے لگا۔ اسکی آنکھوں میں لگا کا جل رونے کی وجہ سے کہیں سے پھیلا ہوا تو کہیں مٹا مٹا سا تھا۔

ڈرگئی تھی میرے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے؟ وہ اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے پوچھنے لگا۔

بہت زیادہ۔۔۔۔۔ در یہ نے اسکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے ہوئے آہستگی سے کہا تو اسفند مسکرا دیا۔

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میرے ایکسیڈنٹ سے تم لائن پر آ جاؤ گی تو پہلے ہی اپنی گاڑی ٹکرا دیتا کہیں لے جا کر۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسکے کہنے پر در یہ نے اسے نم آنکھوں سے دیکھا۔

ایسی بات نہیں ہے اسفند۔۔۔۔۔

وہ روہانسی ہوئی۔

پھر کیسی بات ہے جو بدلے بدلے میرے سرکار نظر آتے ہیں؟ اسکا لہجہ شرارتی ہوا۔

وہ تائی امی نے۔۔۔۔ وہ بولتے بولتے رکی جبکہ اسفند اسکی حالت سے محظوظ ہوتے اسکے بولنے کا منتظر رہا۔

تائی امی نے بتایا کہ تم مجھ سے بہت محبت کرتے ہو۔۔۔۔ وہ جھنجھٹے ہوئے بولی تو اسفند قہقہہ لگا کر ہنسا

شکر ہے بیٹے کی بات کا تو اعتبار تھا نہیں اماں کی باتوں پر سہی یقین تو آیا تمہیں۔ اسفند نے اسے چوٹ کی۔

مجھے تمہارا اعتبار کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی تو اسفند کی آنکھیں بھی سرخ ہوئیں۔

جانتی ہو میں تم سے کب سے محبت کرتا ہوں؟ وہ کہتے کہتے رکا۔ جب پہلی بار سجاد چچا کے انتقال پر تم وہاں سیڑھیوں پر بیٹھی رو رہی تھی اور میں نے تمہاری آنکھوں سے آنسو صاف کیے تھے اسوقت جبکہ میں بہت چھوٹا تھا لیکن تمہاری آنکھوں میں آنسو مجھے تکلیف دے رہے تھے۔ مجھے لگتا ہے مجھے جب ہی تم سے محبت ہو گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ اسے وارفتگی سے دیکھتے کہہ رہا تھا۔ اسکی آنکھیں اسکی سچائی کا ثبوت دے رہی تھیں۔

آئی ایم سوری۔۔۔۔ میں نے اس ایک ماہ میں تمہیں اپنے رویے سے بہت زیادہ تکلیفیں دی ہیں۔

دریہ اپنے نچلے لب کاٹتے بولی۔

یہ چھوٹا سا لفظ سوری میری تکلیفوں کا ازالہ نہیں کر سکتا۔

سزا تو تمہیں بہر حال ملے گی۔۔ اسفند نے سینے پر ہاتھ باندھتے رخ موڑ کر اسے تنگ کرنے کی غرض سے کہا۔

تم مجھے سزا دو گے؟ دریہ نے روہانسی ہوتے ہوئے بے یقینی سے پوچھا۔

ہاں بالکل۔۔۔۔۔ وہ اسے اپنے حصار میں لیکر اسکے چہرے پر جھکا۔ دریہ نے خود کو اسکی گرفت سے آزاد ہونے

کے بعد سرخ چہرہ لئے ایک مکا اس کے سینے پر جڑ دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آنسوچ۔۔۔۔۔ اسفند نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایسے منہ بنایا جیسے اسے بہت درد ہوا ہو۔

کیا یہاں بھی چوٹ لگی تھی؟ دریہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔

اسفند نے لب بھیج کر سر کو دوبار اثبات میں ہلایا۔ مگر پھر دریہ کی رونی صورت دیکھ کر ہنس پڑا۔ دریہ نے اس کی شرارت کو سمجھتے ہوئے اسفند کے سینے پر لگاتار دو تین مکے اور جڑ دیئے۔ اسفند نے اسے ایک بار پھر اپنے حصار میں لیا اور اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکایا۔ وہ دونوں ہی ہنستے ہوئے رو رہے تھے اور دونوں کے آنسو ایک دوسرے کے ساتھ مکس ہو رہے تھے۔ پھر اسفند نے اسے خود میں سمیٹتے ہوئے تشکر سے اوپر کی جانب نگاہ اٹھائی۔

اے ابنِ آدم ایک میری چاہت ہے

اور ایک تیری چاہت ہے۔ ہو گا تو وہی جو میری چاہت ہے پس اگر تو نے سپرد کر دیا اپنے آپ کو اس کے جو میری چاہت ہے تو وہ بھی میں تجھے دوں گا جو تیری چاہت ہے لیکن اگر تو نے مخالفت کی اس کی جو میری چاہت ہے میں تجھ کا دوں گا تجھ کو اس میں جو تیری چاہت ہے۔ پھر بھی ہو گا وہی جو میری چاہت ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ ماہ بعد

آرام سے۔۔۔۔ اسفند نے دریہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے واش روم سے باہر آنے میں مدد دی اور اسے آہستگی سے چلاتا ہوا بیڈ پر لا کر بٹھایا اور اسکی کمر کے پیچھے تکیہ لگایا۔ دریہ کی ڈیلیوری کی ڈیٹ چند دن بعد کی تھی۔

اسفند کے ساتھ باقی گھر والوں نے بھی مل کر اسکا بہت زیادہ خیال رکھا تھا۔ اور خود در یہ نے بھی اس سارے عرصے میں بہت احتیاط کی تھی۔

اسفند نے ناشتے کی ٹرے اسکے سامنے رکھی اور پھر دونوں ناشتے کرنے لگے۔ اسفند نے جلدی جلدی اپنا ناشتہ ختم کیا اور آفس کی تیاری کرنے لگا۔ جبکہ در یہ کا بوائے ایک اور جوس کا گلاس ابھی رکھا تھا۔ یہ سب تمھیں ہی ختم کرنا ہے۔۔۔ اسفند تقریباً تیار تھا اسکے سر پر کھڑا اسے ٹوک کر بولا

اسفند میں بعد میں کھا لوں گی

وہ منہ بگاڑ کر بولی۔

کوئی بعد میں نہیں ابھی میرے سامنے سب صاف کرو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسفند نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی تو در یہ بے دلی سے کھانے لگی۔

اسفند تم نے مجھے کھلا کھلا کر موٹا کر دیا ہے مجھے نہیں لگتا ڈلیوری کے بعد بھی میرا وزن اب کم ہو گا۔ وہ ڈریسنگ کے شیشے میں اپنا عکس دیکھتے گالوں پر اپنی ہتھیلیاں رکھ کر بولی۔

کوئی بات نہیں اس گول مٹول گالوں والی دریہ کیلئے میرے پیار میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اسفند نے اس کے دونوں رخسار پر باری باری پیار کیا۔
تو دریہ ہنسنے لگی۔

اچھا اب میں جا رہا ہوں یہ اپنا فون پکڑو۔۔۔۔۔ بلا وجہ بیڈ سے اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ہاں جیسے ہی ضرورت ہو

میں فوراً فون کرونگی دریہ اسکی بات کاٹ کر مسکراتے ہوئے بیچ میں بولی تو اسفند بھی مسکرا دیا۔
فی امان اللہ اسفند اسکا ماتھا چومتے آفس کیلئے نکل گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسفند بیٹھ جائو میرے بچے۔۔۔۔۔ راشدہ نے اسے ٹوکا دریہ جب سے لیبر روم میں گئی تھی۔ اسفند بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔

اتنے میں بچے کے رونے کی آواز آئی تو سب کے چہرے خوشی سے کھل گئے۔

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر بعد نرس نازک سا وجود ہاتھوں میں لئے آئی اور راشدہ کی گود میں دیاراشدہ نے اسکی بلائیں لیں اور سمعیہ کی گود میں ڈال دیا۔ سب نے باری باری اسے گود میں لیکر پیار کیا۔ تھوڑی دیر میں ثریا اور عرفان بھی پہنچ گئے۔

دریہ کو پرائیویٹ روم میں شفٹ کیا گیا تو اسفند اپنے بیٹے کو گود میں لئے دریہ کے پاس آیا اپنی اولاد کو گود میں لینے کا احساس ہی الگ تھا۔ دریہ نے مسکراتے ہوئے اپنے دونوں ہتھیلیوں کو پھیلا کر آگے کیا تو اسفند نے بھی مسکراہٹ کا تبادلہ کرتے اسے اسکی گود میں ڈال دیا۔

دریہ کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔ آج وہ مکمل ہوئی تھی آج اسکی گود میں اسکے اپنے وجود کا حصہ تھا واقعی یہ خوشی ہی الگ تھی۔ اسفند ہمارا بیٹا۔۔۔ وہ اسکے ماتھے کو چوم کر اسفند کی جانب دیکھ کر بولی۔

ہاں ہمارا بیٹا۔۔۔ اسفند اسکی کیفیت کو سمجھ رہا تھا اسنے اسکے کاندھے کے گرد بازو پھیلاتے دوسرے ہاتھ سے اسکی گود میں اپنے بیٹے کے رخسار کو چھوتے ہوئے پیار سے کہا۔ اور دریہ کے ماتھے پر بھی بوسہ لیا۔

دریہ اس ننھے سے وجود کے ہاتھ رخسار اور ماتھے پر بار بار پیار کر رہی تھی اور اسکی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بھی بہہ رہے تھے۔ اسوقت اسے کاشان کی یاد بھی آئی۔

آزمائشیں انسان کی زندگی میں آتی ہیں اور اللہ کی نظر میں پسندیدہ وہی ہیں جو صبر سے کام لیتے ہیں۔
بے شک اللہ کسی کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا۔ اور آزماتا بھی اسے ہے جو اسے محبوب ہیں۔ کاشان کی
باتوں کو یاد کر کے وہ اور رونے لگی۔



تنگی کے ساتھ آسانی بھی ہے بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔

www.kitabnagri.com

ختم شد

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

www.kitabnagri.com